حاصل ہوتی ہے مطالعہ کتب اخلاق و احوال اہل طریق کا ایک طرح کی صحبت معنوی ہے ساتھ اہل طریق کے خصوصاً جبکہ کوئی شیخ
کامل یا شخص صالح انکی صحبت کے میسر نہ ہووے تو میرا وسکے بدل مین یہی صحبت انفاس قدسیہ شیوخ عرفا کی اثر صحبت شیخ کا
بخشتی ہے بلکہ فیض و برکت معنوی ان دعووں کا رستہ دکھاتی ہے مرید صادق الارادہ کو مراد تک پہنچا دیتی ہے ؏

جمالک فی عینی و ذکرک فی فمی		و حبک فی قلبی فاین تغیب

اور کچھ نہیں تو اتنی بات تو بدیہی الثبوت ہے کہ طریق اہل طریق پر اطلاع حاصل ہو کر اونکی محبت دل مین آجاتی ہے یہ محبت خود ایک عمل
صالح ہے جو کہ موصل بمحبت الٰہی و قرب المحبوب ہو جاتی ہے صاحبدل کو یہی مجاز سے طرف اوج حقیقت کے مرشد ہو جاتی ہے و للہ الحمد
میں نے اس ترجمہ کا نام **حدائق الخیرہ** رکھا ہے کیونکہ یہ رسالہ روح الروح مقاصد اصل کتاب ہے معہذا بعض مطالب حسنہ
اور بڑھائے ہین بھی اسمین مناسبت مقام و موافقت کلام آثار زیادہ کر دیے ہین تو آدھا رسالہ مین اصل و ترجمہ دونون برابر ہین
فقط عبارت مین التزام رہا ہے معہذا حفظ اصل الفاظ قائل کا ملحوظ رہا ہے کشف الظنون مین بابت اصل کتاب کے یون لکھا ہے
کہ کتاب لواقح الانوار ایک مجلد مین تالیف شیخ ابو المواہب عبد الوہاب بن احمد شعرانی شافعی رح متوفی ۹۷۳ھ کی ہے اسمین مصنف
نے اون اولیاء کا ذکر کیا ہے جنکی اقتداء طریق الی اللہ مین کیجاتی ہے آخر قرن نہم اور بعض قرن عاشر تک کے اولیا مذکور ہین
بست و چہارم ۹۵۲ھ مین اسکی تالیف سے اونکو فراغ حاصل ہوا اس کتاب مین ۴ صحابہ ۱۵ تابعین ۸ نسوان ۲۰۰ مشائخ سابقین
۲۲ مشائخ معاصر کا ذکر ہے مجموع تعداد اونکی ۲۴۹ دو سو انچاس نفس ہوتے ہین مع اونکے ذکر سے تعریف طریق قوم ہے لاخیر یہ فقرہ جو اون سے
اس کتاب کا ایک ذیل مختصر لکھا ہے اور اس ذیل مین ایک جماعت مشائخ معروف و غیرہم عصر کا ذکر کیا ہے اور اسکے آخر مین فرماتے
ہین والباقی ذکرناھم فی کتاب المفاخر والمآثر فی علماء القرن العاشر وکان آخر لواقح الانوار مع ذیلہ الی صفر
هذا و هو سنة قال ولما ذكرت من الصحابة والتابعين والعلماء الا من كان له كلام في الطريق كما لم اذكر
من الصوفية والعلماء الذين ادركتهم الا من كان له صحبة او قرأت عليه او اخذ علي العهد انتهى يعني
کتاب درین خاتمہ اس طبقات مین بھی چند علما کا ذکر مختصر کیا ہے جنکی تعداد ۳۳ نفس ہے اور کتاب المفاخر والمآثر میری نظر
سے نہین گزری ورنہ اوس سے بھی استفادہ کیا جاتا مگر اہل عصر اگر قدر شناسی کرین تو فقط ایک یہی کتاب اپنے
باب مین خطیب فی المحراب ہے بعد عبور کتاب و سنت کے مطالعہ کرنا اس کتاب کا واسطے طالب آخرت کے بہت ضرور ہے کیونکہ
اصلاح قلب کی بدون صیقل رکھنے اصحاب قلب کے ممکن نہین ہے ہر فن ملاحظہ علوم کتاب و سنت سے اس علم کا نام زبان شرع
و لغت دین مین احسان و تقوی ہے جو اس علم کا عالم اور اس طریق کا سالک مصداق اس شعر کا ہو جاتا ہے ؏

فاسکر القوم دور کاس		وکان سکری من المدیر

اللھم حققنا بذلک وانت المستعان وبک التوفیق فی کل آن ٭

مقصود سمعم طریق جمیع صوفیہ صافیہ قدس اللہ سرہم شیدیکتاب و سنت ہے بنیاد اس طریق کی سلوک اخلاق نبیہ

شیخ محمد معصوم ابی شاذلی رح نے فرمایا سبب علم توم کا شف ہے وہ تنہا ہی کافی ہے کہ موسی علیہ السلام نے خضر سے کہا ہل اتبعک علی ان تعلمنی مما علمت رشدا یہ اعظم دلیل ہے طلب علم حقیقت پر شخص اپنے مقام سے کہ کرنا ہے **حکایت** ابن عربی نے امام فخرالدین رازی کو ایک خط لکھا تھا اس میں نقصان اور کمی درجۂ علم کا بیان کیا ہے ملا رازی یہ وہ شخص ہیں جنکی طرف ریاست علوم کی منتہی ہوئی کتب سے

	شرح التصوف ما ادق بیانه		متحیر فیه الامام الرازی

حکایت ابو یزید بسطامی علمائے ظاہر کو کہا کرتے تھے کہ تم نے اپنا علم علما اور رسوم سے میتا من میت لیا ہے ہم نے علم اپنی لایموت سے حاصل کیا ہے انتہی یہ اسلئے کہ جو علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوتا ہے وہ ہمراہ انسان کے جاتا ہے اور جو علم اہل رسوم سے لیا جاتا ہے وہ یہیں رہجاتا ہے مثلاً علم طب کی حاجت عالم اسقام وامراض میں ہوتی ہے جب طبیب عالم میں گیا جہاں نہ سقم ہے نہ مرض تو اب وہاں وہ کسی دوا کو نہ لگا سودہ علم لیا جاتا ہے جو ہمراہ تیرے برزخ تک جاتا ہے نہ وہ علم جو وقت سفر آخرت کے یہیں رہجائے ایسے علوم دو علم ہیں ایک علم باللہ عزوجل دوسرا علم مواطن آخرت کا تاکہ وہاں کی تجدید کا منکر نہ ہو اسیلئے کہ علوم میں سے اتنا ہی لینا کافی ہے جسکی حاجت سیر الی اللہ میں اصطلاح اہل اللہ پر ہوتی ہے سوائے دو اس کے علم کا کشف نہیں ہوتا مگر خلوت وریاضت ومشاہدہ وجذب الٰہی سے انتہی **ف** فتوحات میں کہا ہے کہ طریق وصول طرف علم مرتوم کے ایمان وتقوی ہے **قال تعالیٰ** ولو ان اھل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء والارض یعنی مطلع کرتے ہم انکو علوم متعلقہ علویات وسفلیات واسرار جبروت وانوار ملک وملکوت پر ایمان سے مراد تصدیق دل کی ہمراہ انقیاد ظاہر کے ہے اور تقوی سے مراد مرتبہ احسان کا یعنی اخلاص نیت کا واسطے واحد حقیقی کے ہے یہ وصف سب علما و کتاب وسنت کا ابن عربی سردار اہل اتباع تھے ولقد اکھا پھر کہا ہے **وقال تعالیٰ** ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی دو طرح پر ہوتا ہے ایک روحانی دوسرا جسمانی وقال واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ اضافت تعلیم کی طرف اسم جلالہ کی دلیل ہے ذات جامع اسماء وافعال وصفات پر بہرحال جب اہل اللہ کسی آیت یا حدیث کے ایسے معنی بیان کریں جو ہماری سمجھ سے باہر ہوں تو ہمکو چاہیے کہ ہم اوسکو اتباع احسن اختیار کریں جسطرح کہ اللہ نے فرمایا ہے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھداھم اللہ واولئک ھم اولوا الالباب کیونکہ خود قوم نے کہا ہے کہ ہمارا طریق مشید بقرآن وحدیث ہے سو جو بات خلاف قرآن وحدیث کے ہوگی اوسپر انکار کرنا شان علما دیندار کی ہے اسی جگہ سے حق صوفیہ جہلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے انکار کیا ہے حالانکہ وہ خود بھی بڑے صوفی تھے کتاب الفرقان میں فرق اولیاء رحمن کا اولیاء شیطان سے بتایا ہے بلکہ ابن الجوزی نے بعض علما صوفیہ پر بھی بسبب مخالفت ظاہر کتاب وسنت کے افسوس ظاہر کیا ہے حتی غزالی مکیہ حبیبہ وشبلی میں کہا ہے لعمری لقد طوی ھؤلاء بساط الشریعۃ طیا فیالیتھم لم یتصوفوا حالانکہ خود ابن الجوزی

نے کتاب صفوۃ الصفوۃ میں لکھی ہے اور ابن القیم نے تصوف صحیح کو مدارج السالکین میں ثابت کیا ہے ابو نعیم محدث کی کتاب حلیۃ
میں ما تحن فیہ پر اکثر نسبت صوفیہ طینت کو بڑی ہمت ور سوم ایشان ہم آہنگی یا رز رکھا قال الشیخ احمد الدہلوی مرج فی وصایا

ف سوصلی نے کتاب مناقب الابرار میں فضیل بن عیاض سے نقل کیا ہے کہ او نمون نے کہا بسبب قرب کسی مقام قرب کے خدا
کر دا دینے پہنچے ہم اے لوگ گروہ تمکو دوست رکھیں گے تو ایسی تعریف تمھاری کرینگے جو تم میں نہو گی تمھارے عیب چھپا
پوشیدہ کو دیکھا اور اگر تمکو دشمن رکھیں گے تو ایسی جرح تمھاری کرینگے جو تم میں نہو گی لوگ اوس جرح کو تمھارے حق میں
قبول کرلینگے شیخ ابو الحسن شاذلی فرماتے ہیں اللہ کی سنت حق میں انبیا و اصفیا کے یون جاتی ہے کہ مبداء امر میں اونپر مخلوق
کو مسلط کر دیتا ہے یہ بات جب ہوتی ہے کہ اونکے دل طرف غیر اللہ کے مائل ہونے لگتے ہیں پھر آخر امر میں دولت و نصرت
او نھیں کو نصیب ہوتی ہے جبکہ وہ پوری طرح پر متوجہ الی اللہ ہو جاتے ہیں انتہیٰ مطلب یہ ہے کہ مرید سالک پر طلوع و سیر
الی اللہ متعذر ہوتا ہے باوجود میل الی الخلق تک پھر جب اوسکو قدرت لوگوں کے کچھ ایذا پہنچتی ہے اور لوگ اوسکی مذمت
و تنقیص کرتے ہیں اور بہتان وزور کے ساتھ اوسکو متہم کرتے ہیں اور اوسکا انس اونسے نفرت کرنے لگتا ہے اور جی میں
کچھ بھی میل طرف اونکے باقی نہیں رہتا ہے تب اسکا وقت ساتھ اپنے رب کے صاف ہو جاتا ہے اور اقبال اسکا الی اللہ
بسبب عدم التفات کے طرف اوس کے صحیح ہو جاتا ہے پھر جب انتہا سیر کے رجوع طرف ارشاد خلق کے حاصل ہوتا ہے
اسکو خلعت صبر و عفو و ستر کی پہنائی جاتی ہے وہ ایذا خلق پر راضی متحمل ہوکر اللہ سے ہر حال میں راضی رہتا ہے جو کچھ
اونکے حق میں کہے یا کرے اوسکو کچھ پروا نہیں ہوتی ہے اسوقت میں اللہ اوسکی قدر کو بلند کر دیتا ہے اور اوسکے انوار
نازل ہو جاتے ہیں اور وہ ساتھ میراث رسل کے متحقق ہو جاتا ہے جو ایذا خلق سے اوسپر آتی ہے وہ اوسکی برداشت
کرتا ہے اسی جگہ میں تفاوت مراتب کا ظاہر ہوتا ہے ابتلا ہر شخص کی بقدر اوسکی صلابت کے دین میں ہوتی ہے **قال
تعالیٰ** وجعلنا منهم ائمة يهدون بامرنا لما صبروا **وقال تعالیٰ** ولقد كذبت رسل من قبلك
فصبروا على ما كذبوا واوذوا حتى اتاهم نصرنا یایان صبر و شکر کا سالک اوامۃ الشکر میں کیا گیا ہے قصر اس سے یہ ہے کہ لابدیت
اقتفی آثار الانبیاء من الاولیاء والعلماء وان یؤذی کما اوذوا ولیقال فیہ البہتان والزور کما قیل فیهم لیصبر
کما صبروا ویتخلقوا بالرحمۃ علی الخلق **ف** عوام سے کہا ہے اگر کمال داعیان الی اللہ کا اس بات پر موقوف ہو
کہ خلق اونکی تصدیق پر اتفاق کرے تو اولیٰ تر ساتھ اسکے ہمارے حضرت اور اگلے انبیا تھے حالانکہ ایک قوم نے
اونکی تصدیق کی اللہ نے اوس قوم کو اپنے فضل سے راہ ہدایت پر لگایا دوسری قوم نے اونکی تکذیب کی اللہ نے اون
قوم کو اپنے عدل سے شقی کر دیا اسی طرح اولیا و علما بمقام تاسی و اقتدا مین اقدام رسل علیہم السلام پر ہیں اسلئے انکے
حق میں بھی لوگ دو فریق ہو گئے ہیں ایک فریق انکا معتقد و مصدق ہے دوسرا فریق منتقد و مکذب ہے یہ بات اسلئے ہوئی
کہ اللہ پاک کو تحقیق کرنا میراث رسل کا منظور ہے سواے اللہ پاک کو جس کسی شخص کا عزت کرنا ساتھ اولیا و علما رکھے منظور ہو

وہ شخص تصدیق ولی علم و ولایت کی کرتا ہے اور بحقیقت صحت علوم و اسرار کا ہوتا ہے الا یہ بعد ایک مدت ہی کے میوہ و
اور جو شخص کہ اونکا مکذب و منکر ہوتا ہے وہ اونکی بارگاہ سے مطرود رہتا ہے اللہ کی طرف اوسکو دوری بڑھتی جاتی ہے سو
معرفت اولیا و علما کے تھوڑے لوگ ہوتے ہیں کیونکہ اکثر پر غلبہ جہل کا ہوتا ہے اللہ پاک نے حق میں قوم نوح کے فرمایا ہے
وما آمن معہ الا قلیل وقال تعالے ولکن اکثر الناس لا یؤمنون وقال تعالی ولکن اکثر الناس
لا یعلمون وقال تعالے ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا
ف شیخ ابو الحسن شاذلی فرماتے ہیں ہر ولی کے لئے ایک پردہ یا کئی پردے ہوتے ہیں کوئی ان میں مستور باسباب ہے
کوئی مستور بظہور عزت و سطوت و قہر ہے جیسے تجلی حق کی اوسکے دل پر ہوتی ہے ویسا ہی اوسکا پردہ ہوتا ہے لوگ کہتے ہیں
بھلا یہ کیونکر ولی ہوگا اسکا حال تو یہ ہے اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ جسکے دل پر تجلی بصفت قہر کرتا ہے وہ قہار ہوتا ہے اور
جسکے دل پر تجلی بصفت انتقام کرتا ہے یا بصفت رحمت و شفقت وہ منتقم و رحیم و شفیق ہوتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے
ارحم امتی بامتی ابو بکر و اشدھم فی امر اللہ عمر و احیاھم عثمان و اقضاھم علی وسیدا شباب اھل الجنة
الحسن والحسین وسیدة النساء فاطمة وسید الشھداء حمزہ سو ایسے ولی کی صحبت میں جو ظاہر بمظہر عزت و سطوت
و انتقام ہے وہ مرید ٹھیر سکتا ہے جس سے اللہ نے ہوائی نفس کو محو کر دیا ہے شعرانی کہتے ہیں لم یزل فی کل عصر و
اوان اولیاء و علماء تتذلل لہم ملوک الزمان و یعاملونھم بالسمع والطاعة والاذعان انتہی پھر کوئی
مستور باشتغال علم ظاہر و ریاء و ظاہر لفقہ ہوتا ہے یہانتک کہ آحاد طلبہ علم و فاسدین کے سمجھا جاتا ہے کوئی مستور
بمزاحمت علی الدنیا و تظاہر بمنصب ریاست و ملابس فاخرہ ہوتا ہے لیکن وہ باطن میں قدم عظیم پر ہے ۵

چو نقر اندر لباس شاہی آمد | بتدبیر عبید اللہی آمد

کسی کا پردہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پاس ملوک و امراء و اغنیاء کے بہت آتا جاتا ہے اور اونسے مسائل متاع دنیا کا جو ہوتا ہے
اور مطالب و وظائف تدریس و خطابت و امامت و عمالت و نحو ذلک چاہتا ہے پھر جب اوس خدمت پر قائم ہو جاتا ہے تو قیام
بالعدل و تصرف بالمعروف کرتا ہے جسکو امراء و عمال و آحاد فقہاء نہیں پہچان سکتے ہیں حالانکہ وہ اوس معلوم سے بالکل
کچھ نہیں کھاتا ہے یا بقدر سد رمق کھاتا ہے لیکن جو شخص قاصر الفہم والادراک ہے وہ کہتا ہے کہ اگر یہ شخص ولی اللہ ہوتا
تو پاس امراء اوسکے ہرگز آمد و شد نہ کرتا بلکہ ایک گوشہ میں بیٹھ رہتا یا گھر کے کونے میں مشغول بعبادت و علم ہو کر بسر کرتا ہے
رحمہ اللہ الاولیاء الذین کانوا غرضکہ اس طرح کے الفاظ جور و ستم اپنے منہ سے نکالتا ہے سو اگر یہ شخص قائل اعتبار
اپنے دین و آبرو کا کرتا تو ضرور متوقف ہو کر حال میں ان اولیاء کے متفکر ہو جاتا بلکہ کبھی پاس اونکے واسطے رہائی کسی مظلوم
کے قید خانہ سے یا واسطے قضاء حاجت کسی بندہ خدا کے جاتا خصوصاً جبکہ وہ ایسا شخص ہو کہ مستغرز لغزاء امان ہو اور امراء
کو امر بمعروف و نہی عن المنکر کرتا ہو اور مشفوع اسکے ہدیہ نہ لیتا ہو کہ ایسا شخص منجملہ محسنین کے ہوتا ہے کسی شخص کو

جیسے کہ ایک شیخ نے کہا ہے حقیقۃ التوبۃ ہی التوبۃ من التوبۃ سامع نے کہا یہ تو اصرار ہوا گناہ پر حالانکہ مراد شیخ کی یہ ہے
کہ تزکیہ نفس کرے اور توبہ پر معتمد نہو بلکہ اللہ کی رحمت پر اعتماد کرے کچھ اصرار نہیں ہے جب یہ مطلب سمجھ میں آیا تو کہنے لگا کہ یہ کلام
نہایت عمدہ ہے حالانکہ اول انکار کیا تھا اسی جنس کا وہ کلام کسی امر صوفی با العقام کا ہے حقیقۃ التقوی ہی ترک التقوی
اللہ صوفی نے کہا ہے استغفارنا یحتاج الی استغفار کثیر حالانکہ یہ قائلین بڑے تائب بڑے متقی تھے شعرانی کہتے ہیں
ما بلغنا قط عن احد من القوم انہ نفی احدا عن الصلوۃ والزکوۃ والحج والصوم ابدا ولا تعرض لمعارضۃ شیء
من الشرائع وکیف یترک الولی ما کان سبب الوصول الی حضرۃ ربہ انما یحث الناس علی الاکثار
من اسباب الوصول اب کوئی وجہ انکار کی معاصیر و افہام قوم پر باقی نہیں ہے اسوجہ کسی طرح سماع کسی شے کے حقیقت
صحیحہ سے نہیں ہیں امر آسان ہے جسکا جی چاہے انکی تصدیق کرے انکا معتقد ہو جسکا جی چاہے وہ خاموش رہے مگر انکار
نکرے یوں سمجھے کہ جسطرح علما مجتہدین فروع میں اجتہاد کرتے ہیں اسی طرح اولیا اسرار طریق میں اجتہاد کیا ہے ایک مجتہد
کا انکار دوسرے مجتہد پر نافذ نہیں ہوتا ہے اسی لئے امام الحرمین وغیرہ نے تکفیر شخص معین سے توقف کیا ہے بلکہ منع
فرمایا ہے اور یہ کہا ہے ہذا الطمع فی غایۃ مطمع ہی بشرطیکہ جس شخص کا علم و فضل و تقوی و طہارت ثابت ہے اور دوسرا جزو
غیر مرائی و مسمع ہے اور کوئی بدعت ضلالت اور کسی قسم کا فسق و فجور اوس سے ماثور نہیں ہے خواہ وہ اولیا میں سے ہو
یا علما میں اوس شخص کی تکفیر تضلیل کرنا محض کسی ایک دو مقالات پر جسکے معنی ظاہری افہام عوام میں خلاف شرع آتے ہیں
اور مطلب قائل کا اور کچھ ہے جو موافق شرع کے ہے ایک واہیہ عظمیٰ و بلیہ کبریٰ ہے علما دین کا انکار جس جگہ ایسے
مقالات پر ہوا ہے وہ باسکی ہے کہنا عوام کا سبب اعتقاد والحاد و زندقت کی ہے نہ انکار اوس شخص کا بعینہ اور اگر فرضاً وہ
مقالہ عین کفر ہے تو بھی حسن ظن یہ ہے کہ وہ نتیجہ سکر کا ہے نہ صحو کا نائم و مجنون اسی لئے مرفوع القلم ہیں کہ وہ اوس حالت
میں مکلف نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہ بات بھی ثابت ہے کہ بعد صحو کے بعض قائلین نے اپنے قول سے انکار کیا ہے یا تائب
ہوئے ہیں اور بعض نے وہ کلام بطور تعریض کہا تھا تاکہ زحمت خلق سے بچا رہے یا کہ ذکر اللہ کی فرصت حاصل کریں اور لوگ
اونکو برا سمجھکر اللہ کنارہ کش ہو جاویں جیسے حکایۃ عن الشبلی لفظ انا الحق یا جملہ سبحانی ما اعظم شانی کہنا
یا لیس فی جبتی الا اللہ کہنا کہ مطالب ان مقالات کا صحیح ہے انمیں نہ کفر ہے نہ شرک بلکہ محض اسلام ہے ساتھ نیت صالحہ کے
واتم الکلام امر معانوی **حکایت** شیخ امین الدین امام جامع غمری واقع مصر نے کہا ہے کہ ایک شخص ایک عبارت
منہ کچھ تکفیر میں پڑ گیا تھا علماء مصر نے فتوی اوسکے کفر کا دیا جب اوسکا قتل کرنا چاہا سلطان چقمق نے کہا کوئی اور عالم
بھی باقی ہے جو یہاں حاضر نہیں ہوا کہا ہاں شیخ جلال الدین محلی شارح منہاج نہیں آئے ہیں کہا بلاؤ وہ آئے اور دیکھا کہ وہ
شخص قید حدید میں سامنے سلطان کے حاضر ہے شیخ نے کہا اسکو کیا ہوا لوگوں نے کہا یہ کافر ہو گیا ہے کہا جس شخص
نے فتوی اسکی تکفیر کا دیا ہے اوسکا سند کیا ہے شیخ صالح بلقینی نے کہا میرے والد شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی

وسعت وکثرت ہوتا اوسکے ہوتا ہے یہ لوگ بالتے ہوئے علما مین **فائدہ لطیف** امام شافعی رح نے کہا ہے کہ انکار نیک
فرع ہے نفاق کی شعرانی کہتے ہین یہ اسلئے ہے کہ اگر منافقین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انکار نکرتے تو نفاق اونکا باطن
اونپر ایمان لاتے یا مخفی ہے کہا ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ نسبت فعل شیاطین و محرکی طرف اولیا مستقرین وابرار
صالحین کی کیجاوے باوجودیکہ لوگ صفات مذمومہ سے متطہر و متخلی اور صفات محمودہ کے ساتھ مزین و متحلی ہین
ہر اوس چیز سے جو اونکو اللہ سے مشاغل ہوتی ہے معرض ہین تو اگر واحسد مین گرفتار ہوگا اور قول منکرین کو اونکے حق
مین سمجھے گا تو خیر کثیر سے فوت ہو جائیگا اس گروہ کے حق مین تو یہ گفتگو عہد ذی النون مصری و ابو یزید بسطامی سے
اسوقت تک چلی آتی ہے بلکہ سید ابراہیم دسوقی رح نے کہا ہے کہ لوگون نے حق مین ایک جماعت صحابہ کے کلام کیا ہے
چہ جائیکہ اولیا اور اونکو منسوب طرف ریا و نفاق کے کیا تھا عیاذا باللہ زبیر رضی اللہ عنہ نماز مین کثیر الخشوع تھے بعض
لوگون نے کہا کہ وہ مرائی ہین ایک دن زبیر رضی اللہ عنہ سجدے مین تھے اونکے سر و منھ پر گرم پانی ڈالدیا منھ کا چمڑا
نکل آیا اونکو خبر بھی نہوئی جب نماز سے فارغ ہوکر ہوشیار ہوئے کہا یہ کیا ہوا لوگون نے خبر دی کہا غفر اللہ لھم ما فعلوا اور
ایک مدت تک منھ کی تکلیف سے الم مین گرفتار رہے شعرانی کہتے ہین اسکی دلیل یہ ہے وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ
اتصبرون وکان ربک بصیرا ہر ولی کو اس فتنہ سے حظ وافر میسر ہوا ہے کیونکہ جب انکا ایک شرف کثیر
تو اللہ نے واسطے خواص اس امت کے ساری بلایا و محن جو امم گزشتہ مین متفرق طور پر ہوئے تھے جمع کر دئے ہین کیونکہ
انکے درجات نزدیک اللہ کے بہت عالی ہین **حکایت** ثقات نے نقل کیا ہے کہ ابو یزید بسطامی کو سات بار اون کے
شہر سے نکال دیا تھا وہ ایک بار سفر سے پھر کر بسطام مین آئے تھے اونھون نے مقامات انبیا و اولیا مین تکلم کیا
ایسے علوم بیان کئے جو معہود اہل بلد نہ تھے حسین بن علی بسطامی عالم ظاہر ہین اوس ناحیہ کے امام و مدرس تھے
انھون نے ابو یزید پر انکار کیا اور شہر والون سے کہدیا کہ انکو شہر سے نکال دو اونھون نے نکال دیا پھر وہ بسطام مین
نہ آئے مگر بعد موت حسین مذکور کے پھر لوگ اوسکے مالون ہوکر تعظیم کرنے اور برکت لینے لگے پھر کوئی انکو کوئی شخص اوس
کفر ہوتا اور انکو شہر سے نکالتا رہتا یہانتک کہ استقرار امر کا انکی تعظیم و تبرک پر اسوقت تک ہوا اسی طرح کا واقعہ
ذی النون مصری رح کو پیش آیا تھا کہ بعض لوگون نے اونکی شکایت وسعایت پاس بعض حکام کے کی اور پھر اونکو مصر سے
طوق و مقید کرکے بغداد بھیجا گیا جب خلیفہ سے اونکی باتین ہوئین تو خلیفہ بہت خوش ہوا اور کہا اگر یہ شخص
زندیق ہے تو پھر روی زمین پر کوئی مسلمان نہین ہے اسی طرح سمنون محب پر محنت شدید پڑی تھی ایک عورت
انکو چاہتی تھی اور وہ اوسکا کہنا نہین مانتے تھے آخر اوس عورت نے یہ دعوی کیا کہ سمنون مع ایک جماعت کے نیم
شب کے پاس حرام کرنیکو آتا ہے سارے شہر مین یہ شہرت ہوگئی خلیفہ نے حکم دیا کہ سمنون کی گردن ماریں اور اونکے
اصحاب کو قتل کریں کوئی اونمین سے بھاگ گیا اور کوئی سالہا سال تک روپوش رہا یہانتک کہ اللہ نے اون سب کو

بابت سے بچا دیا اسی طرح ابو سعید خراز پر تہمت لگائی تھی اور علما نے بسبب بعض الفاظ کے جو انکی کتابوں میں آئے تھے تو ان کو کافر
بنا دیا تھا ایک یہ لفظ تھا لو تعلمت من ایں الی ایں لم یکن سوائی غیر اللہ اسطرح کے اور کئی لفظ تھے ایک بار فقہا نے
اخمیم کے ذی النون پر تعصب کیا تھا اور ایک دن وہ لوگ بیٹھ کشتی پر سوار ہو کر طرف سلطان کے جو مقام مصر پر تھا روانہ ہوئے
تھے تاکہ وہاں پہنچکر ذی النون پر گواہی کفر کی دیں لوگوں نے اس بات کی خبر ذی النون کو پہنچا دی انہوں نے کہا
اللہم ان کانوا کاذبین فغرقہم وہ کشتی ٹوٹ گئی سب لوگ دیکھ رہے تھے کہ وہ ڈوبتے ہیں یہانتک کہ رئیس مرکب بھی
ڈوب گیا ذی النون سے کہا رئیس کا کیا قصور تھا کہا واسطے ان فاسقوں کو کشتی پر سوار کیا تھا اسیطرح سہل ابن عبد اللہ
تستری کو شہر سے طرف بصرہ کے نکال دیا تھا اور ان کو کفر و قبائح کی طرف منسوب کیا تھا وہ مرتے دم تک بصرہ میں
رہے حالانکہ وہ بڑے عالم اور عارف و مجتہد تھے یعنی علما اس بات پر کہ وہ توبہ کو ہر نفس میں فرض
کہتے تھے ایک جماعت فقہا نے اونپر تعصب کیا اسکے سوا اور کوئی بات نہ تھی جسمیں حلاج دعائے عمرو بن عثمان کی
سے قتل کئے گئے اونکے پاس ایک جزو تھا جسمیں علوم خاصہ قوم لکھے تھے حسین نے وہ جزو لے لیا عمرو نے کہا جس نے یہ کتاب
لی ہے اوسکے ہاتھ پانوں کاٹے جاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور کافر کہکر قتل کر ڈالا گویا واسطے تصدیق دعوت عمرو کے تھا
دکھلایا اسی طرح جنید رضی اللہ عنہ پر وقت تقریر علم توحید کے شہادت کفر کی دیگئی تھی لیکن وہ مستتر
بالفقہ ہو کر مختفی ہو گئے باوجود اوس علم و جلالت کے ؏

دانی کہ چنگ و عود چہ تقریر میکنند	پنہاں خورید بادہ کہ تکفیر میکنند

محمد بن فضیل بلخی کو بسبب مذہب کے شہر سے نکال دیا تھا کیونکہ وہ ہم مذہب اصحاب حدیث کے تھے اونہیں کہا کہ تمکو اس
شہر میں رہنا جائز نہیں ہے اونہوں نے کہا میں یہاں سے نہیں نکلتا جب تک کہ تم میری گردن میں ایک رسی ڈالکر اور
بازاروں میں شہر میں مجھکو لیکر نگزرو اور یہ کہو کہ ھذا مبتدع نرید ان نخرجہ چنانچہ اسی طرح کرکے اونکو شہر سے نکال دیا
کیا اونہوں نے ان لوگوں کی طرف ملتفت ہو کر کہا نزع اللہ تعالیٰ من قلوبکم معرفتہ پھر اس دعا کے بعد کوئی صوفی
شہر بلخ سے نہ اوٹھا حالانکہ یہ شہر اکثر اولیاء اللہ کا معدن تھا صوفیہ میں اسیطرح ایک مجلس واسطے رد کی شیخ عبداللہ بن
ابی عمرو پر مشتمل کی جو اصحاب پر کہا اونہوں نے کہا تھا کہ میں جیسا ہی میں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ تھا ہوں
پھر وہ اپنے گھر میں بیٹھ رہے سوائے جمعہ کے باہر نہ نکلتے تھے یہانتک کہ مرگئے حکیم ترمذی کو یاروں نے طرف
بلخ کے نکال دیا تھا کتاب علل الشریعہ کتاب ختم الاولیا پر انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ تم نے اولیا کو انبیا پر فضیلت
دی ہے حالانکہ یہ بات نہ تھی جو کلام اونکا مئول تھا اور صوفیہ ری نے یوسف بن حسین پر انکار کیا تھا اور بری بری
تہمتیں لگائیں یہانتک کہ وہ مرگئے لیکن انہوں نے کچھ پرواہ ان لوگوں کی نہ کی ساکن رہے ابو الحسن بوشنجی
کو شہر سے خارج کر دیا تھا اور اونپر انکار کرکے اونکو طرف نیشاپور کے نکال دیا تھا وہ مرتے دم تک وہیں رہے

رہتے ہے اسکو مجذوب کہتے ہیں سو جب تک کہ اخلاص و صواب دونوں جمع نہیں ہوتے ہیں کوئی آدمی اللہ کا دوست و ولی نہیں
سمجھا جاتا۔ پھر ہمارے علماء و اولیاء کا اتفاق و اجماع ہے جب یہ دونوں وصف کسی شخص میں پائے جاتے ہیں تب وہ شخص
اس قابل ہوتا ہے کہ باوجود قصور رتبہ کے درجۂ نبوت و صدیقیت و شہادت و صالحیت سے ایک طرح کی لیاقت معیت
کی ساتھ ان اقسام چہارگانہ کے رکھتا ہے اسیلئے حدیث صحیح میں آیا ہے المرء مع من احب موضح قرآن میں نیچے
اس آیت کے لکھا ہے جو لوگ حکم میں چلتے ہیں اللہ و رسول کے سو ان میں کے ساتھ ہیں جنکو اللہ نے نوازا نبی و صدیق
و شہید و نیکبخت اور خوب ہے انکی رفاقت یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے اللہ بس ہے خبر رکھنے والا آپ لکھا ہے کہ یہ کہ
نبی وہ لوگ ہیں جنکو اللہ کی طرف سے وحی آوے یعنی فرشتہ ظاہر میں پیغام کہہ جاوے صدیق وہ ہے کہ جو حکم وحی میں
آئے اوسکا جی آپ ہی اوسپر گواہی دے شہید وہ ہیں کہ جنکا پیغمبر کے حکم پر ایسا صدق آیا کہ اوسپر جان دیتے ہیں نیکبخت
وہ ہیں جنکی طبیعت نیکی ہی پر پیدا ہوئی ہے تو جو لوگ ایسے نہیں ہیں لیکن حکم برداری میں لگے جاتے ہیں اللہ اونکو بھی اون
[illegible] کو حکم ہے کہ ہم ہر نماز میں یہ دعا کیا کریں اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
سو وہ لوگ جنپر اللہ نے اپنا انعام کیا ہے وہ یہی چار قسم کے لوگ ہیں جنکا ذکر اس آیت میں ہوا و بسط السہم وقال
تعالے الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون لہم البشری فی الحیوۃ
الدنیا وفی الآخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذلک ہو الفوز العظیم سن رکھو جو لوگ اللہ کے دوست ہیں
اور اونکے طرف ہیں نہ ڈر ہے اونپر نہ وہ غم کھائیں جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے اونکو خوشخبری ہے دنیا کے
جیتے اور آخرت میں بدلتی نہیں ہیں اللہ کی باتیں یہی ہے بڑی مراد ملنی کذا فی موضح قرآن اس آیت میں اللہ نے
اولیا کی پہچان بتائی ہے اور یہ سمجھایا ہے کہ اللہ کے دوست اور ولی وہ لوگ ہوتے ہیں جو کہ اللہ پر ایمان لائے ہیں
اور متقی و پرہیزگار ہیں معلوم ہوا کہ جو شخص متقی نہیں ہے اور دعوی ولایت کا کرتا ہے یا لوگ اوسکو ولی سمجھتے ہیں وہ
دعوی اوسکا غلط ہے اور یہ فہم انکا باطل ہے پھر اسی آیت میں حال اونکی کرامت کا ذکر کیا ہے کہ جو لوگ اللہ کے ولی
ہوتے ہیں اونکو دنیا و آخرت دونوں جگہ میں بشارت دیجاتی ہے یعنی مغفرت و رضوان کی یہ بشارت دونکے لئے مقرر
ہے اللہ کی بات نہیں بدلتی ہے جو بشارت جسکو دیدی وہ اوسکے لئے ضرور ہوگی علامت اس بشارت کی دنیا میں یہی ہے کہ
اونکو استقامت حق پر نصیب ہوتی ہے اسی لئے استقامت کرنیکا حکم فرمایا ہے فاستقم کما امرت استقامت
کو فوق الکرامت ٹھیرایا ہے وقال تعالی قل آمنت باللہ ثم استقم پھر اس بشارت و انجام بشارت کو
متقیوں کو عظیم کیا ہے معلوم ہوا کہ بڑی مراد مومن متقی کی یہی ہے کہ دنیا و آخرت میں خوشحال فارغ البال ہو اسی لئے
فرمایا ہے ومنہم من یقول ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اولئک لہم
نصیب مما کسبوا واللہ سریع الحساب یعنی کوئی شخص اونمیں سے یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے دے ہمکو

وجہ معاش کی تلاش بسبب لنگی بھی نہیں نکل سکتے پھر ذکر اونکی پارسائی کا فرمایا ہے کہ باوجود فقر و حاجت بشری کے جس بغیر کسی
انسان کو چارہ نہیں ہے کسی سے کبھی کچھ سوال نہیں کرتے ہیں نہ کوئی اونکو دیتا ہے کس طرح کوئی وسئلہ جاہل تو اون کو
بسبب عدم سوال کے توانگر و آسودہ حال سمجھتا ہے اور وہ خود کسی سے سائل کسی شئے کے نہیں ہوتے ہیں اس سے
یہ بات ثابت ہوئی کہ وہ متوکل محض ہوتے ہیں نہ کسی سے وہ کچھ مانگیں اور نہ کوئی اونکو کچھ دے اللہ ہی اونکا کفیل
رزق ہوتا ہے یہ صفت ہے اولیاء اللہ کی اسی لئے دوسری آیت میں آیا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون
تیسری آیت میں فرمایا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ دربدر
بھیک مانگتے پھرتے ہیں اور متقی نہیں ہیں وہ اولیاء اللہ نہیں ہوتے ہیں سوال کرنا شرعاً حرام یا گناہ کبیرہ ہے اور سوال
کرنے سے آبرو جاتی رہتی ہے اولیاء کا منصب تو یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی ادب شرعی کو اگرچہ کتنا ہی حقیر کیوں نہو ترک نہیں
کرتے ہیں پھر صدور ارتکاب سوال محرم کا اون سے یعنی چہ ؎ وقال تعالیٰ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم
سبلنا وان اللہ لمع المحسنین جنہوں نے محنت کی واسطے ہمارے ہم سمجھا دینگے اونکو اپنی راہیں بیشک اللہ ساتھ
ہے نیکی والوں کے یعنی راہیں قرب و رضا کی انتہی یہ آیت دلیل ہے صحت مجاہدہ پر مراد مجاہدہ سے اس جگہ وہ جہاد نہیں ہے
جو راہ خدا میں تلوار سے کیا جاتا ہے اور جسکا حکم آیات و احادیث کثیرہ میں بجائے خود وارد ہوا ہے بلکہ مراد ریاضت
و عبادت ہے اس کوشش کوشش کا یہ نتیجہ ارشاد فرمایا کہ ہماری راہ کا پتا اونکو لگ جاتا ہے یعنے وصول بہ منازل
قرب و تقرب حاصل ہوتا ہے پھر یہ خبر دی ہے کہ ہم ساتھ اہل احسان کے رہتے ہیں اور لئے جدا نہیں ہوتے مراد احسان سے
اس جگہ مرتبہ اخلاص و مراقبہ کا ہے اور مراد محسنین سے زمرہ مخلصین و اہل مراقبہ ہیں بدلیل حدیث جبرئیل علیہ السلام
الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک رواہ مسلم بطولہ اس حدیث سے مشاہدہ و مراقبہ
دونوں کا ثبوت کامل ہوتا ہے پہلا مرتبہ اولیاء اللہ کا ہے دوسرا مرتبہ اہل ارادت کا بہرحال آیت دال ہے حال و مآل اولیاء
پر اللھم ارزقنا ہمنے کتاب ریاض مرتاض میں مقامات اولیاء اللہ کو مفصلاً لکھا ہے اور انکے عقائد و اعمال و رسوم
کا ذکر کیا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنیسے یہ علم شریف مطابق سنت صحیحہ کے حاصل ہو سکتا ہے و باللہ التوفیق
؎ وقال تعالیٰ ان عبادی لیس لک علیھم سلطان یہ خطاب ہے شیطان کو کہ تیرا زور میرے بندوں پر
نہ چلیگا معلوم ہوا کہ جو شخص سلطنت ابلیس سے محفوظ ہوتا ہے وہ خاص بندہ خدا کا ہے سو ایسا ہی بندہ اللہ کا ولی ہوتا ہے
کیونکہ ولی کہتے ہیں دوست کو دوستی کا مقتضا یہ ہے کہ دوست تا امر خلاف مرضی دوست کے کوئی کام نکرے اگر کریگا
تو پھر سچا دوست نہوگا اسی لئے دوسری آیت میں فرمایا ہے ان اولیاءہ الا المتقون یعنی اللہ کے اولیاء نہیں ہوتے
مگر اہل تقوی ولایت کو اسجگہ تقاوت میں حصر کیا ہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ غیر متقی ولی نہیں ہو سکتا ہے گو ظاہر میں
کوئی امر مستبعد اوس سے ظاہر کیوں نہو وہ شخص اگر اللہ کا ولی و دوست و محبّ و خلیل ہوتا تو ہرگز بال برابر خلاف حکم

اگر تقوی ظاہر اورا الله نشود گاہ تو پھر یہی تمثیل ہے کہ بس در راه عنایات قریبہ ۵

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی	کین رہ کہ تو میروی بترکستان ست

امام یمانی قدس سرہ نے فرمایا ہے فهذه عشرة آیات اقتصرت علیها اقتضی ان دس آیتون پر قصر کرنا اونکا بغرض حصر نہ
سکے ہے رشتہ ذکر ولایت دولی کا آیات کتاب اللہ مین بیشمار آیا ہے اسکے بعد فرماتے ہین وامّا الاخبار فنقتصر منها على
عشرة احادیث صحیحة یہ اقتصار بھی دس حدیثون پر بنظر وسعی اختصار کے ہے ورنہ احادیث دالة على الولایة بھی بہت
ہین ہمنے بھی اسجگہ انھین آیات واحادیث پر بغرض اقتصار اکتفا کیا فقط الحدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان اللہ تبارک وتعالى قال من عادى لی ولیا فقد آذنته بالحرب وما تقرب
الیّ عبدی بشیئ احب الیّ مما افترضت علیه وما یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببته فاذا احببته
کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها وان سالنی
اعطیته ولئن استعاذنی لاعیذنه رواه البخاری یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے جسنے دشمن رکھا کسی میرے ولی کو
تو خبردار کرتا ہون مین اوسکو واسطے جنگ کے اور قرب نگیا میری طرف کسی میرے بندے نے کسی چیز سے جو مجکو محبت و محبوب
ہو اوس چیز سے جو فرض کی ہے مینے اوسپر ہمیشہ تقرب کرتا ہے بندہ میرا طرف میری نوافل سے یہانتک کہ مین اوسکو چاہنے
لگتا ہون جب اوسکو چاہتا ہون تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ ہوجاتا ہون جس سے
وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ ہوجاتا ہون جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤن ہوجاتا ہون جس سے وہ چلتا ہے پھر اگر وہ مجھسے
مانگیگا تو مین اوسکو دونگا اور اگر پناہ پکڑیگا تو پناہ دونگا یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اولیاء اللہ سے اور بندہ بندہ او رجو
شخص کسی ولی اللہ کا دشمن ہوتا ہے وہ اللہ کا دشمن ہے اور جسنے اللہ سے لڑائی باندھی ہے وہ چیز جسکے سبب سے بندہ
اللہ کا محبوب ہوجاتا ہے ادا کرنا فرائض دین کا ہے جیسے نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ الفاظ فرائض مین باشارۃ النص محارم الہی
بھی داخل ہین اسلیئے کہ اونسے اجتناب کرنا بھی فرض ہے اور اگر محارم کو فرائض سے جدا کرکہا جاوے تو دلیل ہے اسپر کہ
طلب منفعت دفع مضرت پر مقدم ہوتا ہے ابن القیم رح نے رسالہ صبر وشکر مین یہی بات ثابت کی ہے کہ اللہ کو اتیان
طاعات کا محبوب تر ہے بہ نسبت اجتناب سیئات کی واللہ اعلم بہر حال اجتناب محارم سے رتبہ صلاحیت کا ہاتھ آتا ہے اور
ادائے فرائض سے مرتبہ محبوبیت کا ملتا ہے پھر جب بعد فرائض اضافہ نوافل کا کیا جاتا ہے تو اور بھی زیادہ تقرب حاصل ہوتا ہے یہانتک کہ سارے
حرکات وسکنات صاحب نوافل کے اللہ کے حکم و مرضی سے صادر ہونے لگتے ہین ایسے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے اور سکے استعاذہ کر نیکا اثر
ہوتا ہے اصل اثبات مرتبہ ولایت مین یہی حدیث صحیح ہے امام علامہ محمد بن علی شوکانی رح نے اس حدیث کی شرح مین ایک کتاب
مستقل لکھی ہے قطر الولی نام ہے خلاصہ اوس کتاب کا کتاب ریاض مرتاض مین بعبارت فارسی تحریر کیا ہے یہ کتاب
اپنے باب مین ایک کتاب بے مثال ہے یاتمی رح نے جیسے اس حدیث کے کہا ہے انشد نا بعض شیوخنا لجمیعھم

ومن رام عزاً امر سعوا دليل		من اهتز يلوي فذاك مليل
سعى عمر بالمن نسيبه القليل		ولولا تسعى سدرها ما ملكها
وكل لسان المرء شي كليل		ات مناحة الحبيب باوجه

اشعار مین استعارہ حقیقی پر ہے کہ مین اس مین اشارہ ہے طرف التفوع الی اللہ کے اور فضیلت ہے سجود اللہ کی اور نسبت سجدہ مناجات
سجدہ لعرت کی کیونکہ سب اوقات مین واسطے قرب و بیٹھے کے صحیح مسلم مین بروایت ابوہریرہ مرفوعاً آیا ہے رب اشعث
اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ یعنی بہت سے لوگ گرد آلودہ پریشان صورت بیٹھے
ہوتے ہین جو دروازہ پر سے کھدیڑے جاتے ہین کچھ پروا اونکی نہین کیجاتی ہے وہ اگر قسم کھا بیٹھین اللہ کے بھروسے
پر تو اللہ اوسکو سچا کردے یعنے دنیا مین بظاہر تو دیکھ اہل دنیا کے محتاج و فقیر و حقیر ہین کوئی اونکی طرف التفات نہین کرتا
مسجد و مقبرہ یا جھونپڑیوں یا نخلستانون وغیرہ اماکن ویران مین پڑے رہتے ہین اللہ کی عبادت و ذکر مین مشغول رہتے ہین
مگر اللہ کو ایسے عزیز و محبوب ہین کہ اللہ اونکی قسم کو جھوٹی نہین کرتا جس بات پر وہ توکلاً علے اللہ قسم کھا بیٹھے ہین تو اللہ
اللہ اونکی عزت قائم رکھنے کو کر دیتا ہے ۵

	فاکسا این جہان ما سختا رتبہ منکر		تو جیبہ واپی کرد و بین گرد سوے باشد

معلوم ہوا کہ اللہ کسی کی صورت نہین دیکھتا ہے بلکہ سیرت دیکھتا ہے جب دل مومن کا صالح ہوجاتا ہے تو سارا جسم
صالح بنتا ہے اور جب دل کسی کا فاسد ہوجاتا ہے تو سارا جسد بدن کا فاسد ہوجاتا ہے یہان آنحضرت نے ظاہری کا لحاظ منظور نہین فرمایا
باطن پر نظر رہی ہو اسی لیے دوسری حدیث مین آیا ہے الا ان البذاذة من الایمان یعنی پراگندہ ہیئت ایک شاخ ہے ایمان کی
کی ہے ابو سعید خدری کا لفظ مرفوعاً صحیحین مین یون ہے ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ ای الناس افضل قال مومن
یجاھد بنفسہ و مالہ فی سبیل اللہ تعالی قال ثم من قال رجل معتزل فی شعب من الشعاب یعبد ربہ وفی روایة
یتقی اللہ ویدع الناس من شرہ یعنی ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کون شخص افضل ہے
فرمایا وہ مومن جو جہاد کرتا ہے اپنی جان و مال سے راہ خدا مین کہا پھر کون فرمایا وہ شخص جو کسی ایک درہ مین بیٹھ
کر اپنے رب کی عبادت کرتا ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ اللہ سے ڈرتا ہے لوگون کو اپنے شر سے بچا
رکھتا ہے اس حدیث مین اول فضیلت جہاد کی راہ خدا مین بیان کی ہے مراد اس جہاد سے مقاتلہ فی سبیل اللہ ہے اسلئے کہ اکثر اطلاق
جہاد کا شرعاً اسی پر ہوتا ہے مطلقاً ہر عمل صالح مراد ہوتا ہے یا ہر امر درحقیقت یعنی سارے اعمال صالحہ اس صورت مین مراد تمام طاعات اور ترک
معاصی ہے جملہ طاعات و حسنات کی پھر جب کسی شخص سے یہ کام بسبب کسی مانع یا عجز کے نہین ہوسکتے ہین یا دوسرے کاموں
کام ہوتا ہے کہ وہ لوگون سے کنارہ کش ہو کر کسی درہ یا جگہ مین بیٹھکر اللہ کی عبادت کرتا ہے اور تبتل الی اللہ کیا ہے
وہ دوسرے سے بہتر آدمی ہے ۵

غالب بریدم از همه خواهم که زین سپس | یکسو نشینم و بستایم خدای را

اس حدیث میں فضیلت ہے عزلت و عبادت کی دوسری روایت میں جو ذکر تفاوت و ترک شر کا آیا ہے وہ بھی اشارہ ہے عزلت
اسی عزلت و عبادت کے معلوم ہوا کہ ایسا آدمی جو خالص اللہ کا یہ کام واسطے اللہ کے کرتا ہے وہ ولی اللہ ہوتا ہے وللہ الحمد
یہ بھی معلوم ہوا کہ ولی متقی حدیث افضل الناس ہوتا ہے امام بخاری کا لفظ ابن عمر سے مرفوعا یہ ہے اخذ رسول اللہ صلعم
بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل یعنی ابن عمر کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے
کاندھے کو پکڑ کر یہ ارشاد فرمایا کہ ہو تو دنیا میں جیسے کوئی غریب یا راہ کا مسافر ہوتا ہے ابن عمر بعد اس روایت کے یوں
کہا کرتے تھے کہ اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک
ومن حیاتک لموتک یعنی اے شخص مخاطب تو جب شام کرے تو منتظر صبح کا نہ ہو اور جب صبح کرے تو منتظر شام کا
نہ ہو اپنی صحت سے واسطے زمانہ مرض کے اور اپنی زندگی سے واسطے زمانہ موت کے کچھ لے لے یہ بیان انکا یا شرح
ہے حدیث باب کی کیونکہ غریب و مسافر کا یہ دستور ہوتا ہے کہ وہ رات کو کسی جگہ رہا تو صبح کو اٹھکر چل دیا اور اگر دن کو
کسی جگہ ٹھہرا تو رات کو کوچ کر گیا ؏

مرا آزادہ وضع پرتو خورشید خوش آمد | سحر گہ بر زمینی می نشیند شام برخیزد

غرضکہ مسافر کو حالت سیر و سفر میں کسی جگہ و کسی چیز سے کچھ دلبستگی نہیں ہوتی ہے اسی طرح یہ دنیا ایک مسافر خانہ
بلکہ قید خانہ ہے مومن کو اسمیں جی لگانا نہ چاہئے بلکہ جو زمانہ تندرستی و عافیت کا ہے اسمیں وہ کام کرلے جو وقت
بیماری کے بکار آمد ہو اور زندگی ایسے اعمال صالحہ میں بسر لائے جو وقت موت کے کام آویں سو جو مومن مسلمان
اس صفت و شان کا ہوتا ہے وہ اللہ کا ولی ہے اسلئے اہل سلوک مجاہدہ و ریاضات کو سیر الی اللہ کہتے ہیں گویا خود مسافر
ہیں اور یہ کام انکا سفر الی اللہ ہے مسافر راہ میں اگر کوئی چیز دیکھتا ہے کیسی ہی اچھی کیوں نہ ہو لیکن اوس پر دل نہیں جماتا
کیونکہ جانتا ہے کہ مجھے اس مرحلہ میں رہنا نہیں ہے اسلئے وہ اوسکو چھوڑ کر اور اوس سے منہ موڑ کر اپنا رستہ لیتا ہے ؏

ہمل اگر نخلد آنچہ در نظر گزرد | خوشا روانی عمرے کہ در سفر گزرد

؏ کتاب ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا آیا ہے یدخل الفقراء الجنة قبل الاغنياء بخمس مائة عام
قال الترمذی هذا حديث حسن صحيح یعنی بہشت میں فقرا امت اغنیاء ملت سے پانسو برس پیشتر داخل ہونگے
اس حدیث میں دلیل ہے فضیلت فقر پر مراد فقر سے اسجگہ زہد ہے دنیا میں اگرچہ غنی بھی زاہد ہوتا ہے کیونکہ حدیث
میں آیا ہے الغنا غنا النفس یعنی تونگری دل سے ہے نہ مال سے لیکن بہرحال جو کوئی ظاہر و باطن دونوں میں زاہد و فقیر ہے
وہی مستحق تمام اس سبق کا ہے یہ وصف خاص اولیاء اللہ کا ہوا کرتا ہے کیونکہ وہ فقر کو خود اختیار کرلیتے ہیں اونکی محتاجی
کچھ اضطراری نہیں ہوتی ہے اونکو اگر کل دنیا بھر کی بادشاہت دیجئے تو بھی وہ اوس پر التفات نہیں کرتے ہیں ؏

شیخین نے یہ حدیث مرفوعاً لایا ہے انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منہ واما ان تجد منہ ریحا طیبا ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منہ ریحا خبیثۃ یعنی مثال ہمنشین نیک وہمنشین بد کی ایسی ہے جیسے حامل مشک وتانبے کی جو شخص مشک اوٹھانے پھرتا ہو یا تو کچھ تجکو دیگا یا تو اوس سے کچھ خریدیگا یا تو اوس سے خوشبو پائیگا اور جو شخص بھٹی پھونکتا ہے وہ یا تو تیرے کپڑے جلا دیگا یا تو اوس سے بدبو پائیگا ؎

باش چون عطار کہ پہلو سے او · جامہ معطر شود از بوے او
چیست چو آتشکدہ آہنگران · دود وشرارے دمی از ہر کران

یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ قرین سوء اور ہمنشین بد سے اجتناب واحتراز کرنا لازم ہے ؎

نیست موعظت پیر دانش این سخن ست · کاز مصاحب ناجنس احتراز کنید

سو جتنے لوگ دنیا دار و دنیا طلب مستغرق دنیا منہمک فسق وفجور مین ہوتے ہین یہ سب قبلہ اشرار ہین انکی صحبت سے بچنا ہر مومن و طالب پر لازم ہے احادیث کثیرہ مین صحبت اغنیا سے ڈرایا ہے یافعی نے اس حدیث کے نیچے یہہ اشعار لکھے ہین ؎

تجنب قرین السوء واصرم حبالہ · فان لم تجد عنہ محیصا فداره
واحبب حبیب الصدق واحذر مراءه · تنل منہ صفو الود ما لم تماره
ولله فی عرض السموات جنۃ · ولکنہا محفوفۃ بالمکاره

کتاب ترمذی مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے قال اللہ عز وجل المتحابون فی جلالی لہم منابر من نور یغبطہم النبیون والشہداء قال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح یعنی اللہ نے فرمایا ہے وہ لوگ جو باہم محبت رکھتے ہین میرے جلال مین اونکے لئے منبر ہین نور کے رشک کرینگے اونکا پیغمبر و شہید معلوم ہوا کہ اللہ کے لئے محبت رکھنا بڑی فضیلت ہے اللہ کے دوستون پر انبیاء وشہداء کو بھی رشک ہوگا اس اجمال کی تفصیل حدیث موطا مین باسناد صحیح یون آئی ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے واجب ہوگئی محبت میری واسطے اون لوگون کے جو محبت رکھتے ہین میری راہ مین اور ملتے ہین آپس مین میرے لئے اور خرچ کرتے ہین میری راہ مین اس حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اولیاء اللہ کا ہر کام اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے اگر انکو کسی سے محبت ہے تو اسی لئے ہے کہ وہ اللہ کا مطیع و دوستدار و طالب ہے اور اگر کسی سے راہ و رسم ملاقات کی رکھتے ہین تو اسی لئے کہ اوسکی ملاقات وزیارت سے خدا یاد آتا ہے اگر کچھ صرف کرتے ہین تو اسی لئے کہ اللہ اون سے راضی ہو لیکن یہ مقام محبت کا نہایت دریہ مشکل ہے اگر چہ ظاہر مین بہت آسان نظر آتا ہے سو جو کوئی شخص فائز اس مقام کا ہے وہ

یا ایسا حب بیت ہے یہ بحث عام ہے خواہ سعی واختیار سے ہو خواہ وہبی اسوا اسکے ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ
ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ۰ صحیحین میں ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے سبعۃ یظلہم اللہ تحت ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ
امام عادل وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ تعالیٰ ورجل قلبہ معلق فی المسجد ورجلان تحابا فی اللہ ورجل
اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللہ تعالیٰ ورجل تصدق
بصدقۃ فاخفاہا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیاً ففاضت عیناہ یعنی سات قسم کے
آدمی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ سایہ دیگا نیچے اپنے سایہ کے جسدن کہ نہوگا کوئی سایہ مگر اللہ کا سایہ ایک امام عادل یعنی بادشاہ
انصاف کرنیوالا دوسرا وہ جوان جسنے نشو ونما پایا ہے اللہ کی عبادت میں تیسرا وہ شخص کہ لٹکا ہے دل اوسکا مسجدوں میں
چوتھے دو مرد ہیں کہ محبت میں ایک دوسرے کے اللہ کی راہ میں جمع ہوتے ہیں محبت پر اور جدا ہوتے ہیں اوسپر
پانچواں وہ شخص کہ بلایا اوسکو ایک عورت صاحب منصب وجمال نے اوسنے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں چھٹا وہ
شخص کہ جسنے صدقہ دیا اور چھپایا اوسکو یہانتک کہ نہ جانا بائیں ہاتھ نے کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے ساتواں
وہ شخص کہ یاد کیا اوسنے اللہ کو تنہائی میں پھر آنسو بہے اوسکی آنکھوں سے اس حدیث کی شرح بہت طول طویل ہے بیچ
بیان اس حدیث کا عمدۃ القاری وسلاح وفتح شرح صحیح میں کیا ہے ان سات شخصوں کے سوا اور بھی لوگ ہیں جنکو
اللہ پاک قیامت میں نیچے اپنے سایہ عاطفت کے سایہ دیگا اس حدیث کو ابنی سے ایک قصیدہ کو مختصر وہیں نظم
کیا ہے اور تنبیہ اصحاب ظلال کو بیچ کتاب دلیل الطالب میں یکجا … ذکر کیا ہے یہ حدیث دلیل ہے اس بات
پر کہ متحابین فی اللہ مذاکرین عند اللہ ومتصدقین بالاخفاء ومعلق القلب بالمساجد … عابدین عند اللہ … انمیں
سے اولیاء اللہ ہوتے ہیں ان صفات ہشت کا نہیں جو لفظ بصفت کسی شخص میں ہوگی وہ اللہ کا دوست ہے یہ بھی معلوم ہوا
کہ ولایت کچھ خاص ساتھ کسی ایک حالت مخصوصہ کے نہیں ہوتی ہے کہ جب تک وہی حالت کسی شخص پر طاری نہو اور سب کچھ نہو
تب ہی وہ ولی سمجھا جائے بلکہ بعد ادائے فرائض واجتناب محارم کے جب ایک حال بھی ان حالات میں سے موجود ہوگا تو
صاحب حال ولی اللہ شمار کیا جائیگا ولکن الشان تعدد حسنات وتکثر احوال کا ہے … کہ مراتب اسی سے متفاوت ہوتی ہیں کسی
شخص پر ایک حالت آسان وغالب ہوتی ہے اور دوسری حالت یا صفت کا بجالانا اوسپر مشکل پڑتا ہے تو جو حالت
وصفت جس شخص کو حاصل ہوسکے اور جس وصف کا وہ بنظر اپنی قدرت واستطاعت کے اہل ہو اوسی امر کو واسطے حصول
ولایت الٰہی کے حاصل کرے یہ وہی بات ہے جیسے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ الایمان بضع وستون او وسبعون
شعبۃ افضلہا قول لا الہ الا اللہ کیونکہ یہ جو اعمال شعب ایمان کا اور اعمال جمیع صالحات کا کسی بشر کے حیطۂ قدرت
میں نہیں ہے الا ما شاء اللہ تعالیٰ اور کس طرح ہر شخص اعمال جلیلہ امر پر قادر ہوسکتا ہے کیونکہ بہت امراض
ہیں جو ادا کے مانع تکلیف سے باہر ہیں مثلاً جسکے پاس مال بقدر نصاب کے نہیں ہے وہ زکوٰۃ کہاں سے دیگا او

جسکو استطاعت زاد وراحلہ کی نہیں ہے وہ حج کسطرح اداکریگا جو شخص ناتوان وعاجز ہے وہ جہاد کیونکر کریگا اسلئے اللہ
پاک نے فرمایا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا امور متعددہ وحسنات کثیرہ بتادیئے ہیں کہ جو عمل صالح اور فعل حسنہ
جس کسی شخص کے امکان میں ہو وہ اوسی کو ساتھ صحت نیت وخلوص طویت وطریقۂ صواب کے بجالاوے اللہ اوسکو
دوست رکھیگا اور وہ مخفوف رحمت واسعۂ الٰہی کا ہوکر انشاء اللہ تعالیٰ مغفور ہوگا کیونکہ بڑا فوز واسطے انسان مومن کے
یہی ہے کہ نار سے بچکر گلزار میں جاوے فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز اس زحزحت وفوز کی علامت
دنیا میں یہی ہے کہ آدمی متقی کامل ہو اگرچہ اعمال حسنہ کو اسباب دخول جنت میں اور اعمال سیئہ کو اسباب دخول نار میں
مداخلت کلی نہیں ہے لیکن اللہ پاک نے عمل صالح کو ایک نشانی مغفرت ورضوان کی اور عمل طالح کو ایک علامت سخط و
دخول نیران کی ٹھیرایا ہے اور اصل بات فقط اوسکا فضل ہے دیگر ہیچ یہ نتیجہ ہے اوسکی سبقت رحمت کا اوسکے غضب
پر ربنا اللہم لا تحرمنا خیراتک لتشرنا وہب لنا من نفحاتک الطیبۃ واجعل بک شغلنا بجاہ حبیبک
نبیک الکریم صلی اللہ علیہ وسلم آمین یا غنی یہ جو ہمنے آیات واحادیث مذکورہ کو لطور یہ لکھا تھا کچھ کلام اونکے معانی
پر نہیں کیا تھا ہمنے نہایت اختصار سے جو کچھ اسجگہ لکھا ہے وہ ایک قطرہ ہے بحر زخار کا یا ایک ذرہ ہے بیابان ناپیدا کنار
کا اسکے بعد یا غنی ہمنے ایک فصل مستقل میں اثبات کرامات اولیاء اللہ کا بعض آیات واحادیث سے کیا ہے کچھ حاجت اوسکے
ذکر کی اسجگہ نہیں ہے اسلئے کہ وجود کرامات کا اولیاء اللہ سے بجائی خود ادلۂ صحیحہ سے ثابت ہے کوئی مسلمان اوسکا
انکار نہیں کرسکتا ہے اگر انکار کریگا تو وہ منکر قرآن وحدیث کا ہوگا قرآن وحدیث کا انکار عین کفر ہے عیاذا باللہ منہا
کچھ یہ ضرور نہیں ہے کہ ہر ولی اللہ سے کرامت ظاہر ہو اگرچہ ولایت کے لئے ظہور کرامات کا کسی ولی یا عالم باللہ نے
شرط نہیں کیا ہے بلکہ جسقدر قدم ولی کا مراتب ولایت وکمال باطن میں راسخ تر ہوتا ہے اوتنا ہی ثبوت اوسکو ظہور کرامات کے
سے بہتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھو کہ جو اشتہار کرامات کا اولیاء امت بعد سے ہوا وہ اون لئے نہوا امام احمد بن حنبل
رضی اللہ عنہ سے کسی نے وجہ اس امر کی پوچھی تھی کہا اولئک کان ایمانہم قویا فما احتاجوا الی زیادۃ شیء یقوون
بہ وغیرہم کان ایمانہم ضعیفا لم یبلغ ایمان اولئک فقووا بہا الکرامات لہم ہے لئے اسی قدر
کافی ہے کہ ہم انکار کرامات اولیاء اللہ کا جبکہ ظہور اوسکا طریقہ صحیحہ پر ثابت ہے کسی متقی صالح خدا دوست کے منکر
نہیں بلکہ تصدیق سے پیش آئیں ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے التصدیق بطریقتنا ولایۃ
یا غنی کہتے ہیں مراد اس سے ولایت صغریٰ ہے نہ کبریٰ اور سب لوگ یہاں چار طرح پر ہوتے ہیں ایک وہ لوگ ہیں جنکو
تصدیق وعلم اولیاء اللہ کی اور علم اونکے طریقہ کا اور ذوق اونکے مشرب واحوال کا حاصل ہوا ہے دوسرے وہ لوگ
ہیں جنکو تصدیق وعلم مذکور تو حاصل ہوا ہے لیکن ذوق حاصل نہیں ہوا تیسرے وہ لوگ ہیں جنکو فقط تصدیق حاصل ہوئی
نہ علم وذوق چوتھے وہ لوگ ہیں جنکو کوئی شئے بھی ان اشیاء ثلثہ سے حاصل نہیں ہوئی نعوذ باللہ من الحرمان و

نساء اللہ دیج والنفران اوقطے رہے ہم لوگ سو ہمکو اس بات کا اعتراف ہے کہ ہم بالکل اونکے احوال و اذواق سے
خالی اور اونکے علوم تحقیق سے جاہل اور اونکے سلوک طریق سے نا واقف ہین ہان اتنی بات ضرور ہے کہ ہم اونکو دوست
رکھتے ہین اور اونکے صدق پر یقین لائے ہیں اور اللہ سے امید رکھتے ہین کہ کل قیامت کو وہ آپنے فضل و رحمت سے
ہمکو اور اونکو اپنی دار کرامت میں جمع کرے اور دنیا مین بھی اونکی برکات سے ہمین محروم نہ رکھے کیونکہ سنت
المرء مع من احب اور حدیث انت مع من احببت بشارت رسان دلہای مردہ و دلاسیت بخش خاطرہای افسردہ
ہے اگرچہ ہمارے سامنے اعمال بمقابلہ اونکے اعمال کے برابر ایک پرکاہ کے بھی نہین ہیں لیکن سعت رحمت
و سعت فضل کے لئے کچھ مساوات درکار نہین ہوتی ہے رافت بے علت فضل و عنایت بے حیلہ کرتی ہے ع

الہی نالۂ گرمے دل دیوانۂ مارا	کرامت کن مثال آتشین دانۂ مارا
گریبان را بلطف رشتۂ دامن سنی باشد	ہمی از باغ بیرون سبزۂ بیگانۂ مارا
و دین مغفل مکن اندوست مردم آمرزیدنی	تو گردش دہ بہ رنگ آسمان پیمانۂ مارا

تمام ہوا مقدمہ اس کتاب کا اب ابتدا کرتے ہین ہمکو لکھنا مقالات اولیا واتقیا اور ملفوظات صوفیہ رضی اللہ عنہم کا مقصود ہے
شعرانی نے کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار میں مقالات مذکورہ کو تمام تمام اہل ولایت کی لکھا ہے
اس جگہ تلخیص اون ملفوظات کی کیجاوے گی یہ سارے عبارات و اشارات حقیقت میں مستنبطات و مفہومات بلکہ سطرہائے
کلام الٰہی و احادیث رسالت پناہی ہین یہ سب اوسی اجمال کی شرح ہین جو شرع مین آیا ہے اور شارع نے طرف
جسکی دعوت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متمم مکارم اخلاق تھے یہ لوگ اون اخلاق کے مبین ہین
ہر مطلب انکا دلالت نص یا اشارت نص سے ثابت ہے ولنعم الحمد یہ لوگ مصدق ہیں انکا کلام سنکر عالم ہو جاتا ہے اگر
انکا مقال و مقام سمجھا کر مستعد ظہور آثار ولایت ہوجاتا ہے سید الطائفہ حضرت جنید رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا
کہ مرید کو ان حکایات حالات و مقالات اولیا و فقرا و زہاد و عباد سے کیا فائدہ ہے فرمایا الحکایات جند من جنود اللہ
تعالی تقوی بہا قلوب المریدین پوچھا اسکی کوئی سند بھی ہے کہا یہ قول اللہ کا ہے وکلا نقص علیک من انباء
الرسل ما نثبت بہ فؤادک **حکایت** ابو سلیمان دارانی کہتے ہین میں مجلس میں ایک واعظ کے گیا اوسکی بات
میرے جی کو لگی جب وہان سے اوٹھکر آیا کچھ بھی اثر دل مین باقی نہ رہا پھر دوبارہ گیا تو اوسکے کلام نے طریق میں
میرے دل پر اثر کیا پھر تیسری بار گیا تو وہ اثر دل میں ایسا باقی رہا کہ گھر میں آکر سارے آلات مخالفات توڑ ڈالے اور طریق
الی اللہ کو لازم پکڑا یحیی بن معاذ رازی سے اس حکایت کے لوگون نے کہا تب عصفور اصطاد کرکیا یعنی ایک چڑیا نے
ایک بازکو شکار کرلیا مراد عصفور سے واعظ ہے اور مراد کرکی سے شیخ دارانی ہیں یا کل ولے کہا شیخ ابو الرحمۃ
ہو اصحن ذکر الصالحین میں کہتا ہوں ذکر صلحا کا دو طرح پر ہوتا ہے ایک اس طرح کہ اونکی کرامات و مقامات

کا ذکر کیا جاوے دوسرے اس طور پر کہ اونکی مقالات و ملفوظات کو لکھا جاوے یہ دونون طریقے ذکر نفع بخش ہوتا ہے
لیکن پہلا ذکر انفع ہے اسلئے کہ کلام برکت التیام اونکا سننے سننے کچھہ نہ کچھہ دلپذیر اوسکا ہوتا ہے اور وہ اثر سامع کو سالک
طریق الی اللہ بناتا ہے اسمین فائدہ سننے والیکا بہت زیادہ ہے اور پہلے ذکر سے فقط یہ نفع ہے کہ اعتقاد اونکی
صلاحیت کا دل مین آتا ہے جیسے کتاب اقتباس مین تراجم اولیاء سابق و خلف کے مع بعض ملفوظات کے لکھے ہین
اس رسالہ مین فقط ذکر مقالات و عبارات پر اقتصار کیا جاتا ہے عربی الفاظ کا ترجمہ اردو مین کتاب لوائح الانوار سے
لکھا ہے ہر چند وہ حسن و جمال لغت عرب کا زبان ریختہ اردو مین کہان ادا ہو سکتا ہے لیکن پھر بھی اصل مطلب
کی طرف راہبر ہے اور کسی جگہہ خاص لفظ عربی کو بھی ذکر کر دیا ہے یہ مقاصد صحیحہ خواہ عربی مین ہون جسطرح کہ شعرانی
نے ذکر کیے ہین خواہ فارسی مین جسطرح کہ نفحات وغیرہ کتب تذکار مین لکھے گئے ہین خواہ اردو مین جسطرح کہ اس رسالہ
مین اتفاق ہوا ہے مطلوب ان سب سے ذات پاک رب العالمین اور وجہہ کریم ارحم الراحمین ہے نہ اس لیس منہ

	و کل الی ذاک الجمال یشیر		عباراتنا شتی و حسنک واحد	

ع حدیث عشق می دیا یدچہ مہربانی چہ عبراتی اگرچہ ہمنے ان اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کو جنکا نام و کلام اس رسالہ مین
لکھا ہے نہین دیکھا ہے اور نہ اونکے زبان برکت نشان کو پایا ہے لیکن جو بات اونکی صحبت سے متوقع الحصول
تھی وہ اونکے کلام برکت نظام سے اب بھی بصورت صدق نیت ممکن الحصول ہے گویا مطالعہ ان مقالات و عبارات
و اشارات و بشارات کا ہمکو بمنزلہ حصول صحبت صوری کے ہے بلکہ ایک طرح پر صحبت سے بھی بہت زائد رکھتا ہے
کہ صحبت صوری مین احتمال کسی قصور و فتور کا رہتا ہے اور خوف سوء ادب دامنگیر حال ہوتا ہے اور یہ صحبت معنوی
انفاس قدسیہ کی ہر گرد و غبار سے پاک صاف ہے وللہ الحمد

	من اگر خود صفت ذات توام بگو الی الفاظ و عبارات توام		ذات من نقش خیال خوش تست نقش اندیشہ من جملہ ز تست	

حدیث شریف مین آیا ہے خوشی ہو اوسکو جسنے دیکھا مجھکو ایکبار اور خوشی ہو اوسکو جسنے مجھکو نہین دیکھا اور
مجھپر ایمان لایا سات بار معلوم ہوا کہ تصدیق بالغیب کا رتبہ تصدیق شہادت سے اعلیٰ و ارفع ہوتا ہے اللہ و رسول
کے کلام کا مطلب بابت تہذیب اخلاق و تحسین اعمال و صدق احوال و اخلاص فعال کے سمجھنا مطالعہ پر انہین
مقالات کے موقوف ہے علم نافع جسکا سوال حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ذو الجلال سے اپنی دعا مین کیا ہے
اور عمل صالح جو مطلوب شارع ہے وہ اسی پردہ مین مستور ہے طالب حق و راغب طریق نجات کو لازم ہے کہ بعد
تحصیل علوم کتاب و سنت کے مطالعہ اس رسالہ کا بھی بوجہ اعتقاد و انقیاد کیا کرے آئینہ دل کی زنگ کو بصیقل
نظر اعتبار کے دور کرے کہ مظہر انوار ہے اور یہ سمجھے کہ گویا خدمت مین ان اکابر کے حاضر ہے اور بلا واسطہ اونکے

اسیطرح فرماتے تھے بڑی عقلمندی تقوی ہے بڑی حماقت فجور ہے اصدق صدق امانت ہے اکذب کذب خیانت ہے ۴ یہ
جسکو وعظ کرتے اوسکو کہدیتے کہ اگر تو نے میری وصیت حفظ کرلی ہے تو اب چاہئے کہ کوئی غائب موت سے زیادہ تجکو
محبوب نہو اور وہ تو آوے ہی گی ۵ بندے کے اندر جب کسی زینت دنیا سے عجب آجاتا ہے تو اللہ اوسکو دشمن رکھتا ہے
یہانتک کہ وہ اوس زینت سے جدا ہو جاوے ہم کہتے تھے کاش میں درخت ہوتا کہ اوسکو درخت کرکے کھا لیتے یہ اسلئے
کہ انپر خوف و حزن بنہایت درجہ غالب تھا ۵ زبان کو پکڑکے فرماتے کہ اسی نے مجھے بہت جگہ پھنسایا ہے ۶
اونٹنی کی باگ ہاتھ سے چھوٹ جاتی تو اوسکو بیٹھا کر آپ پکڑتے کسی سے نہ کہتے کہ اوٹھا دو فرماتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے مجکو حکم دیا ہے کہ میں لوگوں سے کچھ نہ مانگوں گویا اسکو بھی داخل سوال خیال کرتے تھے یہ اعلی درجہ ترک
سوال کا ہے سوای صدیقین کے کسی دوسرے شخص سے ہو سکتا ہے رضی اللہ عنہ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت سے کعب میں جا ملتا ہے سب سے پہلے امیر المومنین انہیں کا لقب
ٹھیرا انکی کثرت علم و وفور عقل و فہم و زہد و تواضع و صدق و انصاف و وقوف مع الحق و تعظیم آثار رسول و شدت
متابعت حضرت پر اجماع ہے ۱ انکے دستر خوان پر دو سالن ہوے تو ایکبار غصہ سے منہ شوربے میں کچھ تیل ڈالدیا
تھا کہا اِدامان فی اناءٍ واحدٍ لا اکلہ حتی القی اللہ عز و جل یعنی ایک برتن میں دو سالن ہیں تو میں اسکو نہ
کھاؤنگا جب تک کہ اللہ تعالی سے جا ملوں یہ دلیل ہے انکے کمال زہد پر کہ مافوق اوسکے متصور نہیں ہے ۲ انکی
قمیص و ازار میں چودہ پیوند لگے تھے او تمیں ایک پیوند لال چمڑے کا بھی تھا یہ دعا کیا کرتے اللھم ارزقنی شہادۃ
فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک ۳ ایکبار حضرت سے اجازت عمرہ کی لی فرمایا لا تنسنا یا
اخی من دعائک دوسرا لفظ یہ ہے اشرکنا فی دعائک ۴ کہتے تھے اگر خوف حساب کا نہوتا تو میں
بھی ایک بکری تنور میں بھون کر کھاتا ۵ فرماتے تھے کاش میں ایک مینڈھا ہوتا میرے گھر والے مجکو موٹا کرکے
ذبح کرتے پھر پکا کر کھالیتے میں فضلہ ہو کر باہر نکلتا مگر بشر نہوتا ۶ کہتے تھے میں چاہتا ہوں کہ جیسا دنیا میں آیا ہوں
ویسا ہی چلا جاؤں مجکو اجر ہو نہ مجھپر وزر ہو ۷ رانڈوں اور یتیموں کے لئے تھیلا آٹے کا اپنی پشت پر لادا لاتے
کسی نے کہا مجکو دو ہم اوٹھا لے چلیں کہا بھلا دن قیامت کے کون میرے گناہ اوٹھا لے چلیگا انکے فضائل
احوال بیشمار ہیں جسطرح ابوبکر رضی اللہ عنہ ارحم امت تھے ویسے ہی یہ امر خدا میں اشد تھے انکے سبب سے بدایت
نہایت میں اسلام کو بڑی قوت حاصل ہوئی رضی اللہ عنہ

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت سے عبد مناف میں جا ملتا ہے رقیہ پھر ام کلثوم دو بیٹیاں حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم انکے نکاح میں آئی تھیں اسلئے ملقب بذی النورین ہوئے ۱ سہ دن تحصن رہکر بھوکے پیاسے مارے گئے
مصحف رکھا تھا اوسکو پڑھتے تھے ۲ سخت با حیا تھے خلوت میں بھی برہنہ ہوتے تھے ہم تھا صائم النہار وقائم اللیل

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مُرّہ میں ملتا ہے حضرت انکو طلحۃ الخیر کہتے تھے انکی روزانہ آمدنی ایک ہزار کی تھی ایک دن سو ہزار صدقہ دئے اتنا کپڑا نہ تھا کہ پہنکر مسجد میں جاتے مگر اپنے سینے انکا کرتہ بھی جنگ جمل میں ٣٦ھ میں جنگ جمل کے مقتول ہوئے قبر شریف بصرہ میں ہے رضی اللہ عنہ جنگ احد کے ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابت پیٹ اور اپنی بانہ کو سپر بنایا ہاتھ شل ہوگیا چوبیس زخم کھائے منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہیں جو کوئی انکو باغی کہتا ہے وہ مخطی ہے ٭

زبیر بن العوام جو حقیقی پھوپی زاد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے ہیں دن بدر کے خوب ہی دل کھول کر لڑے اور ہشتاد و دو زخم اٹھائے وقت وفات کے قرضدار تھے کچھ مال نہ تھا لوگوں سے انکا قرض کیونکر ادا ہوگا اپنی اولاد سے کہا تم یوں کہو یا مولی الزبیر اقض دینہ اللہ نے وہ سارا قرضہ ادا کر دیا دو کروڑ دو لاکھ کا قرض تھا انکے ایک ہزار غلام تھے ہر روز خراج داخل کرتے وہ اوسی مجلس میں صدقہ کر دیتے ایک درہم بھی نہ لیتے منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہیں رضی اللہ عنہ ٭

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ انکا نسب پانچویں پیڑھی میں حضرت سے جا ملتا ہے ایک بار بیمار ہوئے کہا ای رب میرے بیٹے خورد سال ہیں میری موت میں تاخیر فرما کہ یہ بالغ ہو جائیں بیس برس تک تاخیر ہوئی ٣٥ھ فتنہ عثمان میں کنارہ کش ہوکر گھر میں بیٹھ رہے باہر نہ نکلے ٣ھ احد کے دن ہزار تیر لگائے تھے ٥٥ھ کہا جس جبہ میں دن بدر کے سینے سامنا کفار کا کیا ہے اوسی جبہ میں مجھکو دفن کرو یہ بھی عشرہ مبشرہ میں ہیں رضی اللہ عنہ ٭

سعید بن زید رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کعب بن لوی میں ملتا ہے ایہ مجاب الدعوات تھے اروی بنت انیس نے پاس مروان کے دعوی کیا کہ انھوں نے کچھ زمین میری چھین لی ہے سعید نے کہا اللھم ان کانت کاذبۃ فاعم بصرھا واقتلھا فی ارضھا ای اللہ اگر یہ جھوٹی ہے تو تو اوسکو اندھا کردے اور اسکی زمین اسکی قبر کر ایسا ہوا کہ وہ اپنی زمین میں چلی جاتی تھی اور اندھی ہو چکی تھی ایک کنوئیں میں گر کر مرگئی ٥١ھ انکا انتقال عقیق میں ہوا تھا مدینہ میں لاکر دفن کیا ٥١ھ میں وفات پائی یہ بھی عشرہ مبشرہ بالجنۃ میں ہیں رضی اللہ عنہ ٭

عبد الرحمن بن عوف انکا نسب حضرت سے کلاب بن مرّہ میں جاکر ملتا ہے انھوں نے سات سو اونٹ صدقہ کئے مع احمال و اقتاب و احلاس کے فقرا و مساکین کو دیدئے ٩ھ حضرت نے اپنے ہاتھ سے انکے سر پر عمامہ باندہا تھا اور ذرا انکے پیچھے کو شملہ چھوڑی تھی اور انکا نام عبد الرحمن رکھا تھا بسبب شدت خوف و تواضع کے انھوں اور انکے غلاموں میں کچھ فرق نہ تھا ٣٢ھ میں وفات ہوئی بقیع میں دفن ہوئے منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہیں رضی اللہ عنہ ٭

ابو عبیدہ عامر بن جراح ساتویں پشت میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملتے ہیں انکی قبر قریہ عماد نام ستات

ولادت کے ہوتا ہے غائب ہے مگر اوس پر گناہ برابر حاضر کے لکھا جاتا ہے اسلئے کہ اوسکو خبر لعن منکر کی پہنچتی ہے اور وہ اوسپر
راضی ہوتا ہے یا سکوت کرتا ہے ۔

خباب بن الارت رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے ہمارے بھائی چل بسے اونھون نے اپنے اجرون سے کچھہ نلیا اور نہ دنیا سے لئے
اون کو ناقص کیا اب ہم لوگ بعد اونکے رہگئے ہین ہمکو مال ملا ہے جسکے لئے کوئی جگہہ ہم نہین پاتے مگر مٹی اگر حضرت نے ہمکو
موت مانگنے سے منع نکیا ہوتا تو ہم موت مانگتے انکی وفات کوفہ مین ہوئی علی مرتضی نے نماز جنازہ کی پڑہی ۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بڑے قاری تھے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمکو خط سورہ لم یکن انکو پڑہکر سنائی یہہ
کہتے تھے کہ سبیل و سنت کو پکڑے رہو جو بندہ سبیل و سنت پر ہوتا ہے اور اللہ کے ڈر سے روتا ہے اوسکو آگ نہین
چھوئی میانہ روی سبیل و سنت مین بہتر ہے اجتہاد کرنے سے خلاف سبیل و سنت مین مراد سبیل سے اسلام ہے مراد سنت سے
عمل بالحدیث ہے جب بندہ کوئی چیز اللہ کے واسطے ترک کر دیتا ہے تو اللہ بہتر اوس سے بدلا دیتا ہے جہان سے کہ اوسکو
گمان بھی نہو و للہ الحمد ۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ انکو پانچہزار ملتے تھے یہ تیس ہزار مسلمان پر امیر تھے سب صرف کر دیتے ہاتھ کے شغل سے
کہاتے تھے جہان جاتے کسی سایہ دیوار مین ٹھہرتے گھر ذرا بھی نہ تہا خادم کو کسی کام کے لئے بھیجتے تو آپ آٹا گوندہتے
کہتے لا نجمع علیہ عملین ٹوکرے بناتے اوسکو بیچکر کہاتے صدقات کا مال نکہاتے لوگ اونکو بسبب رثاثت حال کے
بیگار مین پکڑ کر اپنا بوجھہ اونپر لادتے کبھی پہچان جاتے تو کہتے لاؤ ہم اوٹھائین وہ کہتے نہین چلو گھر تک پہنچا دو دین
حالانکہ امیر تھے مدائن پر کہتے تھے مومن اشیاء کثیرہ کی خواہش کرتا ہے اللہ تعالی اوسکو روکتا ہے یہانتک کہ مر کر جنت مین
جاتا ہے تعجب ہے موئل دنیا سے حالانکہ موت اوسکی طلب مین ہے اور وہ غافل ہے نہ مغفول عنہ ہنستا ہے اور نہین جانتا
کہ اللہ اوس سے راضی ہے یا ناخوش ہے حضرت نے عہد لیا تھا کہ تمہاری پونجی برابر زاد راکب کے ہو انکی عمر
ڈہائی سو برس کی ہوئی خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین انتقال کیا رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
انکے حق مین فرمایا تہا سلمان منا اھل البیت ۔

تمیم داری رضی اللہ عنہ بڑے تہجد گزار تھے ایک رات صبح تک ایک آیت قرآن پاک کی پڑہتے رہے رکوع و سجدہ کرتے
اور روتے وہ آیت شریف یہ تھی ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین امنوا وعملوا الصالحات
سواء محیاھم ومماتھم ساء ما یحکمون صاحب ہیئت و لباس و حسن تھے سب سے پہلے بحکم عمر بن خطاب کے
لوگون کو وعظ کیا انکا ایک جامہ تہا جسکو ہزار درہم دیکر خرید کیا تہا جس رات امید لیلۃ القدر کی ہوتی اوس شب اوسکو
پہنتے واللہ اعلم یہ اسلئے کہ اللہ نے فرمایا ہے قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات
من الرزق ۔

اهدی کو لاجالت بهم الله نیا و مال بهالالا ابن عمر رضی اپنے غلاموں میں جب کسیکو دیندار دیکھتے آزاد کر دیتے لوگوں نے کہا یہ تو تمکو دہوکا دیتے ہیں آپ نے فرمایا من خدعنا بالله انخدعنا لہ یعنی جو کوئی ہمکو دہوکا دیگا ہمکو اللہ کے نام سے تو ہم دہوکا دیتے کہا لیتے انکا انتقال مکہ میں بزمانہ عبد الملک بن مروان سنہ میں بعمر ۸۴ سال ہوا محصب میں دفن ہوئے یا قریب کو را شتے رضی اللہ عنہ +

ابو ذر رضی اللہ عنہ پہ ضارت دن ایسی فکر میں رہتے کہ دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے کہتے تھے کہ اگر صاحب منزل مجھکو چھوڑ دیتا تو ہم اس گھر کو وسعت سے بہر دیتے لیکن وہ تو ہمارا نقل کرتا اس جگہ سے چاہتا ہے انکا اعتقاد یہ تھا کہ اکیا دن کے نفقہ سے زیادہ ذخیرہ کرنا حرام ہے کوئی آدمی انکے گہر میں آتا اور ہر ایک ہر نظر دوڑاتا کوئی شئے متاع دنیا سے نپاتا یہ شعر فرمایا کرتے جو انکا ان صحابہ میں معلوم نہیں ہوتا اللہ یختص برحمتہ من یشاء

	آن زمان وقت علاؤ ولی زبور ست		رسیده وز که چون خانه پر از شهد شود	۱۹

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ صاحب سر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کہتے تھے بہت محبوب دن مجکو وہ دن ہوتا ہے جس دن کہ میرے گہروالے آکر یہ بات کہتے ہیں کہ آج ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے جو ہم کہا ئیں نہ قلیل نہ کثیر **حکایت** ایک دن نماز میں خرب ہ رہے دیکھا تو ایک آدمی پیچھے تھا اوس سے کہا تو یہ حال کسی سے دیکھنا کہتے تھے قریب ہے کہ آئیگا لوگوں پر وہ زمانہ کہ ادمیوں میں کسی شخص کو بڑا ظریف وعقل تبائیں گے حالانکہ اوسکے دلمیں برابر ایک ذرہ کے ایمان نہوگا انتہے میں کہتا ہوں یہی مضمون ایک حدیث مرفوع میں بہی آیا ہے یہ زمانہ مدت سے پر اہل اسلام کے آگیا ہے اس زمانے میں جتنے لوگ عقل وہوش میں مشارالیہ ہوتے ہیں وہ اوتنے ہی ایمان سے دور ہیں اہل بازار لوگ نزدیک اونکے احمق الحمقا رہیں عیاذا باللہ حذیفہ کہتے تھے تم میں وہ لوگ بہتر نہیں ہیں جو کہ دنیا کو واسطے آخرت کے ترک کر دیتے ہیں بلکہ بہتر وہ ہیں جو دنیا و آخرت دونوں کو لیتے ہیں گویا یہ اشارہ ہے طرف مضمون آیت شریف کے ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار

	لا بارك الله فی الدنیا بلا دین		ما احسن الدین والدنیا اذا اجتمعا	۲۰

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انکے پاس ایک چہوٹی سی بلی تہی اسلئے انکی یہ کنیت ہو گئی یہ کہتے تھے اگر ایک آیت کتاب اللہ کی نہوتی تو میں تمکو کبہی روایت حدیث کی نکرتا ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والہدی قبل حیات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فقط پیٹ بہر روٹی پر لوگوں کی خدمت کرتے تھے مگر کسی سے سوال نکرتے تھے

	زبان بود و ہمین لقمہ حلال مرا		چو بستہ شکر قناعت لب سوال مرا	

یہ ہر دن بارہ ہزار بار تسبیح کرتے اور کہتے کہ بقدر گناہ کے تسبیح کرتا ہوں **حکایت** ایک دن ایک کنیز پر کوڑا اوٹھایا پہر کہا اگر خوف قصاص کا نہوتا تو میں تجکو مارتا دکھہ دیتا لکن میں تجکو ایسے شخص کے ہاتہہ فروخت کرتا ہوں

گو چہ در امر عجب تماشا حسن طالقت سرا	نرمد ہیچ کس از نقل عجب سی

بیان ہے ستاد میں کہا ہے کہ سنہ ۶۸ میں بعمر ۷۰ سال نابینا ہو کر انتقال کیا جسطرح کہ انکے باپ دادے بھی نابینا ہو گئے
سبب تھے احادیث صحیحہ میں بہر کر سینے کے بصر پر [illegible] جنت کا آیا ہے حکایت ابن جریج نے کہا ہے جیتے علی و
محمد [illegible] ابن عباس کو طواف کرتے ہوئے دیکھا اونکے حسن و جمال سے تعجب کیا عطا نے کہا یہ کہاں اور ابن عباس
کہاں میں جب کبھی ماہ نیم ماہ کو دیکھتا ہوں تو مجھکو چہرہ ابن عباس کا یاد آتا ہے محمد بن حنفیہ نے انکے نماز جنازہ کی پڑھی تھی
اور کہا تھا مات الیوم ربانی هذه الامة یہ صراحت ترجمان قرآن تھے سن وفات نبوی کے تیرہ یا پندرہ برس
کے تھے حضرت نے انکو دعا دی تھی اللھم فقھہ فی الدین وعلمہ التاویل رضی اللہ عنہ ۰

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بڑے عابد تھے جب نماز کو کھڑے ہوتے ایک ستون بنجاتے نہایت خاشع تھے سجدہ
لمبا کرتے کبھی ساری رات قیام میں اور کبھی رکوع میں اور کبھی سجدہ میں بسر کر دیتے انکا نام لوگوں نے حمامۃ المسجد
رکھا تھا ۔ ۵

تو اسی کبوتر بام حرم چہ میدانی	طپیدن دل مرغان رشتہ بر پا را

۷۳ برس کی عمر میں سنہ ۷۳ میں مقتول ہو کر دروازہ کعبہ پر مصلوب ہوئے حجاج نے انکو قتل کیا تھا کہ لوگوں نے
انسے بیعت خلافت کی تھی اور اہل حجاز و یمن و عراق و خراسان انکے تابع ہو گئے تھے سات برس تک خلیفہ رہکر [illegible]
حضرت کے شہید ہوئے اطلس بے ریش تھے حجاج نے انکی ماں اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہا تھا تو نے
دیکھا کہ بیٹے کا کیا حال کیا اونہوں نے کہا افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک آخرتک یعنی تو نے اوسکی
دنیا بگاڑ دی وہ تیری آخرت تباہ کر گیا رضی اللہ عنہ ۰

حسن بن علی علیہما السلام نصف رمضان سنہ ۳ ہجری میں پیدا ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے کان
میں اذان دی حسن نام رکھا بڑے حلیم کریم ورع تھے اسی ورع کے سبب سے دنیا ترک کر دی خلافت چھوڑ دی
عثمان رضی اللہ عنہ کے محل پر سب سے پہلے واسطے مدد کے یہی پہنچے تھے بعد علی مرتضی کے چھ ماہ تک
خلیفہ رہے حجاز و یمن و عراق و خراسان انکے تابع تھا پھر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا ارشاد صادق آیا ان ابنی هذا سید یصلح اللہ به بین فئتین عظیمتین من المسلمین یہ مصالحہ
سنہ ۴۱ میں ہوا یہ صورت میں بہت مشابہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابن ملجم قاتل علی علیہ السلام انکے
روبرو مارا گیا بیس بار مدینہ سے مکہ کو واسطے حج کے پا پیادہ گئے جنائب ساتھ ساتھ رہتے تھے تین بار سارا
مال اپنا راہ خدا میں دیدیا اگر کسی سے باغ خرید کرتے اور بائع محتاج ہو جاتا تو باغ مع قیمت کے پھیر دیتے
حکایت حسین علیہ السلام نے پوچھا تمکو کسنے زہر دیا ہے بتاؤ ہم اوسکو قتل کرینگے کہا ان یکن الذی

افضل ہوتی ہے اسلئے کہ اونمین تنزیہی زیادہ لگتا ہے انکو عیب ثمن کرکے پہیرتے تو قبر کو کچہہ نا پاتے یا یا سبحان اللہ
دیپیون کو رضی اللہ عنہ نے صحیح مسلم مین ایک حدیث انکے حق مین روایت کی ہے انکو اہل علم نے افضل تابعین کہا ہے
انکی نسبت بالنبی بلا واسطہ ظاہر کی ہوتی اسلئے اسطور سے اولیاء اللہ کو اویسی المشرب کہتے ہین رضی اللہ تعالے
عنہ وکرمہ ؞

عامر بن عبداللہ بن قیس یہہ کہتے تھے کہ اگر ساری دنیا میرے لئے ہو پہر اللہ مجہسے کہے کہ تو اسکو چہوڑ دے تو مین
بطیب نفس اوسکو نکال باہر کردون یہہ ہے ؂

تحفۂ گلشن فردوس آن کسان نہ دارند		کہ دزد بیہدہ بی خود از کائنات می بندند

انہون نے ہر روز ہزار رکعت پڑہنا اپنے اوپر لازم کرلیا تہا یا دن سیج سیج جاتے اپنے نفس سے کہتے تو عبادت کے
لئے پیدا کیا گیا ہے واللہ مین تجہسے ہونگا کام لونگا کہ فراش تجہسے اپنا نصیب لے سکے کہتے تہے جب سے اللہ کو پہچانا ہے
سوا اوسکے کسی چیز سے نہین ڈرا جب کسی انسان سے مشوش ہوتے اور اوسکو بد دعا دیتے تو یون کہتے اللھم اکثر
مالہ واصح جسمہ واطل عمرہ فرماتے تہے وہ خیر ہی کس کام آویگی جسپر عمل کیا **حکایت** کسی نے کہا
تجسے بہتر کون شخص ہے کہا جسکی خاموشی تفکر ہو کلام ذکر جسکا بیان تدبر ہو کہتے تھے اوسکا ذکر شفا خیر کا ذکر دوا ہے
بندہ کا جہل ہے کہ لوگون پر اونکے گناہون سے ڈرے اور اپنے گناہون سے امن مین ہو ماخیرکہ الیوم تحسابہ
ولکنہ خیلہ من اشرہ منہ دیوانون کو کہانا کہلاتے لوگون نے کہا یہ نہین جانتے کہ کسنے کہلایا کہا یہ نہین جانتے ہین
لکن اللہ تو جانتا ہے کریمہ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا کے یہ معنی کہتے تہے ای من کل شی ضاق
علی الناس کہا جب مین مر جاؤن تو کسی سبب سے کہیو مجہکو گہسیٹ کر طرف میرے رب کے پہینکدینا رضی اللہ عنہ
مسروق بن عبدالرحیم انکو معیرین مین چور لیا تہا اسلئے مسروق کہلاتے تہے انکا قول ہے کہ سوس کو اتنا علم
کافی ہے کہ اللہ عزوجل سے ڈرتا رہے تم مین جب کوئی چالیس برس کو پہنچ جاوے تو اللہ سے بچاؤ حاصل کرے
یہ آنکہی ہار دیتے کہ پاؤن سوج جاتے لوگون مین حکم جاری کرتے اجرت قضا کی نہ لیتے کہتے تہے آج سکے مسلمان
کے لیئے خذ سے بہتر کوئی شے نہین ہے رحمہ اللہ تعالی ؞
علقمہ بن قیس انسے کہا کہ تم پاس بادشاہ کے جاکر سفارش نہین کرتے کہا مین اونکی دنیا سے کچہہ نہ لونگا مگر وہ میرے
دین سے اوسی قدر لے لینگے دختران فقرا سے براہ تواضع نکاح کرتے جب مرنے تو سوا ایک پرانی چادر اور
مصحف کے کچہہ نہ تہا ؞
اسود بن یزید نخعی یہ روزہ بہت رکہتے عبادت مین جہد کرتے سیا ہی تہا کہ نیلے پیلے ہو گئے تہے روتے روتے
ایک آنکہ کہو بیٹہے تہے انکی وفات کوفہ مین ۷۵ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالے ؞

تو وہ شخص امیر کے بیٹھے سب باتیں کرتے تو یوں چھپے کر ان کو حکم جہنم میں الجھا ہوا ہو کہتے تھے قسم ہے اللہ کی عزت کی کہ
وہ ہم کو بکر ذلیل کر دیتا ہے اللہ اوسکو ایک بار لوگوں نے کہا فقیہ اور یوں کہتے ہیں کرامات کبھی کوئی فقیہ آنکھ سے
دیکھا بھی ہے فقیہ وہ شخص ہوتا ہے جو دنیا میں زاہد اپنے گناہ کا بصیر عبادت رب پر مداوم اور دنیا تیری سواری
ہے اگر تو اوسپر سوار ہو تو تجھکو اوٹھا دیگی اور اگر وہ تجھپر سوار ہوگی ہو تو تجھکو قتل کریگی مرد صالح کا دوست رکھنا خود اللہ
کا دوست رکھنا ہے میں نے کسیکو نہیں دیکھا کہ طالب دنیا ہو پھر اوسکو آخرت ملے بخلاف عکس یعنی طالب آخرت کو دنیا
بھی بقدر نصیب کے ملجاتی ہے تعجب بہت ہوتا ہے افاقہ میں نہیں آتا مگر وقت مشاہدہ محبوب کے ۵

	ہست ساقی روز محشر یا مداد		مست مئی بیدار گردد نیم شب	مثل

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے اوس آدمی میں کچھ خیر نہیں ہے جو جمع نہیں کرتا ہے دنیا کو واسطے بچانے
دین و جسم اور معاملہ رحم کے چالیس برس تک کوئی فریضہ جماعت میں اونسے فوت نہیں ہوا کہتے تھے تیس برس سے
موذن نے اذان نہ دی مگر میں مسجد میں موجود تھا ۸۰ برس کے ہو گئے تھے کہتے تھے کہ میرے نزدیک کوئی شے خوفناک تر
عورتوں سے نہیں ہے تم نہ پہرو اپنی آنکھیں اعوان ظلمہ سے مگر ساتھ انکار دل کے کہیں تمہارے عمل صالح اکارت
ہو جاویں **حکایت** انکو عبد الملک بن مروان نے ٹھونک پیٹ کر ٹاٹ پہنا کر بازار شہر میں پھرایا جبکہ اوسنے
اوسکی بیعت سے لوگوں کو منع کیا اور خود بھی بیعت نہ کی یہ کہتے تھے جو کام اللہ کے لئے ہے وہ عظیم جلیل ہے جو شخص
مستغنی باللہ ہوتا ہے لوگ اوسکی طرف مفتقر ہو جاتے ہیں لوگ انکے پاس اذن لیکر آتے تھے جسطرح کہ پاس امرا
کے پروانگی سے جاتے ہیں بسبب انکی ہیبت کے جو ہیبت حق سے ان پر خلق نیست ہو کہتے تھے کوئی شریف یا عالم
یا فاضل نہیں ہے جسمیں کچھ عیب نہ ہو لیکن بعض لوگوں کا عیب کرنا نہ چاہیے جسکا فضل نقص سے اکثر ہو وہ نقص
اوسکے فضل کو دیدیا چاہیے رضی اللہ عنہ ۵

	عیب کہہ کس پوش تا پوشی ہوا زین خصیست		آئینہ خود باش صفائی ہوا زین ببینیت	

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ انہوں نے مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کر کے اپنے گھر میں بمقام
عقیق عزلت اختیار کی تھی کسینے وجہ اسکی پوچھی کہا رایت مساجدھم لاھیۃ واسواقھم لاغیۃ
والفاحشۃ فی فجاجھم عالیۃ فکان فیما ھناک عما ھم فیہ عافیۃ ۵

	در دامن صحبتت ہو کشد پا گہر شود		عزلت گزین کہ آب باین سہل قیمتے	

اپنی اولاد سے کہتے تھے تم علم سیکھو اگر تم صغار قوم ہوگے تو کبار قوم ہو جاؤگے جہل بہت بری چیز ہے خصا
شیخ سے **حکایت** یہ پاس ولید بن عبد الملک کے گئے تھے پاؤں میں مرض آکلہ ہو گیا اوسکو کاٹ ڈالا کہ
عقوبت سے انکی الولید خیال کرتے رہے ۵

محمد باقر بن زین العابدین رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے کہ بجلی مومن و غیر مومن دونون پر گرتی ہے مگر ذاکر خدا پر نہین گرتی جس
کے دل مین جتنا کبر آتا ہے اوتنی ہی اوسکی عقل گھٹ جاتی ہے ابو بکر صدیق کو بہت دوست رکھتے تھے اور انکی مدح
مین مبالغہ کرتے تھے جو کوئی اونکو صدیق نکہے اللہ اوسکو دنیا و آخرت مین سچا نکرے انکو خبر لگی کہ ایک جماعت اہل عراق
با تعلق ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم محبت اہل بیت مین اونکو خدا الکہا کرین باغضنین ابو بکر و عمر سے بری ہین اگر مین والی ہوتا
قولا کا التقرب حاصل کرتا اون لوگون کے خون بہا کر جو کہ ابو بکر و عمر سے ناخوش ہین فرماتے تھے کوئی عبادت حفظ
لسان و فرج سے بہتر نہین ہے سنہ ۱۱۴ھ مین بعمر ۶۳ سال انتقال کیا وصیت کی کہ جس قمیص مین نماز پڑھتے تھے اوسی مین
مکفون ہون ؛

جعفر صادق رضی اللہ عنہ بن امام محمد باقر کہتے تھے شرافت کو نہچاہیے کہ باپ کی تعظیم سے مجلس مین اور خدمت مہمان اور
خدمت عالم و سیاست والد سے عار کرے اگرچہ سو غلام رکھتا ہو احسان بے تین کام کے تمام نہین ہوتا ہے ایک یہ
کہ اوسکو صغیر سمجھے دوسرے یہ کہ اوسکو مستور رکھے تیسرے یہ کہ اوسمین جلدی کرے صغیر سمجھنے سے عظیم ہو جاویگا مستور
رکھنے سے تمام ہوگا جلدی کرنے سے خوشگوار ٹھیریگا دنیا جب پاس کسی شخص کے آتی ہے محاسن غیر اوسکو دیتی ہے اور
جب کسی کے پاس سے جاتی ہے تو محاسن ذاتی اوسکی لیجاتی ہے حکایت شعرانی کہتے ہین امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
اونکے پاس گئے فرمایا مینے سنا ہے تم قیاس کرتے ہو ایسا کام نکرو سب سے پہلے جسنے قیاس کیا تھا ابلیس ہے تم
جب کسی مسلمان سے کوئی بات سنو تو اوسکو محمل حسن پر حتی الوسع حمل کرو ورنہ اپنی جان کو ملامت کرو جب گناہ
ہو تو استغفار کرو یہ خطائین پیدائش سے پہلے گلے کا ہار ہو چکی ہین سارا ہلاک اصرار مین ہے انکو جب کچھ حاجت
ہوتی کہتے یاربّاہ انا المحتاج الیک ابھی دعا تمام نہوتی کہ وہ شے انکے پاس موجود ہو جاتی فرماتے تھے
جسکے رزق مین دیر ہو وہ بہت استغفار کرے جس شخص کو اپنے احوال کا لقا منظور ہو وہ ماشاء اللہ لا
قوۃ الا باللہ کہے فرماتے تھے اللہ نے دنیا کو وحی کی ہے کہ جو شخص میری خدمت کرے تو اوسکی خدمت کر اور جو
تیری خدمت کرے اوسکو تو تعب دے سنہ ۱۴۸ھ مین بمقام مدینہ منورہ انتقال فرمایا رضی اللہ عنہ ؛

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی دنیا انکے پاس ذلیل ہو کر آئی تھی انہون نے اوسکو ذلیل اور خوار کیا تو تمکین شکم مین
انکا ازار بند گم ہو جاتا تھا یا بعد خلافت کے ہڈیان سب ہاتھ لگانے سے گنتی مین آتی تھین انکی آمدنی پچاس ہزار دینار کی
تھی جب خلیفہ ہوئے سوا ایک کرتہ کے کچھ باقی نرہا انکی بی بی فاطمہ دختر عبد الملک بھی اسی طرح کی تھین کہ اونہون نے
سارا مال اپنا بیت المال مین رکھا یا مثل ادنی عورتون کے ہو گئین فاطمہ سی کہتی ہین جب سے وہ خلیفہ ہوئے
مرتے دم تک کبھی جنابت سے غسل نہین کیا اپنی جواری سے کہدیا تھا کہ مجکو اوٹھایا رہے میرے سر پر ایک ایسا
کام آ پڑا ہے جسنے مجکو تجھسے تمام مستنا تک مشغول کر دیا ہے یہانتک کہ لوگ حساب سے فارغ ہون اب تم مین

ہو تارک بیدار و شراب و شسار رہوتا تھا اگرچہ مقیم بدر ہو حکایت ایک آدمی کو سنا کہ وہ کہتا ہے اللھم لا تزد ھولاء
القوم من اجلی کہا یہ شخص بات عجب ہے کہتے تھے کچھ تو امر دن قیامت کو تمنا کریگی کہ کاش اونکے اعمال آپ کے
واسطے کہ جو کچھ اونھوں نے لکھا ہے وہ نہ لکھتے جا چنے زمانہ میں قرآن یعنی علما باقی نہیں رہے یہ تو ترفین فی الدنیا ہے
وہ جابر ایسا یقین ہے جو ہمارے پاس لوگوں کی غیبت کرتا ہے یہ سلطان ریشم لباس پہنتے اور گھوڑوں پر سوار ہوتے اور اپنی
دعا میں کہتے تھے اللھم لا ترد الساکنین معی من اجلی یعنی طاعون جارف کے جب حجاج والی عراق ہوا سنہ ۷۱
میں انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی وایانا ٭

علاء بن شخیر رح یہ کہتے تھے عافیت ہمراہ شکر کے مجکو دوست تر ہے بلا مع الصبر سے سفیان ثوری نے کہا یہ اسلئے
کہ اللہ تعالی نے سلیمان علیہ السلام کی مدح کی ہے ہمراہ عافیت کے بقولہ تعالی نعم العبد انہ اواب
اور صفت ایوب علیہ السلام میں ہمراہ بلا کے فرمایا ہے نعم العبد انہ اواب سو دونوں صفتیں برابر ٹہیریں حالانکہ
وہ بیماری نہیں اور یہ تنگی ہے تھے معلوم ہوا کہ شکر قائم مقام صبر ہے سو جب دونوں برابر ٹہیرے تو عافیت مع الشکر
احب ہوئی بلا مع الصبر سے واللہ اعلم ٭

صفوان بن محرز مازنی رح یہ کہتے تھے جب ہاتھ ہو روٹی ایک روٹی ایک کوزہ پانی ملا تو اب دنیا پر خاک ہے حکایت
اونکا ایک گھر تھا اوسکی چھت کی ایک سیال ٹوٹ گئی کسی نے کہا اسکو تم درست نہیں کرتے کہا میں کل مرجاؤنگا
اگر صاحب منزل مجکو چھوڑ دیتا کہ میں رہوں تو میں اسکو درست کر لیتا اپنے گھر میں سوای نماز کے باہر نہ نکلتے اور
نماز پڑھ کر جلد چلے جاتے میں کہتا ہوں مرزا مظہر جانجاں رح طول عمر تھا کرایہ میں رہے کسی نے کہا گھر بنا لو کہا
چھوڑ جانے کو اپنا اور غیر کا گھر دونوں برابر ہیں رح

ابوالعالیہ رح یہ کہتے تھے جسکے شر سے لوگ ڈرتے ہیں وہ قیامت کو لوٹے میں بٹھلایا جائیگا پھر اوسکو ہمراہ
جباروں و شیاطین کے آگ میں لیجا پھینگے ف پیشاہوت کا زمان کی طرح مکروہ جانتے تھے کہتے تھے مسلمانوں کی زینت
تجمل بلباس ہے تنہائی دوست تھے جب چار آدمی سے زیادہ پاس آکر بیٹھتے تو اوٹھ جاتے خوف لغو سے کہتے تھے
جسنے نماز میں خشوع نکیا وہ پھر کب خشوع کریگا اعظم ذنوب یہ ہے کہ آدمی قرآن سیکھ کر سو رہے نماز تہجد
میں اوسکو نہ پڑھے سنہ ۹۰ میں انتقال کیا ٭

بکر بن عبداللہ مزنی رح یہ کہتے تھے کہ اوثق اعمال نزدیک میرے محبت رجل صالح ہے عرفات میں کھڑے ہو کر کہا
واللہ لولا انی فیھم لرجوت ان یغفر اللہ لھم اجمعین یعنی اگر میں انمیں نہ ہوتا تو امید تھی کہ یہ سب
لوگ بخشدیے جاتے آدمی متقی نہیں ہوتا ہے جب تک کہ بطی الطمع بطی الغضب نہو جتنا الباس وامتعہ گھر میں
زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ کا عشق زیادہ ہوگا اور جتنا تو مال کو زیادہ رکھیگا اتنا ہی خدا کی طرف سے بطر دہو گا ٭

محمد بن سیرین رح اونکے پاس جب کسی کا ذکر برائی سے کیا جاتا یا اوسکا ذکر بھلائی سے کرتے جب گھر سے باہر جاتے
کسیکو اپنے ہمراہ رہنے نہ دیتے کہتے اگر کچھ کام نہیں ہے تو جاؤ اپنی ماں سے جب بات کرتے دبی زبان سے بات
کرتے پوری بات نہ کہتے بسبب اجلال و اکرام کے **حکایت** بابت قرض کے ایکبار محبوس ہو گئے تھے داروغہ
جیلخانہ نے کہا تم رات کو اپنے گھر چلے جاؤ صبح کو آجانا کہا مین تیری مدد خیانت امانت پر نکرونگا کہتے تھے ظلم سوش
یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا شر بیان کرے اور وقت غضب کے اوسکی خیر کو چھپائے فرماتے تھے لو ان الذنوب
ریحا لما قدر احد ان یدنو منی لکثرۃ ذنوبی یعنی اگر گناہون کی بو ہوتی تو مجکو پاس کوئی نہ بیٹھتا نشست
کوئی اونسے خواب کا سوال کرتا تو کہتے تو اللہ سے بیداری مین ڈر پھر تجھکو وہ چیز جو تو نے خواب مین دیکھی ہے کچھ ضرر
نکریگی **حکایت** ایک شخص نے کہا مجھے معاف کرو مینے تمہاری غیبت کی ہے کہا مین ناخوش رکھتا ہون کہ
بات کو کہ اللہ نے حرام کیا اوسے حلال کرون ہان اللہ تجھکو معاف کرے کسب فتوی پر اونکی
ہیچ کی اور کرنا سمجھ ہی اس سے بہتر فتوی مدتے کہا واللہ اگر ہم اونکے سے فقہ کا ارادہ کرین ہرگز ہماری عقل
اوسکو نہ پاسکے گی ۱۱۰ھ مین کچھ اوپر اسی برس کی عمر مین انتقال کیا ❊

ثابت بن اسلم بنانی رح جب ذکر نار کا کرتے اونکے اعضا مفاصل سے الگ ہو جاتے کہتے تھے اہل ذکر واسطے ذکر
کے بیٹھتے ہین اونپر پہاڑون کے برابر گناہ ہوتے ہین جب اوٹھتے ہین ایک گناہ بھی اونپر باقی نہین رہتا
پچاس برس تک قیام لیل کیا وقت سحر یہ دعا کرتے تھے اللھم ان کنت اعطیت احدا من خلقک الصلوۃ فی
قبرہ فاعطنیہا جب مرگئے اور خشت کو برابر کیا تو ایک خشت گر گئی دیکھا تو قبر مین کھڑے نماز پڑھ رہے ہین کہتے تھے نماز
ایک خدمت ہے اللہ کی زمین مین اگر اللہ اس سے بہتر کسی چیز کو جانتا تو یہ نفرماتا فنادتہ الملائکۃ وھو قائم یصلی
فی المحراب فرماتے تھے بیس برس تک نماز مشقت سے پڑھی اب بیس برس سے چین سے پڑھتا ہون جب مر گئے تو لوگ
اونکی قبر سے آواز تلاوت قرآن کی سنتے تھے رحمہ اللہ تعالی ❊

یونس بن عبید رح یہ کہتے تھے اس امت مین ریا خالص ذکر خالص نہین ہے پوچھا کیا سبب ہے کہا لا کبر
مع السجود ولا ریا مع التوحید واللہ اعلم مین کہتا ہون مراد سجدۂ خالص و توحید خالص ہے جسمین شرک و بدعت کا
لگاؤ کچھ بھی نہو ❊

فرقد سبخی کرنی والی بصرہ رح کہتے تھے مینے خواب مین ایک ندا سنی کہ کوئی منادی کہتا ہے ای اشباہ یہود تم خدا سے
تمنا کرتے ہو عطا مین شکر کرتے ہو نہ بلا پر صبر **حکایت** ایک عابد بنی اسرائیل کا گذر ایک ریت کے ٹیلے پر اوس
زمانے مین ہوا کہ قحط پڑا ہوا تھا اوسنے یہ تمنا کی کہ اگر یہ ٹیلا آٹا ہوتا تو مین بنی اسرائیل کا پیٹ بھرتا اللہ نے

اوس وقت کے نبی کو وحی بھیجی کہ تو بادشاہ کو کہدے کہ واجب کیا ہے تو نے اپنے اوپر مجھکو ایذا دینا [illegible] تو اوسکو مدد
کرنا رضی اللہ عنہ اسطرح معلوم ہوا کہ نیت مومن کی بہتر ہوتی ہے اوسکے عمل سے حسب کہ ایک روایت میں

بھی آیا ہے ✽

محمد بن واسع رح پیوند لگے کپڑے پہنتے تھے ایک دن پاس قتیبہ بن مسلم کے گئے قتیبہ نے کہا تم کیوں ایسے کپڑے پہنتے ہو چپکے ہو رہے
سب اونہوں نے کہا تم میری بات کا جواب میں دیتے کہا میں ایسی بات کرتے نہیں پسند کرتا ہوں کہ اگر میں زاہد ہوں
اور اپنے نفس کا تزکیہ کروں یا کہوں کہ فقیر ہوں اور اپنے رب کا شکوہ کروں یہ کہتے تھے جیسے دنیا میں ہمیشہ
دو دنیا و آخرت دونوں کا مالک ہو جاوے دل سے اللہ پر متوجہ ہوتا ہے جسطرح کہ دل اوسکی طرف توجہ کرتے ہیں تھے
اون لوگوں کو پایا ہے جو ایک بستر پر ہمراہ اپنی بیبیوں کے سوتے تھے پھر آنسو ان کے بہتے تھے اور منہ ان کے ادکی بی بی کو
خبر نہوتی تھی اللہ کو کسی حال میں نہیں بھولتے تھے راحت میں نہ ابتلا میں والسلام ✽

سلیمان تیمی رح اونہوں نے چالیس برس تک نماز صبح وضو عشا سے پڑھی یہ بیہتا پیرتے تھے ✽

	زندہ ام بسر جہاں بالو ششم		سببے سبب این بہیر یا دنی بیست	

رعایا دعیرہ پر انکی ہیبت تھی امرا انکے پاس جاکر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ✽

مالک بن دینار رح یہ کہتے تھے کہ اگر مجھکو ذرہ بھی حکمت ہونیکا شوق ہو تو میں یہ حکم دیتا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے گلے
میں طوق ڈالکر مجھکو طرف میرے رب کے بہیجا دین جسطرح کہ غلام گریختہ کو طوق ڈالکر پاس مولی کے لیجاتے ہیں ✽

	بدود آمدیشدہ بگریختہ		آنچہ عوض ہو لعضیان ریختہ	

علامت محب دنیا کی یہ ہے کہ دائم البطن قلیل الفطنۃ ہو ہمت اوسکے بطن و فرج پر ہو کہتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو اولاد اپنی کہتی کہ
کھانوں میوں کا شام ہوگی تو سوؤنگا رات کو وہ مرد اپنا رب نکا جسکا مال سب کہیں اپنے سوال کریں اور اتفاقاً اگر
آسمان پر ہوتا تو کہتے ذرا صبر کرو ابر نکل جاوے کہیں ایسا نہو کہ اسمیں تیر ہو جو ہم پر برسین کہتے تھے کوئی کسی کا
ایسا رہین نہ جو عمل آخرت پر مدد کرے اب آدمی کو ریگ ڈالے رکھتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں وکان فی المدینۃ
تسعۃ رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون کہتے تھے کہ الیوم فی کل مدینۃ من یفسد ولا
یصلح یعنی اوس شہر میں سوا نو مرد کے سب صالح تھے تھے اب سب مفسد ہیں مصلح نہیں ہیں لوگ
استسقا سطرح کرتے ہیں اور میں استسقا جبر پیکنا پانہ تھا جواب لگے ہمراہ رہنا تھا کہیں یہ بہا تو اما ھو مقیم
قریب آلسو کہتے تھے ہم سب دنیا پر مطلع کسی ہے اب کوئی صالح یا عالم دوسرے پر عیب نہین لگاتا تھا
مین دو درہمے کا نمک خرید کرتے اور سوائے قربانی کے گوشت نہ کہاتے او گہر والوں سے کہتے جو کوئی تعلق
میرا ساتھ دے وہ میرے ساتھ رہے ورنہ فراق ہے ✽

جب تک کہ ذکر اوسکا کہتے بیٹھے لیٹے نکہت فرماتے تھے لیس احد کلا و یوخذ من قولہ و یترک الا النبی صلعم
بندہ کو حکم تیار کیا ہوگا وہ کہیگا اے رب میرا گمان تیرے ساتھ ایسا نہ تھا تو جانتا ہے اللہ فرماویگا حالانکہ دیا تو ہے اچھا برا
میرے ساتھ کیا گمان تھا وہ کہیگا یہ تہا کہ تو مجھکو بخش دیگا اللہ فرماویگا خلوا سبیلہ میں کہتا ہون حدیث صحیح میں آیا ہے
انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ماشاء ۔

ہستی تو اسید ہست ہستی لی بہ را		گر گفتہ اند اگر ہیچ طبیعت اللہ ہست

مکحول یہ فرماتے تھے چاہیے کہ آخر کلام تمہارا وقت موت کے یہ ہو لا الہ الا اللہ کیونکہ تو ہم وفات ہی معلوم نہیں
شاید اس خواب میں موت ہو یعنی اگر موت آجائے تو کلمہ پڑھا ختم ہے انکی وفات سجدہ میں ۱۱۲ ہجری میں العمر ۳ ۸
سال ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

عطا بن ابی رباح رح آئے جب کوئی کچھ بات کہتا تو خوب کان لگا کر سنتے گویا پہلے کبھی نہ سنی حالانکہ اوس بات کو
جانتے ہوتے تھے تاکہ قائل خجل نہو قیام شب میں دو سو آیت سے زیادہ پڑھتے کوئی آتا تو کواڑ نہ کہولتے پوچھتے کیون
آئے ہو وہ کہتا تمہاری زیارت کو کہتے ما مثلی من یزار ہیر کہتے قد خبث الزمان یزار فیہ مثلی فرماتے
تھے جو شخص ایک مجلس ذکر میں بیٹھتا ہے تو دس مجلس باطل کا کفارہ ہوجاتا ہے یہ ابو ہبیرہ فہری کے حبشی غلام
تھے مکہ میں نشو و نما پایا انہا الامر اسد سے فرمایا ہے وہ تقسیم نہیں کرتا خزائن علم کو مگر اوسی کو دیتا ہے جسکو دوست
رکھتا ہے اگر کسی کو خاص ساتھ علم کے کرتا تو اہل نسب اولیٰ تر تھے عطا عبد حبشی تھے یزید بن ابی حبیب نوبی تھے
حسن بصری بھی نوبی غلام تھے ابن سیرین مولی الانصار کے تھے ابن مکول شرافی کہتے ہیں بجملہ موالی یعنی غلامون کے
مکحول طاؤس تختی میمون بن مہران ضحاک بن مزاحم تھے **قال الزهري** عطا بڑے بڑون کو علم سکہاتے
تھے سلیمان بن عبد الملک بیٹے سامنے اونکے بیٹھکر مناسک حج سیکھے پھر اپنی اولاد کی طرف ملتفت ہو کر کہا
تعلموا العلم فانی لا انسی ذلنا بین یدی هذا العبد الاسود عطا نے تشریح کئے سو برس جیے انکی
۱۱۵ ہجری میں مرے رح ۔

عکرمہ مولی ابن عباس رح یہ تفسیر کریمۂ الذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب میں کہتے تھے
الدنیا کلہا قریب وکلہا جہالۃ یعنی تا آخر حیات وقت توبہ کا باقی ہے جسنے مرنے سے پہلے توبہ کر لی گویا
جلد کی اور جو گناہ ہوتا ہے وہ جہالت سے ہوا تہا الا ضمر تیب علینا یہ کہتے تھے جو شخص ہر دن سورہ یٰس پڑھیگا
دن اوس دن شام تک سرور میں رہیگا سورج زمین سے سعت میں تین گنا ہے اور چاند ایک گنا اونکی عادت
تھی تین حصے کئے تھے تہائی رات حدیث کرتے تہائی رات سوتے تہائی رات نماز پڑھتے واللہ اعلم ۔

طاؤس بن کیسان یمانی رح یہ کہتے تھے فقر المقرد فی دولتہ یعنی بندہ کی دولت ہو تو اوسکی بھی تابعداری کر

بیوا میں ضرب لئے میں کہا ہے یہ ہیں جب تک کہ کسی آدمی کا اللہ کی یاد میں سبب ہے وہ نماز میں ہوتا ہے اگرچہ بازار میں
کیوں نہ ہو پھر اگر ہونٹ بھی ہلتے ہیں تو اللہ بھی ذکر کرتا ہے تم میں اور تم میں بہت بڑا فرق ہے اونکی طرف دنیا نے
متوجہ کیا تھا وہ بھاگ گئے تھے دنیا نے پیٹھ پھیری تم اوسکے پیچھے دوڑے کوئی تم میں ایسا ہو کہ علانیہ میں ولی اللہ ہو
اور پوشیدہ میں عدو اللہ یعنی ظاہر میں اللہ کا دوست ہے اور باطن میں خدا کا دشمن ہے +

ابراہیم تیمی رح یہ سنہ میں قید حجاج کے مر گئے حجاج نے ابراہیم تیمی کو طلب کیا تھا یہ آئے اور
کہا میں ابراہیم کا طالب ہوں انھوں نے کہا میں ابراہیم ہوں دوستی نبھا کر دیا ابراہیم تیمی ہیں وہ شخص سمجھا حکم قید
کا تمام میں دیا وہاں دھوپ سے بچاؤ نہ سردی سے دو دو آدمیوں کو ایک ایک زنجیر میں باندھا تھا ابراہیم متغیر ہو کر
مرگئے حجاج نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے مات الليلة فی حبسك رجل من اهل الجنة کہا دیکھو
کون مرگیا ہے ابراہیم کو پایا کہا حلم من نزغات الشيطان یعنی یہ خواب پریشان طرف سے شیطان کے ہے حکم دیا
گھسیٹ کر ایک مزبلہ پر ڈالدیا یہ کہتے تھے کافی ہے علم سے خشیت اور جہل سے عجب جہل جعلتنا المطامع على سوء
الصنائع یعنی طمع نے ہمکو برے کاموں پر آمادہ کیا ہے جسکو تو دیکھے کہ تکبیر اولی میں سستی کرتا ہے اوس سے تو
اپنے ہاتھ دھو ڈال لینے کچھ امید خیر کی نہ رکھ رح +

ابراہیم بن یزید نخعی رح یہ کہتے تھے نہیں دیا گیا بندہ بعد ایمان کے کوئی شے بہتر صبر علی الاذی سے ہے وہ لوگ
پالئے ہیں جو تفسیر کرنیسے قرآن کی ہیبت کرتے تھے اب جو کوئی چاہتا ہے وہ تفسیر کرنے بیٹھ جاتا ہے کاش میں
تکلم بعلم نہ کرتا ایسے زمانہ جسمیں میں فقیہ شہیر ہوں برا زمانہ ہے یہ کہتے تھے لا باس ان تسلم على المعرابی اذا
كانت اليك له حاجة او بينكما معروف شرالی کہتے ہیں مراد سلام سے اسجگہ مراد یہی ہے جیسے کیف
حالك نہ السلام علیك کیونکہ سلام جو مبتدع وغیرہ پر کیا جاتا ہے حرام کہا یحتمل ان یکون ذلك من باب
اذا ابتليتم بمفسدتين ارتكبنا الاخف منهما او مصلحتان فعلنا اد و لعنها عن تدل رما رها
واللہ اعلم کہتے تھے آدمی کوئی کلمہ ہر کا کہتا ہے تاکہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اوس کلمہ کے سبب سے
جہنم میں بگڑتا ہے پہر اوسکا کیا کہنا جو اس مجلس سے تا فراغ اسی نیت پر بیٹھا ہے جانور کرایہ پر جب سوار ہوتے
اور اتفاق کوڑا گرجاتا تو اوسکو دائیں بائیں نہ لیجاتے اوتر کر کوڑا اوٹھاتے اور کہتے کہ ہمنے کرایہ اسکا اوپر
چلنے کو کیا ہے نہ اودھر کبھی کپڑا زعفرانی رنگ کا پہنتے اور کبھی معصفر کا تاکہ دیکھنے والا یہ جانے کہ وہ عالم نہیں
ہیں ایک جوان آدمی ہیں سنہ میں انتقال کیا رح +

عون بن عبد اللہ رح یہ کہتے تھے ہر کسی کے لئے ایک عمل سید ہوتا ہے سید عمل میرا ذکر خدا ہے تجکو اتنا ہی کفایت
کرتا ہے کہ تو اپنے کو متقی دوں سے بہتر جانے طریق خلاص کا رویت منکر سے جبکہ تیری قدرت نہو یہ ہے

کہ اہل ہنگامت کنارہ کش ہو جاتے کہ آسانی ہے اس سے کہ کوئی زمین سے بھاگ جاسکے مجالس ذکر کو صیقل قلوب و شعار صید اور کہتے تھے کبھی تو پینے کبھی صوف کہتے ہو اسلئے پہنتا ہوں کہ وہ ہیئت میرے پاس بیٹھنے سے روکتا ہے صوف اسلئے پہنتا ہوں کہ مساکین مجھ سے ہیبت نکرین جو شخص اپنے نفس کو متہم بہ نفاق کرتا ہے اوسکے پاس نفاق نہیں ہوتا ہے **حکایت** جب کوئی غلام انکا خلاف انکے کچھ کام کرتا تو یہ کہتے ما اشبہک بمولاک مع مولاک یہ تمام فقرہی یہ ہے کہ آدمی زیادت علم سے سیر نہو ایک قوم سے جو طلب زیادت علم ترک کردی سوا اسلئے کہ اونکو کچھ انتفاع اونکے علم سے حاصل ہوا جسنے اپنے شکم کا ضبط کیا اوسنے سارے اعمال صالحہ کو ضبط کر لیا کہتے تھے تورایت لاجل و مسلم کا بغض لا اجل وغیرہ کہا ہے ❊

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ آثار وسئے کہ آنکھیں چندھی ہوگئیں کہتے تھے میں آدمی کو گناہ کرتے دیکھتا ہوں نہی کرنیسے بسبب حقارت نفس اپنے کے شرماتا ہوں **حکایت** ایک مرغ کی آواز پر نماز کو کھڑے ہوتے تھے ایک رات وہ نہ بولا یہ سوگئے ورد قضا ہو گیا اوسکو بد دعا کی وہ اوسی وقت مرگیا تب سے کسی شئے پر بعزم بد دعا کا کبھی کہتے تھے علامت اجابت کی حلاوت دعا ہے **حکایت** حجاج نے انکو گرفتار کیا تھا کہا میں دیکھتا ہوں کہ مقتول ہو نگا بیٹی نے انکے پاؤنمیں قید دیکھی روئی جب واسطے قتل کے بلائے گئے بیٹی ماری اور کہا دیکھو بابا اونہوں نے کہا یا بنتی ما بقاء ابیک بعد سبع وخمسین یعنی اب بعد ۵۷ برس کے کتنا جیتا ہے کہتے تھے جسنے اطاعت کی اللہ کی وہ ذاکر ہے جسنے عصیان کیا اوسکا وہ ذاکر نہیں اگرچہ بہت سی تسبیح و تلاوت قرآن کی کیون نکرے **حکایت** کسی نے کہا بڑا عابد لوگون میں کون ہے کہا جسنے گناہ کر کے توبہ کی جب اپنے گناہون کو یاد کیا اپنے عمل کو حقیر دیکھا جب فجر طالع ہوتی سوا ذکر اللہ کے بات نکرتے یہانتک کہ نماز صبح ہوچکتی حجاج نے سر کاٹا تو دو بار لا الہ الا اللہ کہا تیسری بار کہنا چاہا پورا نکر سکے جب وعدہ قتل کا روز فردا دیا تو حارس سے کہا مجھے چھوڑ دے کہ میں مرنے کو طیار ہو جاؤن اور کل صبح کو آجاؤن گا آخر انکو سچا سمجھکر چھوڑ دیا صبح کو آگئے قتل کے لئے پیش کیے گئے پاانداز بچھا کر سیاف نے آکر قطع پہ ذبح کیا انھون نے کہا تھا اللھم لا تسلط الحجاج علی احد بعدی چنانچہ حجاج کے پیٹ میں اکلہ پڑگیا پندرہ شب کے بعد مرگیا جیند م تک زندہ رہا یہی کہتا تھا کہ مالی ولسعید کلما اردت النوم اخذ برجلی یہ ۹۵ھ میں مقتول ہوئے ہیں ❊

عامر بن شراحیل شعبی یہ کہتے تھے ایاکم والقیاس فی الدین فان من قاس فقد زاد فی الدین یعنی دین میں قیاس کرنا زیادت فی الدین ہے فرماتے تھے اگر کسی حمام میں اقامت کرون تو اس سے بہتر ہے کہ نکمیں میں ہون سفیان نے کہا ہے بسبب اعظام حکم اور خوف وقوع گناہ کے کہ میں **ف** کہ میں حکم گناہ صغیرہ کا برابر گناہ کبیرہ کے ہو گئے تھے بچو تم عالم فاجر و جاہل متعبد سے کہ یہ دونوں فتنہ ہیں واسطے ہر مفتون کے وقعہ جمل میں سوا چار صحابی کے

بیوفائی کرو یار ہمیں نہیں | کاش تمہی افتادگار ہمیں نہیں

اونکی وفات ۱۳۵ھ مین ہوئی +

طلحہ بن مصرف رح یہ کہتے تھے شیطان مومن پر ربیعہ ومضر سے بھی زیادہ آدمی لیکے چڑہائی کرتا ہے انکو جب کوئی
انکے آگے قران پڑہنے کو آتا تو جو پاس آ سکتے جاکر ساتھ بیٹھکر سبق پڑہتے تاکہ تو ہم لوگون کا دور ہو جائے کہ یہ اعلم تر
ہین انکے سامنے جب ذکر اختلاف کا آتا کہتے اختلاف نکہو سعت کہو جسنے وہ لوگ دیکھے ہین کہ اگر تم اونکو دیکھتے
تو تمہارا کلیجہ جل جاتا ہم اپنے نفوس کو اونکے مقابل مین حقیر جانتے تھے کہتے تھے اکرموا سفہاءکم فانھم
یکفونکم العار والنار یعنی تم ان بیوقوفون کی خاطرداری کرو کہ یہ کفایت کرتے ہین تمسے عار و نار کو انکی وفات
۱۱۲ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالے +

زید قاری رح بڑے عابد زاہد صاحب ہیبت تھے انکو دیکھکر دل کانپنے لگتا رات کے تین جزو کئے تھے ایک ثلث
خود قیام کرتے دو ثلث دونون بھائیون کو قیام کراتے پاؤن سے ٹھوکر مارتے کہ اوٹھو نماز پڑہو وہ کسل کرتے
تو دو ثلث باقی بھی خود قیام کرتے رح ۱۲۲ھ مین انتقال کیا رح +

ہیثم بن معتمر رح سفیان ثوری کہتے ہین تو اگر اونکو نماز پڑہتے دیکھتا تو کہتا کہ یہ ابھی مرجاینگے اونکی داڑہی
نکلنے سے پیشتر ساٹھہ برس تک صائم النہار قائم اللیل رہے رات کو روتے صبح کو سرمہ لگاکر تیل ڈالکر باہر
نکلتے تاکہ لوگ یہ جانین کہ نائم تھے اپنا عمل لوگون سے مخفی رکھتے آخر کو چند سے ہوگئے حاکم کوفہ نے ایک ماہ
تک انکو قید رکھا کہ عہدہ قضا کے متولی ہون نہ مانا ناچار رہا کردیا کہتے تھے اگر ہمارا کوئی گناہ نہو مگر یہی محبت دنیا
کی تو ہم مستحق دخول نار کے ہین علماسے کہتے تم سماعت وحکایت علم سے لذت لیتے ہو حالانکہ مراد علم سے عمل ہے
تم اگر اپنے علم پر عمل کرلیتے تو دنیا سے بھاگتے اسلئے کہ علم مین کوئی شئے دلالت حب دنیا پر نہین کرتی ہے بڑا زہد دنیا مین
یہ ہے کہ لوگون کی ملاقات سے نا ہو ۱۴۸ھ مین انتقال کیا رح +

سلیمان بن مہران اعمش انکی مجلس مین اغنیاء و سلاطین اقتصر حاضرین ہوتے تھے معہذا خود نان شبینہ کے محتاج تھے
کہتے تھے جو کوئی عہد پر قائم نرہے اوس سے نقض عہد کرنا وفاء عہد ہے جب سوکر اوٹھتے اور پانی نہ پاتے تو
دیوار پر تیمم کرلیتے یہانتک کہ پانی ملے اسقدر محافظت طہارت کی کرتے کہتے تھے مین ڈرتا ہون کہ کہین بے وضو
ہو مرجاؤن کیونکہ موت بے میعاد آتی ہے ستر برس تک انسے تکبیر اولی فوت نہوئی کہتے تم نہین ڈرتے ہو جبکہ معصیت
کرتے ہو کہ کہین اوس معصیت سے دیوان شاہ وسطے جو تمہارا اسقدر لوگون مین کالا کردے مین جب مرجاؤن کسیکو
خبر نکرو مجکو پاس میرے رب کے لیجاکر لحد مین پھینک آؤ مین حقیر تر ہون اس سے کہ کوئی ہمراہ میرے جنازہ

تہا یا اوس مرض القلب و حصالت تنفر شعر وتسمع بد ظلم وتکلم بالمعصیۃ یعنی بہت برکت والا ہے وہ شخص جسنے تجکو برائی سے دکہایا یعنی سنایا کوشت سے ملوایا اپنے آنت ہے ایسے کاموں سے کچہہ وجہ اکرو کما ہا اخطہ من الرعیۃ الا وھو یشکو طیبۃ اوخلقوا علیہا او ظلامۃ ستاقا الیہ بہاگنے والا عیال سے جیسے غلام گریختہ بہو نہایت کرتا ہے اللہ اوس سے روز قیامت اوسکو نیا تماشا کہ پہر کر آئے

ببین آن سبک حنیفت را کہ ہرگز	نخواہد دیدہ روئے نیک بختی
تن آسانی گزیند خویشتن را	زن و فرزند بگذارد بسختی

سہتے اون لوگون کو پایا ہے کہ جو خیال کر نماز صبح پڑہکر پہلے فکر ہو انجام کار کی کرتے تہے پہر قرآن و فقہ مین مصروف ہوتے انکی ولادت شہر مین ہوئی تہی سنہ مین مرگئے مولہ لعلبک تہا عام بیروت مین گئے تہے حمامی دروازہ بند کرکے چلا گیا جب آیا تو مردہ پایا دست راست پر تکیہ لگائے روبقبلہ تہے رح

حسان بن عطیہ رح بعد نماز عصر ٹہیرکر ایک ناحیۂ مسجد مین بیٹہکر تا غروب آفتاب اللہ کا ذکر کرتے اور کہتے تہے کہ جو شخص تمام لیل کو طویل کریگا اللہ اوسپر طول یوم القیامہ کو آسان کر دیگا انہوں نے کہا ہے کہ آدم علیہ السلام مکہ مین سو برس مقیم رہے تہے

عبد الواحد بن زید رح انہوں نے حسن البصری کو پایا تہا یہ کہتے تہے اچہا حال بندے کا ساتہہ اللہ کے موافقت ہے اگر دنیا مین اوسکو طاعت کے لئے باقی رکہے تو بہی اوسکو محبوب تر ہو اور اگر دنیا سے اوٹہالے تو بہی دوست تر ہو رحمہ اللہ تعالی

ابو بشر صالح مری رح یہ ایسے روتے تہے جیسے زن ثکلی روتی ہے اور ایسی پناہ ڈہونڈہتے تہے جیسے رہبان ہوتے ہین گویا اونکے مفاصل منقطع ہوئے جاتے تہے جب مقبرہ کو دیکہتے دو دو تین تین دن تک مبہوت رہتے نہ کہہ سکتے نہ بات کرتے نہ کہاتے نہ پیتے کلام موتی ہوتے تہے اون سے بات جیت مواعظ کی ہوتی تہی رح

ابو المہاجر بن عمر و قیسی رح انکا نام رباح تہا یہ کہتے تہے میرے کچہہ اوپر چالیس گناہ ہین جنمین ہر گناہ کے عوض لاکہہ بار استغفار کی ہے لیکن جبکہ وہان عفو و مغفرت ہو تب کی بات ہے تو اپنی بیٹی کو اپنی عقل پر راہ ندے دنیا ایام قلائل ہین یعنے چند روز ہے اور خوردہ کہاتے مگر بقدر رسد رمق پہاڑ کا اپنی جگہ سے سرک جانا آسان ہے مگر دور ہونا محبت ریاست کا جبکہ جی مین استحکم ہوگئی مشکل ہے خبردار جو کبہی تو ہر انکی دکانات پر شیر ربان تو بہو وا اسود کا ہوتا ہے جسطرح کہ ضعیف آنکہین سورج کو نہین دیکہہ سکتین ہین اسی طرح دل محبان دنیا کے نور حکمت کو نہین دیکہہ سکتے ہین آدمی منازل صدیقین کو نہین پہنچ سکتا ہے جب تک کہ اپنی بی بی کو رانڈ کی طرح اور اپنی اولاد کو یتیمون کی طرح چہوڑ ندے اور منازل کلاب مین بسر کرے سوا روٹی و نمک کے کچہہ نہ کہاتے تفصیل ہے

کہتے کہ علما سر بیان و فرح تیرا دار آخرت میں ہے کہتے تھے لازم پکڑو تم مجالس ذکر و حسن ظن کو کہ یہ دونوں کانی ہیں خیر میں رحمہ اللہ تعالیٰ ✤

مطار سلمی صبح اپنی تھا غلبہ حزن و خوف کا ہوا کہ چالیس برس تک بستر سے اوٹھ نہ سکے گھر سے باہر نکلے فراش پر اشارہ سے نماز پڑھا کرتے ایک بار تنور کو گرم ہوتے دیکھا بیہوش ہو گئے اگر کسی جنازہ کے ساتھ جاتے تو راہ میں غش آجاتا لوگوں پر جو بلا آتی کہتے ھذا کلہ من اجل عطاء لو مات استراح الناس یعنی یہ ساری آفت عطا کے سبب سے ہے اگر وہ مر جاتے تو لوگ کو راحت ملے مرح ✤

عتبہ بن ابان غلام نے عبادت میں ایسے تھے جیسے کوئی رہبان کا غلام ہو اس لئے عتبہ غلام کہے گئے مقابر و صحرا میں بسر کرتے تھے سواحل پر جا کر شب رہتے تھے جمعہ کے دن بصرہ میں آیا کرتے نماز جمعہ پڑھ کر اخوان سے سلام علیک کرتے اپنی عمر غالب تاجروں میں مشابہ حسن بصری تھے انکا گھر نہ تھا اور دروازہ کو روتے جب مر گئے تو دیکھا گھر میں ایک قبر کھودا اور ایک طوق آہنی تھا لیس بس انکی موت قتال روم میں ہوئی مرح ✤

سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ ان کا نام امیر المومنین فی الحدیث ہے انکا انتقال ۱۶۱ھ میں ہے پیدائش ۹۵ھ میں کوفہ سے بصرہ گئے ۱۶۱ھ میں انتقال کیا یہ اس امت کے ایک بڑے عالم عابد زاہد تھے کہتے تھے جب علما ہی فاسد ہو جائیں تو پھر اصلاح کون کرے علما کا فساد یہ ہے کہ مائل طرف دنیا کے ہوں اور جبکہ طبیب ہی اپنے نفس کی طرف بیماری کھینچے تو وہ غیر کی کیا دوا کریگا ✤

	کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکاتے لگے		جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر بچے	

کہتے تھے جب عمامہ میں تحت الحنک نہو تو وہ عمامہ ابلیس کا عمامہ ہے میں کہتا ہوں تحت الحنک سنت ہے لیکن و عالم لوگ معدوم نہیں واللہ اعلم انہوں نے ایک عابد کو خط لکھا تھا اس عبارت سے اعلم یا اخی انک فی زمان کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتعوذون ان یدرکوہ ولہم من العلم ما لیس معنا ولہم من القدم ما لیس لنا فکیف بنا حین ادرکناہ علی قلۃ العلم وقلۃ الصبر وقلۃ الاعوان علی الخیر وفساد من الزمان فعلیک بالامر الاول والتمسک بہ وعلیک بالخمول فان ھذا زمان خمول وعلیک بالعزلۃ وقلۃ مخالطۃ الناس فقد کان الناس اذا التقوا ینتفع بعضہم ببعض فاما الیوم فقد ذھب ذلک فالنجاۃ الان فی ترکہم فیما نری وایاک یا اخی والامراء ان تدنو منہم او تخالطہم فی شیء من الاشیاء وایاک ان یقال لک تشفع او تدرء عن مظلوم او ترد مظلمۃ فان ذلک من خدیعۃ ابلیس انما اتخذ ذلک القراء سلما الی الدنیا انتہی فرماتے تھے اگر میں جانوں کہ لوگ ارادہ علم کا واسطے رضاء اللہ کے کرتے ہیں تو میں ان کے گھروں پر جا کر ان کو سکھاؤں لیکن وہ علم

علم واسطے میراث ناس کے سیکھتے ہیں اور اسلئے کہ یون کہیں حدثنا سفیان **حکایت** انسے جب کوئی شخص
کہتا کہ مجکو حدیث سناؤ تو کہتے ہیں تمکو اہل حدیث کا نہیں دیکھتا ہون اور نہ اپنے نفس کو اس لائق کہ حدیث کروں
میری تمہاری مثال ویسی ہے جیسا کسی نے کہا ہے **افتضحوا فاصطلحوا** کہتے تھے ماکثرت من المسائل والفتیا
قلت ثم اشتد فیہ ایک آدمی نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا مجکو کچھ وصیت کرو فرمایا دیکھ تیری روٹی کہان
سے ہے انسے ایک شخص نے کہا فلان آدمی پاس خلیفہ مہدی کے جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اوسکے تبعات سے
الگ ہون کہا واللہ جھوٹا ہے کیا اسکے اسراف اوسکا طبس ماکل خادم خیل و رجل میں نہیں دیکھتا ہے بھلا کسی دن یہ بہی
اوس سے کہا کہ تجھکو یہ صرف لائق نہیں ہے یہ تو بیت المال مسلمین کا مال ہے کہتے تھے مال ہمارے اس زمانے میں
ہتھیار ہے مومن کا **صہ**

لب سا بحر آشنا تن نکشاید بہ نزد کس	ترسم کہ موج ریختن آبرو شود

شبہات میں اطاعت والدین نہیں ہے علم اسلئے مطلوب ہے کہ علم سیکھ کر اللہ سے ڈرے اسی لئے غیر پر
فضل رکھتا ہے اگر یہ بات نہوتی تو علم بہی مثل سائر اشیا کے ہوتا اگر عادل پانچ ہیں خلفا ابوبکر و عمر بن عبد العزیز
جیسے سوا اسکے کوئی وہ متعدی ہے انکا سالہ الباس ہی بالوش ایک درہم چار دانق کا تھا کبھی صدر مجلس میں نہ بیٹھے
دیوار سے لگ کر نشست کرتے وہ نونہال نوجوان کر لیتے کسی نے انسے کہا آدمی گئے ہم گناہوں میں رہ گئے کہ
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت کہا یہ بہت اچھے ہیں اگر راہ پر ہون کہتے تھے جب تم سنو کہ فلان کا کون
میں فلانا ہے تو وہاں چلے جاؤ کہ اسمیں بڑی سلامتی دل و دین کی اور قلت ہم کی ہے **حکایت** ایک
آدمی خدمت والا میں رہتا تھا انہوں نے اوسکو کچھ نصیحت کی ہوسکے تو فصا **اصنع بعیالی** یعنی اگر میں اوسکی
خدمت میں نہ ہون تو میرا اہل و عیال کہاں سے پرورش کرون کہا تم نہیں سنتے کہ یہ شخص کیا کہتا ہے یہ یون کہتا ہے
کہ جب وہ اللہ کا عصیان کریگا تو اللہ اوسکے عیال کو رزق دیگا اور جب وہ اللہ کی طاعت کریگا تو اللہ اوسکے
عیال کو ضائع کر دیگا فرماتے تھے اگر میں دس ہزار دینار چھوڑ جاؤں جسپر میرا حساب لیا جائے تو یہ مجکو محبوب تر
ہے اسے کہ میں لوگوں کا محتاج ہون اگلا زمانہ گزشتہ میں مکروہ تھا لیکن اس دن کے لئے وہ مال ہر مسلمان کی ڈھال ہے اوسکو بچا رکھو **صہ**

گو پہ بند آدمی خرمی باید	با اصل نجابت از پدر می باید
اینہا ہمہ در زمان ماضی بودند	بالفعل درین زمانہ زر می باید

جو کوئی لوگوں کا محتاج ہوتا ہے وہ اپنا دین اونکے پاس بذل کرتا ہے اور جو مال ہاتھ میں ہے وہ اوسے
لیتا ہے انکو اگر کوئی شخص کچھ دیتا تو پھیر دیتے کہتے اگر میں جانون کہ یہ مجپر فخر اس عطا کا نکریگا تو لے لون اسی طرح
سے مہور کے رہتے قرض نہ لیتے کہتے یہ لوگ ہرگز مخفی نہ کرینگے ہر کوئی کہتا پھریگا کہا جاوے بنی مصفیان الثوری

المناجحة داهن من مى ه

قرض با قہر تہ مردمی انداخت مرا
ہمکہ این ما سکر دن بود بیک ساعت مر

میں کہتا ہوں ہے حمد کا شکر ہے کہ بیٹے بھی کبھی بحالت احتیاج میں کسی سے کچھ قرض نہیں لیا اور اسطرح قناعت بازار سے زیادہ ہمکو دیا ہے وضیة الہی سفیان کہتے تھے ادان دیا خراسان میں بہتر ہے مجاورت کہ مسکر سے رہیں دنیا میں تعرار ہے تا کل خشن و لبس قلیل دیا فرماتے تھے ازهد فی الدنیا و نم لا الله و کا خلیك ه

قربت نعمت الوان مور فراغت کن
چو را و نرید وانگشت ان قناعت کن

عالم کو جب دیکھو کہ بادشاہوں کے در پر ہے تو جان لو کہ وہ چور ہے اور جب کسی آسودہ کے در پر دیکھو تو سمجھ لو کہ ریاکار ہے کسی آدمی کے پاس مال ہوتا ہے اور وہ دنیا میں ہے دنیا میں اور کوئی شخص فقیر ہوتا ہے اور وہ راہ میں ہے دنیا میں میں چاہتا ہوں کہ ایسی جگہ رہوں کہ جہاں کوئی مجھکو نہ پہچانے تو لے جب اپنے نفس کو پہچان لیا تو اب کوئی تجھکو کچھ کہے کچھ نقصان تیرا نہیں ہے اصل پر عداوت کی نیکی کرنا ہے ساتھ لئام کے ه

نکوئی با بدان کردن چنان ست
کہ بد کردن بجاے نیک مردان

کسی نے پوچھا خرقا کون لوگ ہیں کہا جو اپنے علم سے دنیا کماتے ہیں فرماتے تھے مجھے تعجب آتا ہے کہ اکثر اہل زمانہ غمگین ہونگے حالانکہ جو دروں کے اعمال اور انکے اعمال سے بہی بہتر ہیں تو وہ تو نا ہے کہ تو جا اپنے نفس کے لئے جامہ کو چھوڑ دے دونوں فرشتے ریح حسنات و سیئات کی باتے ہیں جیکہ دل اوپر جم جاتا ہے سو معلوم ہے کہ وہ تجھکو نہیں سناتے ہیں تو بھی اونکو نہ سنا **حکایت** ایک شخص نے کہا ایک آدمی واسطے عیال کے کسب کرتا ہے اگر نماز جماعت میں ادا کرتا ہے تو قیام اونیر فوت ہوتا ہے وہ کیا کرے کہا اونکے لئے قوت کا سامان کیا پیدا کے کہتے تھے اس زمانہ میں گمنام اس میں نہیں رہتا مشہور کیا گیا ہے تم جب ذکر کسی بدعت کا سنو تو اپنے یاروں سے حکایت نکر ہم نا سے جی میں اوسکو ڈالو ہمارے اس زمانے میں اہل سنت و جماعت بہت کم ہو گئے ہیں کہتے تھے میں محب دنیا کو پہچانتا ہوں وہ اہل دنیا کو سلام کرتا ہے یہی دلیل اونکے جھکنے کی ہے طرف دنیا کے تم جب کسی سرہنگ کو دیکھو کہ نماز سے سو گیا ہے تو اوسکو نہ جگاؤ وہ اوٹھیگا تو لوگوں کو ستائیگا اس سے سونا اسکا اچھا ہے ه

ظالمے را خفتہ دیدم نیم روز
گفتم این فتنہ ست خوابش بردہ بہ

حکایت ایک شخص نے کہا تم پاس ولاۃ کے نہیں جاتے کہ اونکو کچھ وعظ و نصیحت کرو اور محفوظ رہو کہا تم مجھکو کہتے ہو کہ میں دریا میں چلوں اور میرے پاؤں نہ بھیگیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھکو مرحبا کہیں میں اونکی طرف جھکوں میرا عمل اکارت جائے **حکایت** ایک شخص نے انکے سامنے تکبر سے

مصیبت کی کیا اور تمہارا جو میرے پاس ہے تو بنسبت کسی کے زیادہ خوار تر اپنی آنکھوں میں مجھے پایا کہ لگا تو پاس میرے اللہ
کا شکر کو کرتے فرماتے تھے علما تین قسم کے ہوتے ہیں ایک عالم باللہ و بامر اللہ انکی علامت یہ ہے کہ ڈرتے ہیں اللہ
تعالیٰ سے اور نزدیک حدود خدا کے دوسرے عالم باللہ (لا بامر اللہ) انکی علامت یہ ہے کہ اللہ سے ڈرتے ہیں مگر واقف نہیں
حدود خدا کے نہیں ہیں تیسرے عالم بامر اللہ نہ عالم باللہ انکی علامت یہ ہے کہ وہ واقف نزدیک حدود کے ہیں ڈرتے نہیں
خوف قیامت کی آگ کو اسی تیسری قسم کے سلاطین کے جو اسکے مناقب کیا ہے بیان ہوئے ۔

امام محمد بن ادریس شافعی ہیں شعرانی نے انکو طبقات میں لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ شعرانی شافعی المذہب تھے یہ ابن عم
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں عبد مناف میں حضرت سے جا ملتے ہیں غزہ میں پیدا ہوئے دو برس کے تھے
کہ مکہ میں لائے گئے عمر ۵۴ برس ہوئی چار برس مصر میں رہے شب جمعہ بعد مغرب ۲۰۴ھ میں وہاں انتقال کیا یتیم تھے
ماں کی گود میں پرورش پائی قلت عیش وضیق حال میں بچپن سے مجالس علما میں بیٹھکر استفادہ علم کا کرتے مسلم بن
خالد زنجی پر تفقہ کیا مدینہ میں آکر امام مالک کو ساری کتاب موطا حفظًا سنائی مالک نے کہا اتق اللہ سے تیری بڑی
شان ہونے والی ہے اسوقت عمر تیرہ سال کے تھے پھر یمن گئے وہاں سے عراق آئے علم میں مشغول رہے محمد بن
حسن سے مناظرہ کیا علم حدیث کو پھیلایا مذہب اہل حدیث کو قائم کیا نصرت سنت فرمائی سنت سے استخراج احکام کا
کیا بہت سے علما اپنے [illegible] مذہب سے پھر کر انکے مذہب میں آگئے ۱۹۹ھ میں بمقام مصر کتب جدیدہ لکھی رسالہ اقوال سے
لوگ مصر کے آنے لگے ربیع بن سلیمان کہتے ہیں بیٹھے دروازہ شافعی پر سات سو اونٹ دیکھے جنپر لوگ واسطے طلب
سماع کتب کے آئے تھے یہ کہتے تھے اذا صح الحدیث فهو مذهبی کاش خلق یہ علم سیکھے اور میری طرف
ایک حرف بھی منسوب نکرے زکریا انصاری کہتے ہیں اللہ نے دعا انکی قبول کی اونکے مذہب میں سوا مقالات
اصحاب شافعی کے کچھ مسموع نہیں وہ اسی بات کو کرتے سے ہی منقول ہوئے کہتے تھے میں جب کسی سے مناظرہ
کرتا ہوں تو یہ چاہتا ہوں کہ اللہ حق کو اسی کے ہاتھ پر ظاہر کرے علم کا طلب کرنا صلوۃ نافلہ سے افضل ہے جو
شخص مرید آخرت ہو اسپر اخلاص کرنا علم میں لازم ہے بڑا ظالم اپنی جان پر وہ شخص ہے جو تواضع کرے اوسکے لئے
جو اوسکا اکرام نہیں کرتا ہے اور راغب ہو دوستی میں اوس شخص کی جو اسکو نفع نہ دے اور قبول کرے مدح اوسکی جو
اوسکو پہچانتا نہیں ہے علما کے لئے کوئی شئ زینت بخش تر فقر وقناعت سے نہیں ہے جبکہ وہ اسپر راضی ہو
جو شخص یہ چاہے کہ اوسکے ساتھ اچھا کیا جائے وہ لوگوں کے ساتھ بھی اچھا گمان رکھے طالب علم بغیر عزت نفس فلاح مند
نہیں ہوتا انفع وہ ہے جو طلب علم کی بذل نفس وخدمت علما کرتا ہے تمام اعمال کا جمال کرم نفس ہے علم کی زینت
ورع و حلم ہے علما کا فقر اختیاری ہوتا ہے جہلا کا فقر اضطراری ہے جھگڑنے سے علم میں دل سخت ہوتا ہے
کینہ پیدا ہوتا ہے لوگ اس سورت سے غفلت میں ہیں والعصر ان الانسان لفی خسر اسمیں سے کبھی جھوٹ

نہین بولا اور نہ کبہی قسم کہائی نہ کبہی ... الله غسل جمعہ کا سفر و حضر و بیماری مین کبہی ترک کیا کہتے تہے طلب کرنا فضول
دنیا کا عقوبت ہے طرف سے خدا کے واسطے اہل توحید کے تم گناہی ہوکر ... تہے دانش مند مؤمن ہو سکتا
اسلئے اپنا مس درمیان اپنے اور الله کے خالص کر دیا کو نہین ہوجاتے مگر مفلس العقل محروم ... مین سیاست کرنا لوگون
کو سیاست دواب سے بہی دشوار تر ہے مروت والے بعد مین ہوتے ہین مانند مروت خرابے جسکو خواہش حسن خاتمہ
کی ہو وہ لوگون سے ایک گمان رکہے چالیس سال تک رہنے لوگون سے سوال احوال تدریج کا کیا جو کہ مشروع تہے کسی
ایک نے بہی یہ نہ کہا کہ ہمنے کچہ خیر دیکہی ۹

گفتمش چیست کہ خدائی گفت		ساعتے عیش و عمر سالی چند

کہتے تہے فقیہ کو چاہئے کہ اپنے ساتہ ایک سفید بہی ... سفاہت کرے داڑہی مین کبہی خضاب حنا اور کبہی ...
کرتے کثیر الاستقام تہے بواسیر مین مبتلا رہتے لباس مین میانہ روی کرتے معتزلہ صاحب ہیبت تہے ساتہ اور ...
پانی نہ پی سکتا تکیہ لگا کر بیٹہتے کہتے تہے مین دوست رکہتا ہون واسطے ہر مسلمان کے کہ بہت درود بہیجا کرے
رسول خدا صلی الله علیہ وآلہ وسلم پر فرماتے تہے مین جب کوئی شخص اصحاب حدیث مین سے دیکہتا ہون تو گویا ایک
مرد کو اصحاب رسول خدا صلی الله علیہ وآلہ وسلم مین سے دیکہتا ہون اگر صاحب بدعت کو دیکہون کہ ہوا پر چلتا ہے
تو بہی اسکو قبول نکرون انکے مناقب بہت ہین رح +

امام مالک بن انس رح یہ ایک شخص طویل بزرگ سر اصلع سفید ریش شدید و بلا نفیس جامہ تہے جب واسطے تحدیث
کے بیٹہتے تہا کر تجدید و خوشبو کرتے اور لوگون کو آواز بلند کرنے سے روکدیتے گہر مین شغل ان کا تلاوت قرآن تہا سلاطین یا والی
بہت کہاتے ... کامونڈنا مثلہ سمجہتے فرماتے تہے مجہے یہ بات پہنچی ہے کہ جو سوال انبیاء علیہم السلام سے
دن قیامت کو ہوگا وہی علماء سے بہی ہوگا اسلئے مین کہتا ہون یہ اسلئے کہ علماء وارث ہین انبیاء کے انہی ...
فرق ہے سوال تبلیغ کا ہونا سمجہ مین آتا ہے کہتے تہے مثال منافقون کی مسجد مین مثل چڑیون کے ہے قفس
مین جہان قفس کا دروازہ کہلا عصا فیر اڑ گئے پچیس برس تک حاضر جماعت نماز نہوسکے جب پوچہا تو کہا مین
ڈرتا ہون کہ کوئی منکر دیکہون اور محتاج اسکے تغیر کرنیکا ہون سوائی کہتے ہین ایسی امر مین ... مساعت کی گئی
کو وہ مجتہد تہے اگر کوئی اور شخص ایسا کام کرتا تو اوسکو ایسی امور پر معتبر رکہا جاتا والله اعلم فرماتے تہے آدمی
جب اپنی تعریف کرتا ہے تو اوسکی خوبی و رونق جاتی رہتی ہے وہ جب کسی مسئلہ مین لا و نعم کہدیتے تو کوئی کچہ کہتا
کہ تحت یہ بات کہان سے کہی ہے انہون نے نوسو شیخ سے علم لیا تہا اونمین تین سو تابعین تہے فرماتے تہے علم کثرت
روایت سے نہین ہوتا ہے وہ تو ایک نور ہے جو الله دل مین رکہدیتا ہے **حکایت** جعفر بن سلیمان نے اونکو مسئلہ
طلاق مکرہ پر مارا اور ایک اونٹ پر سوار کرکے کہا تم اوپنے نفس پر آپ ندا کرو انہون نے کہا الا من عرفنی فقد

عرفنی ومن لم یعرفنی فانا مالک بن انس اقول طلاق المکرہ لیس بشیٔ یہ خبر جعفر کو پہنچی کہا جلد جا کر
اونکو اوتار لاؤ فرماتے تھے طالب علم پر حق ہے کہ وقار و سکینہ و خشیت رکھتا ہو عالم کو چاہیے کہ سامنے خیر مطیع
کے ذلیل نہو کیونکہ یہ ذلت و اہانت ہے علم کی مدینہ منورہ کی گلی کوچون میں پا پیادہ برہنہ پا چلتے کہتے مجھے شرم
آتی ہے کہ اوس خاک کو جو فرداپہ پامال کرون جسمین قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے **حکایت** [illegible]
سے پوچھا لوگ میرے حق میں کیا کہتے ہیں کہا دوست ثنا کرتے ہیں دشمن برا کہتے ہیں فرمایا لوگ ہمیشہ اسی طرح
ہوتے ہیں کہ کوئی انکا دوست ہوتا ہے اور کوئی دشمن ولکن نعوذ باللہ من تتابع الالسنۃ کلہا سنہ ۹۳ھ میں
پیدا ہوئے ۱۷۹ھ میں مرے بقیع میں دفن ہوئے انسے معنی اس آیت کے پوچھے تھے الرحمن علی العرش استوی
انکو پسینا آگیا سر بگریبان ہوکر ایک لکڑی ہاتھ میں تھی اوس سے زمین کریدنے لگے پھر سر اوٹھا کر کہا کیف غیر معقول
ہے استوا معلوم ہے ایمان لانا اوسپر واجب ہے سوال کرنا اوس سے بدعت ہے میں گمان کرتا ہون کہ تو صاحب بدعت
ہے پھر کہا کہ اس شخص کو نکال دو انتہی میں کہتا ہون مذہب سلف کا بابت استوا وغیرہ صفات الٰہی کے یہی تھا
کہ ایمان بلا کیف لاتے تھے تاویل نکرتے تھے تمثیل بتاتے نہ تعطیل چھوڑتے تھے تشبیہ کی طرف جاتے یہی
حق و صواب بحث ہے واللہ اعلم ؎

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رح سنہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے ۱۵۰ھ میں بعمر ستر سال بغداد میں وفات پائی اونکے
زمانہ میں چار صحابی تھے انس بن مالک عبد اللہ بن ابی اوفی سہل بن سعد ابو الطفیل یہ سب کے بعد مرے لیکن کسی
سے اخذ نکیا آپپر بابت تولیت قضا کی زبردستی کی گئی سر پر ضرب شدید پہنچی یعنے ایام مروان میں لیکن قضا قبول نکی
جب رہا ہوئے کہا مجھکو غم اپنی مان کا اس ضرب سے بھی اشد تھا احمد بن حنبل جب انکا ذکر کرتے روتے ترحم فرماتے
پھر بعد اسکے ابو جعفر نے اکراہ کیا کوفہ سے بغداد میں بلا بھیجا انہون نے اختیار قضا سے انکار کیا قید ہوئے قید خانہ
میں وفات پائی منصور نے کئی بار حبس سے بلاکر دھمکایا کہا اے منصور اللہ سے ڈر مجھکو والی نکر اوسکو کر جو اللہ سے
ڈرے واللہ میں رضا میں مامون نہیں ہون پھر غضب میں کسطرح مامون ہونگا بعض کہتے ہیں کہ دو یا تین دن
قاضی رہکر چھ دن بیمار پڑے پھر مر گئے سبحان اللہ تقوی اسکا نام ہے **حکایت** ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے
کہ منصور نے ابو حنیفہ و ثوری و مسعر و شریک کو واسطے تولیت قضا کے بلایا تھا ابو حنیفہ نے کہا میں تم میں
تخمینہ کرتا ہون میں تو حیلہ کر کے بچ جاؤنگا مسعر احمق بنکر رہا ہوگا سفیان بھاگ جائیگا شریک پھنس جائیگا چنانچہ
ایسا ہی ہوا مسعر نے یہ تحامق کیا کہ جب پاس منصور کے گئے کہا کیف حالک وکیف عیالک وکیف حمیرک
وکیف دوابک منصور نے کہا اسکو نکالو یہ تو دیوانہ ہے سفیان کو جب یہ خبر پہنچی کہ شریک نے قضا قبول کی
اونکو چھوڑ دیا اور کہا تجھکو گمان نہ تھا پھر تو کیون ڈوبا گا ابو حنیفہ رح خوش لباس خوشبودار کثیر الکرم حسن المواساۃ

کانی ہی تھا پھر کہا تضرب بہ المثل فی اتباع السنۃ واجتناب البدعۃ یہ کبھی قیام لیل ترک نکرتے تھے رات دن مین
ایک ختم قرآن کا کرتے اور لوگون سے مخفی رکھتے لباس سفید وصاف پہنتے ریش و بروت و سر و بدن کا تعہد کرتے انکی
مجلس خاص تھی ساتھ آخرت کے کسی امر دنیا کا ذکر انکی مجلس مین نہ آتا انکی مان کے پاس کپڑا نہ تھا زکوۃ کا مال آیا پھیر دیا
کہا الفقر خیر لھم من اوساخ الناس وانھا ایام قلائل ثم نرحل من ھذہ الدار جب بھوکے ہوتے
پارۂ خشک نان لیکر غبار جھاڑ کر پانی مین بھگو کر نمک سے کہا لیتے کبھی اونکو سرکہ کی دال لگا دیتے اکثر سالن انکا
سرکہ تھا راہ مین کوئی ساتھ نہ اسکے نہ چلسکتا بیمار ہوئے انکا قارورہ طبیب کو دکھایا اوسنے کہا یہ بول اوس شخص
کا ہی جسکا جگر غم و حزن نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے تنہائی پر شوق سے صابر تھے سوا مسجد یا جنازہ یا عیادت کے نظر نہ آتا
بازارون مین چلنے کو مکروہ رکھتے تین حج پاپیادہ کئے ہر حج مین تیس درہم صرف کرتے جب پاس خلیفۂ متوکل
کے گئے متوکل نے کہا اسی مان کے گھر اس شخص سے روشن ہوگیا پھر اچھا لباس لاکر انکو پہنایا یہ رو دئے اور کہا مین سارے عمر
ان لوگون سے سلامت رہا جب موت قریب آئی انھین مبتلا ہوا پھر اوس لباس کو اوتار ڈالا اور تفصیل ہو عیاش کہتے ہین
یہ ہر ماہ تمید ریتے پھر وزرا انکو کوڑون سے مارتے تھے تلوار سے کو چہتے تھے زمین پر ڈالکر پاؤن سے روندتے تھے
یہانتک کہ معتصم مر گیا واثق خلیفہ ہوا اسپر اور زیادہ سختی ہوئی انہون نے کہا مین ایسے شہر مین نہین رہتا جہان الحاد
کیا گیا ہے روپوش ہوگئے تا حیات واثق نماز وغیرہ کے لئے نہین باہر نہ نکلے جب متوکل والی ہوا وہ محنت اوٹھ
گئی انکو بلاکر نہایت درجہ اکرام اعزاز کیا اور حکم رفع محنت اور اظہار سنت و غیر مخلوق ہونے قرآن کا طرف
آفاق کے لکہہ بہیجا معتزلہ دبگئے پست ہوگئے لوگ ہوالف مبتدعین بڑے شریر تھے بشر بن حارث کہتے ہین
امتحن احمد بعد ما ادخل الکیر فخرج ذھبا احمر ہیثم کہتے ہین احمد اللہ کی حجت تھی بیچ اہل زمان پر فضیل حجت تھے
اپنے زمانہ والون پر وھکذا الامر فی کل زمان امام احمد فرماتے تھے آدمی مین اگر سو خصال خیر ہون
اور وہ شراب پیئے تو شراب اون سب کو مٹا دیتی ہے مت لکھو علم اوس شخص سے جو علم پر کچھ سامان دنیا کا لیتا ہے
کہتے تھے جیتے فضائل علی مرتضی کے آئے ہین کسی ایک صحابی کے نہین آئے انکا انتقال بعمر ۷۷ سال ۲۴۱ھ مین ہوا
جب بیمار پڑے انسان دو داب دروازہ پر واسطے عیادت کے آئے یہانتک کہ سارے گلی کوچے بھر گئے
مینعو نات ہوئی لوگ چلا اٹھے رونے کی آوازین بلند ہوئین دنیا انکی موت سے گونج اوٹھی اہل بغداد واسطے نماز
جنازہ کے طرف صحرا کے نکلے حاضرین جنازہ کا اندازہ کیا تو آٹھ لاکھ آدمی تھے اور ساٹھ ہزار عورتین سوا اون
لوگون کے جو اطراف و کشتی و سطح پر تھے اون سب کو ملا کر تو الف الف سے بھی زیادہ ہوتے ہین ایک روایت
مین آیا ہے کہ گروہ کا تخمینہ ۲۵ لاکھ آدمی تھے اوسدن بیس ہزار یہود و نصاری و مجوس مسلمان ہوگئے رضی اللہ عنہ
قال الشعرانی مین کہتا ہون ایسی ہی کچھ حال جنازہ احمد ثانی شیخ الاسلام بن تیمیہ رح کا تھا کہ لاکھون آدمی

تصنیف کی ہے اسکے بعد شعرانی نے چند فصول نافعہ مقدمہ میزان میں منعقد کئے ہیں ہر فصل اپنے باب میں ایک علم
مستقل ہے ائمہ مجتہدین سے مذمت رائے کی نقل کی ہے ہر امام کا قول ذم رائے میں ایک فصل میں لکھا ہے
پھر فصل ثانی میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو متبع کتاب و سنت بتایا ہے علماء سے ثنا و مدح امام کو نقل و حکایت کیا ہے
یہ از انجملہ کمال انصاف و تقوی ہے کہ باوجود شافعی المذہب ہونیکے اسقدر طول مع علم و کثرت ورع و فضائل امام میں
دیا ہے سو یہی بات ہمپر اور ہمارے اہل اسلام پر فرض ہے کہ ہم اپنی زبان و دل کو محبت جمیع ائمہ مجتہدین سے تر رکھیں
ہرگز ہمیں کسی مذہب و طریقہ حقہ پر طاعن و جارح نہوں یہ سب ہمارے امام ہمارے پیشوا تھے انہیں کے طفیل سے ہمکو
قرآن و حدیث پہنچا ہے انہیں ہر شخص متبع سنت تھا اصول میں یہ سب ائمہ موافق جماعات صحابہ و تابعین و تبع
تابعین کے ہیں رہے فروع مسائل سو اول تو وہ اختلاف بہت قلیل ہے چنانچہ اسی کتاب میزان سے معلوم ہوتا ہے
کہ ہر باب فقہ میں صدہا مسائل متفق علیہا ائمہ اربعہ کے ہیں جو مسائل مختلف فیہ کے لیے جو میزان کشف و عیان
سے شعرانی رحمہ نے بیان کی ہے بہت درست ہے بہ رجوع ہر امر کا طرف ہر دو مرتبہ میزان کے ہوتا ہے تشدید یا
تخفیف یہ مجموعہ امر خلاف ظاہر کو جو نظر عوام میں آتا ہے بالکل رد کر دیتا ہے ایک فصل مستقل اسی بیان میں
شعرانی نے لکھی ہے اور مثالا تشدید و تخفیف کو بیان کیا ہے فمن ذالک حدیث البیہقی وغیرہ مرفوعا
لا یقتل مسلم بکافر وفی روایۃ ہم شریک مع حدیث البیہقی ان رسول اللہ صلعم قتل مسلما بمعاہد
وقال انا اکرم من وفی بذمتہ فان صح الحدیث والاثار عن الصحابۃ فی ذلک فالاول مخفف والثانی
مشدد فرجع الامر الی مرتبتی المیزان اس قسم کے بہت سے امثلہ لکھے ہیں میں کہتا ہوں جسطرح کہ یہ
قانون میزان کا حق میں مسائل فرعیہ کے جاری ہو سکتا ہے اسی طرح یہ میزان حق میں مسائل تصوف
و طریق ریاضات و مقامات اولیاء اللہ کی بھی قائم ہو سکتی ہے یعنی اگر مرید قوی الجسم و الایمان ہے تو اوسکو
حکم مجاہدات شاقہ کا بطور عزیمت دینا چاہیے اور جو مرید کہ ضعیف الجسم و الایمان ہے اوسکو امر اختیار اخلاق
حمیدہ کا فرمانا کفایت کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ جسکا ظرف عالی ہوتا ہے اور قلب قوی اوسپر اسرار و کشوفات کا
ظہور بیشتر ہوتا ہے اور جو مرید کم ہمت کم محنت ہے اوسکو وہ مراتب عالی میسر نہیں آتے خلاصہ مدعا یہ ہے
کہ طریق نجات کا وراثۃ ہلاک سے واسطے مومن کے سوا اسکے نہیں ہے کہ سب مذاہب علماء طرق اولیاء کو
بہتر جانے اور کسی مذہب کو کسی مذہب پر اور کسی طریق کو کسی طریق پر ترجیح دے مذمت سب کو بہتر و معتبر سمجھے اور
اپنی جان کو عمل و قول و حال میں مطابق کتاب و سنت کے رکھے سوء ظن ساتھ ائمہ مجتہدین اور اولیاء
عارفین کی علامت ہے خسران و خذلان کی حفظنا اللہ من ذلک ہمارا دین سراپا ادب ہے جو اوس ادب
کو ہاتھ سے چھوڑیگا وہ حرمان نصیب ہے

یہ بہت خوش خوراک تھے سفر میں جو شتر پر انکا اسباب جاتا مرغ بریان لدا ہوتا اپنے اصحاب کو فالودہ و خبیص کھلاتے
آپ دن بھر روزہ دار رہتے تھے کبھی حمام میں نہ گئے حکایت کسی نے کہا مال تھوڑا رہ گیا ہے ذرا صلہ کم کرو
کہا اگر مال کم ہو گیا ہے تو عمر بھی ہو چکی فرماتے تھے چار کلمے ہیں جنکو چار ہزار حدیث سے انتخاب کیا ہے ایک یہ
کہ عورت پر وثوق نکرے دوسرے یہ کہ مال پر وہ جو کا نکھا سکے تیسرے یہ کہ معدہ کو تحمل اوس چیز کا نکرے جسکے
وہ طاقت نہیں رکھتا ہے چوتھے وہ علم سیکھے جو کام آسکے حکایت جس زمانہ میں ہارون رشید رقہ میں آئے
ابن مبارک بھی وہاں وارد ہوئے ہر طرف سے لوگ اوٹھ کے لینے کو دوڑے جوتیاں سپٹ گئیں غبار بلند ہوا ام ولد
خلیفہ نے برج قصر چوبی سے یہ غل غپاڑا دیکھکر پوچھا کہ کیا ہنگامہ ہے لوگوں نے کہا عالم خراسان آیا ہے کہا
واللہ هذا هو الملک لا هارون الرشید الذی یجمع الناس الیہ بالسوط والعصا والشرط والاعوان
حکایت کسی نے کہا اہل علم لوگوں سے زکوٰۃ لیتے ہیں کہا پھر میں کیا کروں اگر منع کرتا ہوں طلب علم سے باز
رہتے ہیں اور اگر اجازت دیتا ہوں تو تحصیل علم کرینگے تحصیل علم افضل ہے کہتے تھے ایک درہم شبہ کا واپس
کر دینا دوست ہے مجھکو چھ کڑ درہم صدقہ کرنے سے پوچھا تواضع کیا ہے کہا تکبر کرنا اغنیا پر انکے ساتھ ذکر عباد
یوسف بن اسباط کا کیا کہا تھے اوس قوم کا ذکر انکا لا جنکے ذکر سے شفا حاصل ہوتی ہے لیکن اگر سب لوگ یہی
کام کریں تو پھر سنن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تمام جانینگی عیادت مریض شہود جنازہ کون کریگا اکثر
اور کسی قریب گن ڈالے پوچھا ملائکہ کو کیونکر معلوم ہوتا ہے کہ انسان نے ارادہ نیکی کا کیا ہے کہا اوسکی خوشبو پاتے ہیں
کہتے تھے ان الرحمۃ تنزل عند ذکر الصالحین امساک دنیا کا حفظ آبرو کے لیے بندہ کو زہد سے خارج نہیں
کرتا ہے حکایت کسی نے کہا شیبان کا یہ گمان ہے کہ تم مرجی ہو کہا وہ جھوٹا ہے میں تین چیز دین میں برخلاف
مرجیہ کے ہوں اونکا یہ عقیدہ ہے کہ الایمان قول بلا عمل میرا قول ہے ہو قول و عمل وہ اسکے معتقد ہیں
کہ تارک نماز کافر نہیں ہوتا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ وہ کافر ہو جاتا ہے اونکا زعم یہ ہے کہ ایمان بڑھتا گھٹتا نہیں ہے
میں کہتا ہوں کہ انہ یزید و ینقص سنہ ۱۸۱ھ میں وفات ہوئی ہیت نام شہر میں غزوہ سے پھرتے ہوئے دفن ہوئے
خراسان میں رہا کرتے تھے ولادت انکی سنہ ۱۱۸ھ میں ہوئی تھی رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

عبد العزیز بن ابی رواد شعیب بن حرب کہتے ہیں میں پاس انکے پانسو بار سے کم نہیں بیٹھا مجھے گمان ہے
کہ صاحب شمال نے کچھ بھی اونپر نہ لکھا ہوگا حکایت کسی نے انسے پوچھا تم کیسے ہو رو دیے کہا کچھ تو کہو کہا اوس
شخص کا کیا حال ہوگا جو موت سے غفلت عظیم میں ہو باوجود کثرت ذنوب کے ہر طرف سے گناہوں نے اوس کو
گھیر لیا ہے ہر دم اجل اوسکی طرف لپکتی ہے وہ نہیں جانتا کہ جنت میں جائیگا یا نار میں انکی وفات مکہ میں سنہ ۱۵۹
میں ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

ابو العباس بن سماک رح یہ کہتے تھے شرطانا یہ ہے کہ تحویل دنیا سے خوش ہو جاوے اس زمانہ میں کان
مواعظ سے بہرے ہو گئے ہیں دل منافع سے غفلت میں پڑ گئے ہیں بسبب غفلت نفع نہیں ہے تو واعظ نفع اور دوا
ہیں اے بھائی بیٹے مانگو ساری دنیا تیرے ہی ہاتھ میں ہے تو ذرا دیکھ کہ وقت موت کے کیا تیرے ہاتھ
میں ہوگا بہت سے مذکر خدا میں ہو ناسی خدا میں بہت داعی الی اللہ میں موجود مگر نہ پا میں بہت سے تالی کتاب اللہ
ہیں جو آیات خدا سے منسیح ہیں انکا انتقال کوفہ میں سنہ ۱۸۳ھ میں ہوا ❊

محمد بن نصر حارثی رح یہ کثیر العبادہ تھے ایک شخص نے آکا تو چالیس رات دن تک انکو سوتے نہ پایا یوسف بن
اسباط کہتے ہیں میں انکے غسل جنازہ میں حاضر تھا اگر گوشت نکال کر تولا جاتا تو ایک رطل بھی نہ نکلتا عبادت سے
انکو روایت سے روکدیا تھا جب موت کو یاد کرتے انکے مفاصل مضطرب ہو جاتے یا سلسلہ مستقیم کرتے رح ❊

محمد بن یوسف اصبہانی رح ابن مبارک نے انکا نام عروس العباد والزہاد رکھا تھا یہ اپنے نفس سے کہتے تھے
کہ تو قاری ہے تو پھر کیا ہوا عالم ہے تو پھر کیا ہوا محدث ہے تو پھر کیا ہوا الا من ... ذالک ❊

زمین شدیم چہ شد آسمان شدیم چہ شد	بچشم خلق سبک یا گران شدیم چہ شد
ہیچ رنگے درین بوستان قرارے نیست	تو گر بہار شدی یا خزان شدیم چہ شد

یہ جب کسی نصرانی کو دیکھتے اوسکا اکرام کرتے مہمانی و تحفہ سے پیش آتے مطلب یہ ہوتا کہ وہ مائل با سلام ہو کہتے
ہمارے اصحاب تو طرف رحمت خدا کے گئے ہمکو ان حسرتوں دنیا میں یہ پاس گئے انکے پاس مال بھی تھا یا نہ
دین دنیا کا اصل مقدم ہے سبب مبیح کرامت تھے انکا سمعہ ہر روس انکا سامنے ہوتا کچھ اور یہ تیس برس کے
تھے سنہ ۱۸۴ھ میں انتقال کیا رح ❊

یوسف بن اسباط رح یہ کہتے تھے غایت تواضع یہ ہے کہ جب تو گھر سے باہر نکلے تو جس کسی کو دیکھے آپ سے بہتر
جانے اگر کوئی شخص مثل ابوذر و ابن مسعود ترک دنیا کردے تو بھی ہیہات وہکو زاہد ... جاوے کہ زہد میں ہوتا ہے
مگر حلال میں اور آجکے دن حلال محض معدوم نہیں ہوتا اپنے ہاتھ سے تو گری بن کر قوت کرتے تھے نہیں گمان
کرتا کہ کوئی شخص ترک سے بھاگے لیکن اوس سے زیادہ تر میں مگر نمار ہوتا ہے تم حفظ رہو میا نک کہ اللہ تعالیٰ اپنے
نفس سے دو ... شکر تحویل کردے قرآن پڑھکر مائل بمحبت دنیا ہونا اللہ کی آیات کو ... سہب اتا ہے
عالم دین جو اس بات سے ڈرے کہ اوسکے غیر اعمال معتبر ہوں اور بیرگناہوں سے اوسکے کچھ اوپر سنہ ... میں مرے
مدح پر ایک اوقیہ گوشت نہ کھاتا رح ❊

خلیفہ مرعشی رح یہ کہتے تھے اگر کوئی انسان قسم کھاکر مجھ سے یہ بات کہے کہ واللہ تیرا عمل اوس شخص کا سا نہیں ہے
جو یوم الحساب پر ایمان رکھتا ہے تو میں کہوں تو سچا ہے اپنی قسم کا کفارہ نہ دے تجھکو اگر یہ ڈر نہیں ہے کہ

عند بین الرجلین اوالرجل وقید فہو الجماعۃ ومن خالف فقد خالف اہل الجماعۃ یہ اپنے عمل تقوی کو
چھپاتے اور کہتے تھے کہ اگر ممکن ہوتا تو میں اونکو دونوں فرشتوں سے بھی چھپاتا جب گھر میں جاتے تو نماز پڑھتے
گھر میں ایسا ہی کرتے جب باہر آتے متفکر ومو کر سر بدلا کر نکلتے ہ

	ہر سحرگہ من تو ام کیمیاری باید گریست		ابر تا دانند کہ این سعد داری باید گریست	

رات کو لکڑی منصفے پر اگر سعد تہ دیتے کوئی نہ ہوتا تو بیانا نہ کھاتے اور کہتے کہ یہ کیفیت یعنی تنعم میں جاننے کا حرکات
کہتے تھے کوئی تم میں اگر چاہے عمرہ مکر کرے اور خوش ذائقہ وخوش رائحہ لگا کر پاخانہ میں بیٹھ آیا کرے تو تم دو سکو دینے
آوینگے اور ہم رات دن ایسے وحش میں بیٹھتے ہو سینے پیٹ میں اور اپنی جان پر سختی نہیں کرتے سنہ ۲۲۴ میں
انکی وفات ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

محمد بن اسمعیل بخاری صاحب صحیح رضی اللہ عنہ شعرانی کہتے ہیں کان رضی اللہ عنہ من العلماء العاملین
تستنزل الرحمۃ عند ذکرہ یہ صائم الدہر تھے اتنے کم مدت کہ ایک تمرہ یا لوز دیرہ نہیں کرتے اللہ
سے بار بار خلا میں جاتے ہوئے فرماتے ۱۹۴ میں بمقام بخارا پیدا ہوئے دن عید فطر کے ۲۵۶ میں انتقال
کیا قریہ خرتنگ میں دو فرسخ پر سمرقند سے مدفون ہوئے فرماتے تھے ورع وزہد میرے نزدیک برابر ہیں مجھکو
امید ہے کہ خدا سے ملوں اور مجھسے مطالبہ کسی کی غیبت کا ہو کبھی بیع وشرا ارشین کی نہایت ورع وزہد تھے اور ہر
میں سوتے کبھی بیس بار رات کو اوٹھکر چراغ جلا کر احادیث لکھتے ہر شب آخر شب میں تیرہ رکعت نماز پڑھتے ایک
وتر کرتے لیالی رمضان میں مع اپنے اصحاب کے ہر رات ثلث قرآن پڑھتے تین شب میں ختم کیا کرتے اور کہتے تھے
کہ نزدیک ہر ختم قرآن کے دعا قبول ہوتی ہے کتاب صحیح میں کوئی حدیث نہیں رکھی لیکن ہر حدیث کے بعد دو رکعت
شکر کی پڑہیں اپنے باپ کا مال کھاتے اسلئے کہ وہ حلال تھا انکے باپ کہتے تھے میرے مال میں ایک درہم بھی
حرام یا مشتبہ کا نہیں ہے انکے مناقب مشہور ہیں انتہے میں کہتا ہوں کتاب حطۃ واتحاف وتاج مکلل وغیرہا میں
بیچ ترجمہ انکے مع تراجم خمسہ و دیگر اہل حدیث مفصل لکھا ہے سارے اصحاب صحاح ستہ داخل قرون مشہود لہا
بالخیر ہیں ولید الحمد علامہ مرسی نے ریاض مستطابہ میں لکھا ہے کہ ابن صلاح نے کہا ہے کہ احادیث صحیح بخاری کی باستثناء
مکرر چار ہزار حدیثیں ہیں اور احادیث صحیح مسلم مع مکرر آٹھ ہزار ہیں ان دونوں کا اصح الکتب بعد القرآن ہونا
بیان کیا ہے اور اس بات پر بحوالہ نووی وغیرہ اجماع ائمہ نقاد وجہابذہ ضابطہ شنا نقل کیا ہے ولیتہ الحمد اقول میں
کہتا ہوں بخاری مجاب الدعوۃ تھے انہوں نے حق میں قاری صحیح کے دعا کی ہے زہے سعادت اس شخص کی
جو عالم اس کتاب کا اور اسپر عامل ہے بیٹے تجرید صحیح کی شرح عربی میں لکھی ہے عون الباری نام پہلے
وہ مصر میں حاشیہ نیل الاوطار پر طبع ہو چکی ہے اب دوبارہ علیحدہ اسجگہ طبع ہو رہی ہے میر اعشیرہ بھی بنام منار

مین عمر نوے سال ہوئی رحمہ اللہ تعالی ❊

ابراہیم ہروی رح یہ شین ابراہیم ادہم سے اہل توکل و تجرید سے انکی وفات قزوین مین ہوئی اہل ہرات انکی تعظیم کرتے تہا حج کو گئے یہ دعا مانگی اللہم اقطع رزقی فی اموال اھل ھراة و زدھم فی بعض کے ایام کثیرہ گذر جاتے کچھ نہ کہاتے جب بازار سے گذرتے لوگ گالیان دیتے کہتے یہ رات دن مین اتنے درہم صرف کیا کرتا ہے ❊

ابونعیم اصفہانی رح صاحب حلیہ و طبقات وغیرہ ہا یہ ۳۳۶ھ مین پیدا ہوئے اصفہان مین ۴۳۰ھ مین مرے عمر ۹۴ سال ہوئی انکو اہل اصفہان سنے جلوس جامع سے منع کیا اور شہر سے نکال دیا سلطان محمود بن سبکتگین نے اصفہان پر چڑھائی کی اور ایک شخص کو والی کرکے چھوڑ گئے اہل اصفہان نے اسکو قتل کرڈالا محمود نے آکر انکو سطمن کیا پہر قریب نصف اہل شہر کے قتل کرڈالے لوگ اسکو کرامات ابونعیم گنتے تہے انہون نے کتاب حلیہ اپنے صدر سے لکہوائی بعد اسکے کہ اسّی برس سے زیادہ ہو گئے تہے رحمہ اللہ تعالی ❊

باب بیان مین نساء عابدات کے

معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا انکا عجیب حال تہا جب دن آتا کہتین کہ یہ وہ دن ہے جسمین مین مرونگی شام تک نہ سوتین جب رات ہوتی کہتین یہ وہ رات ہے جسمین مین مرونگی صبح تک نہ سوتین اگر نیند کا غلبہ ہوتا کہڑے ہوکر گہر مین دوڑتی پہرتین کہتین یا نفس النوم امامک پہر صبح تک گہر مین چکر مارتی پہرتین اس ڈر سے کہ مین غفلت و نوم پر موت نہ آجاسے لئے رات بہر مین ایسی سوکت شان پڑہتین آنکہ طرف آسمان کے نہ اوٹہاتین جب انکے شوہر مرگئے تب سے مرتے دم تک فراش پر تکیہ نکیا انہون نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پایا تہا اونسے روایت کرتی تہین رحمہا اللہ تعالی ❊

رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا یہ کثیر البکا والحزن تہین جب ذکر نار کا سنتین غش آجاتا کہتی تہین استغفارنا یحتاج الی استغفار کثیر کوئی انکو کچہہ دیتا تو پہیر دیتین اور یہ کہتین کہ مجھکو دنیا کی کچہہ حاجت نہین ہے بعد اسّی برس کے مثل ایک مشکیزہ کہنہ کے ہوگئی تہین چلنے مین گرتا تہا کہ گر پڑین انکا کفن ہمیشہ انکے سامنے رکہا رہتا تہا جاے سجدہ ہمیشہ تر رہتی ۔ حکایت ۔ ایک بار سفیان کو واحزناہ کہتے سنا اونسے کہا واقلة حزناہ وکنت محزونا ما ہنأک العیش انکے مناقب بہت ہین اور مشہور ہین رحمہا اللہ تعالی ❊

ام ہارونہ قرشیہ رح یہ کہتی تہین کوئی حرکت مسموع کوئی قدم موضوع نہین ہوتا ہے مگر مجھکو یہ گمان ہوتا ہے کہ مین بعد اسکے مرونگی یہ فرماتی تہین یا لہا من عقول ما انتفعہا سکان دار وذنوا بالقفار وھم حیاری مرکضون فی المھلة کان المراد غیرھم والناجین لیس لھم ولا عنی بالامر سواھم نہین پایا مطیعون نے

کی تفسیر میں کہتے تھے من حبّ الحلواء تشحمن وتسمع نفاخات علی شبہ قتل اخیات یعنی یہ بہی ایک حب
علو ہے کہ بہتر تیری جوتی کا تیرے بہائی کے تسمہ نعل سے بہتر عمدہ ہو تین تخشونگی و لنگی پر ملامت نہین ہے جابر
بروزہ دار مسافر فرماتے تھے علم کو عمل کے لئے طلب کرو اکثر لوگون نے غلطی کہائی ہے علم تو برابر پڑہتے ہوگیا
لیکن عمل اونکا ذرہ برابر بہی نہین ہے حکایت ایک عالم نے ہنا نے کہا مجھے کچھ وعظ کرو کہا کی خضاب کا تمکن رہا
فان الذنب یعود الراس ویذہب یعنی ترم ہوم غوسر نہ ہو دم بچ جاتی ہے سر علیحدہ جاتا ہے حکایت اوزاعی سے
اونکو لکہا تہا کہ مین چاہتا ہون تمہاری صحبت مین رہون جواب لکہا ان الطیر اذا طار مع غیر شکلہ طار الطیر وترکہ
واللہ اعلم

ذوالنون مصری رح انکا نام ثوبان بن ابراہیم تہا انکے باپ نوبی تھے ۲۴۵ھ مین انتقال کیا یہ ایک مرد نحیف سرخ
رنگ تھے داڑہی سفید نہ تہی انکے جنازہ کو قبر پر جیزہ سے کشتی مین لا دکر ہوا کہین پل کثرت مردم سے ٹوٹ
نجائے لیکن سبز پرندے انکے جنازہ پر پر فرش کرتے تھے یہانتک کہ قبر مین پہنچے یہ فرماتے تھے بچ تو اس بات سے
کہ معرفت یا منحرف بنہ یا متعلق لیادت ہو ہر شئے سے طرف اپنے رب کے بہاگ ہر شئی محجوب ہے بسبب
اپنے دعوی کے شہود حق سے کیونکہ حق شاہد اہل حق ہے اس بات پر کہ حق اللہ ہی ہے اور اوسی کا قول حق ہے سو
جس کسی شخص کا حقتعالی شاہد ہے وہ محتاج ادعا کا نہین ہے دعوی علامت ہے حجاب عن الحق کا والسلام
کہتے تھے ہمنے ان لوگون کو پایا ہے کہ جتنا وہ علم مین بڑہتے تھے اوتنا ہی دنیا مین اونکا زہد بڑہتا تہا اور تمہارا
حال یہ ہے کہ جتنا علم تمکو بڑہتا ہے اوتنی ہی محبت و طلب دنیا کی تمکو زیادہ ہوتی ہے وہ مال کو تحصیل علم مین صرف
کرتے تھے تم علم کو تحصیل مال مین خرچ کرتے ہو ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ علامت اللہ کی سخط
کی بندہ پر یہ ہے کہ فقر سے ڈرے ہر شئے کی ایک علامت ہوتی ہے عارف کی راندہ درگاہ خدا ہونے کی ایک
علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کے ذکر سے منقطع ہو جائے حکایت ایک دن فقرا اونکے نزدیک انکے ذکر محبت کا
انکار کرتا اس سے نہایت بیزار ہوا ایسا نفس کہ افسوس اسکو سکر دعوی کرتے تھے کہتے تھے بعض دل ایسے ہوتے
ہین جو گناہ سے پہلے استغفار کرتے ہین اونکو ثواب بہی قبل اطاعت کے ملتا ہے حکایت ایک مرد نے
کہا میری بی بی نے تمکو سلام کہا ہے کہا تم بیبی ہون کا سلام نکہا کرو کہتے تھے لمنافی العمل واعرضنا
فی الکلام فکیف نفلح فرماتے تھے اس زمانہ مین عباد و نساک پر تہاون بد نوبت غالب ہوگیا ہے شہوت بطون
و فروج مین غرق ہین مشہود ہیرب سے محجوب ہین ہلاک ہوگئے اور متعین ہے تو اکل حرام ہی پر جہک پڑے ہیے
ہین طلب حلال کو ترک کر دیا ہے عمل سے نرے علم پر رضامند ہوگئے ہین انکو شرم آتی ہے کہ امر نا معلوم
مین لا اعلم کہین یہ دنیا کے بندے ہین نہ شریعت کے علما اگر شریعت کے عالم ہوتے تو وہ شریعت انکو تنبیہ کرتی

یا حدث اللّٰہ علی ہذا الحال کہتے تھے صفت فقیر کی اس زمانہ مین غفلت ہے لوگون کی اور سستی اور
محقق بجا اونکے رتبہ کو اون سے کیونکہ لطافت غالب اس خبر ان ہے اور فقیر کبھی نہ پاوے نہ پائیگا جو یہ بات کہے کہ مین
ایسا ہون کسی چیز کے ساتھ کہانا سکون نفس کا قبول علاج پر اترتا ہے ذل معصیت سے عارف النفس کو تنہا
مفر نہین ہوتی ہے **حکایت** ابو جعفر مغازلی کہتے ہین ایک لشکر پر ایک بڑا لاکر دیکھکر کہا کیا مگر اب آسمان کو کون
کہا یا انکے گر تو والا بھی آزاد ہو رحمہ اللہ تعالیٰ ؛
ابوالحسن سری مقطی جنید رح کے استاد اور ماموں تھے صحبت معروف کرخی مین رہے علم توحید اور احوال
مسنونہ ورع مین یکتا تھے ہر ہے سب سے پہلے جسنے بغداد مین مسائل توحید کا تکلم کیا یہی تھے اکثر مشائخ بغداد انہین
کی طرف منسوب ہین رضی اللہ عنہ ہمیشہ ولایت پائی شونیزیہ مین وفن ہے یہ کہتے تھے جو شخص یہ چاہے کہ اوسکا دین
سلامت رہے اور راحت پاوے تم ہو وہ لوگون سے کنارہ کرے اسلئے کہ یہ زمانہ عزلت و وحدت کا ہے اون کی
قوت ہے کہ تواپنے نفس پر غالب رہے جو کوئی ادب سے اپنے نفس کے عاجز رہے وہ ادب غیر سے عاجز تر ہے
ایک علامت استدراج کی واسطے بندہ کے یہ ہے کہ اپنے عیب سے اندھا اور لوگون کے عیوب پر مطلع ہو کوئی
لوگون کے قول پر اپنے حق مین کہ یہ ولی اللہ ہے ساکن ہوگا وہ اسیر ہے اونکا مین اپنے نفس کے دین کو معلوم
کرلون کہ میرا شیشا گھر مین سجھا ہون جانیسے افضل ہے تو باہر نکلون اور اگر جانون کہ تنہائی میری لوگون سے
افضل ہے تو اونکے پاس ہرگز نہ بیٹھون ایک علامت اللہ کے ساتھ کی یہ ہے کہ کثرت طلب و استغفار و خیمت کی
تم عبادت اللہ ای و زیادہ سوال وادراست ہیچ جو کوئی انکے پاس بیٹھتا ہے یاد ہیکو لگا دیتے مین کہتے تھے
نہین دیکھی ہے کوئی چیز اچھی واسطے اعمال کے اور نہ اخص واسطے قلوب کے اور نہ اسرع ہلاک عبد مین اور نہ
اقوم واسطے احزان کے اور نہ اقرب معت سے اور نہ الزم واسطے محبت کے یاد محبت سے دنیا واسطے قلوب
علما کی فاموہی ہے اور واسطے قلوب صیا دو بنایا اونکے سکا رہے جسطرح کہ زرمک کرہ سے کیفیت مین او سکا علاج یہ
ہے اونکے ساتھ لاعب کرتی ہے دو خصلتین ہین کہ بندہ کو اللہ سے دور کر دیتی ہین ایک ادا کرنا نافلہ کا تسبیح فرائض
دوسرے عمل کرنا جوارح سے بغیر صدق قلب کے یہ رو تے اور کہتے تھے کہ راہ صالحین کی دشوار لگا ہو گئی ہے
سالک اس راہ کے تھوڑے سے ہین اعمال مہجور ہو گئے مین راغب اونکے کم پڑ گئے ہین حق ترک ہو گیا ہے
یہ امر کہنے پڑ گیا ہے اب اس امر کو نہین دیکھتا مگر ہر بطال نا لائق بحکمت مین جسکو اصول صالحین سے پردہ دیا
رتنس کا فرش بچھانا ولایت کی تمہید ہوئی عظمتاہ سے اپنا بھی ملایا پھر فرمانے و اغماہ من فتنۃ العلماء
واکربا من حیرۃ الادلیاء ؛
حارث بن اسید محاسبی رح یہ علما و مشائخ قوم سے تھے علوم ظاہر و علوم اصول و علوم معاملات مین ان کی

تصنیف مشہور ہین اپنے زمانہ مین عدیم النظیر تھے اکثر اہل بغداد کے استاد تھے اصل مین بصری ہین بغداد مین رہتے تھے
مین اونسے فرماتے تھے جو کوئی درست کرتا ہے اپنے باطن کو مراقبہ و اخلاص سے زینت دیتا ہے اللہ اوسکے ظاہر کو
مجاہدہ و اتباع سنت سے اس واسطے کہ خدا نے فرمایا وہ لوگ ہین جنکو اونکی آخرت دنیا سے اور اونکی دنیا آخرت سے
باز نہین رکھتی ہے حکایت اونسے پوچھا استوکل کو بھی طمع براہ طبع لاحق ہوتی ہے کہا خطرات مین کچھ ضرر
نہین کرتی حکایت کہتے تھے مینے ایک کتاب معرفت مین بنائی تھی مین اوس سے بہت خوش تھا ایک دن
بنظر استحسان اوسکو دیکھ رہا تھا کہ اتنے مین ایک جوان میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے آیا مجھسے کہا اے ابا عبداللہ معرفت
حق کا حق ہے خلق پر یا حق ہے خلق کا حق پر مینے کہا حق کا حق ہے خلق پر کہا تو پھر وہی اولی ہے کہ اوسکا
کشف مستحقین پر کرے مینے کہا بلکہ حق ہے خلق کا حق پر کہا تو پھر وہ عادل تر ہے اس سے کہ اونپر ظلم کرے
پھر سلام کرکے چلا گیا یہ کہتے ہین مینے کتاب اوٹھا کر آگ مین جلادی اور عہد کیا کہ اب بعد اسکے پھر کبھی حد طاقت
لکلم کے معرفت مین تکلم کرونگا فرماتے تھے پہلی بلا بندہ کی معطل ہونا اوسکے دل کا ہے ذکر آخرت سے اسی سے دل
مین غفلت پیدا ہوتی ہے حکایت احمد بن حنبل سے کہا کہ حارث محاسبی علوم صوفیہ مین تکلم کرتے ہین
اور آیت و حدیث سے حجت لاتے ہین بہلا تم چھپکر اونکی بات تو سنو کہا اچھا ایک رات صبح تک حاضر رہے اونکے
اور اونکے اصحاب کے احوال مین سے کسی حال پر کچھ بھی انکار نکیا امام احمد اونکے فضل کے معترف ہوئے کہا مین تو
صوفیہ سے خلاف اسکے سنتا تہا استغفر اللہ العظیم ⁂

داؤد بن نصیر طائی صاحب زہد و ورع مین کبیر الشان تھے اپنے یارون سے کہتے تھے جو دار تھے اپنے گھر مین رہا
اوس توشہ سے کچھ نہ کہا ہو جاتے والا طرف بلاد دور دراز کے لیتا ہے حکایت اونسے کہا انما الیما شخص تہا و
جنکے پاس بیٹھکر نفع لیوین کہا تاب ذالک تعلیم علم اولا فاولا واسطے عمل کے طلب کیا جاتا ہے جب طالب علم
نے عمر اپنی جمیع علم مین فنا کر دی تو پہر عمل کیسے کریگا یہ اللہ سے شرماکر سوال جنت کا نکرتے تھے کہتے کہ مین نہین
نجات چاہتا ہون پھر اللہ سے حیا نا فرماتے تھے اب ہم بسبب کثرت ذنوب کے زندگی سے ملول ہو گئے ہین رح
شقیق بن ابراہیم بلخی مشائخ خراسان مین سے ہین اونکی زبان بیان توکل مین خوش گوار تھی کہتے ہین سبب
پہلے جینے علم احوال مین کور خراسان مین تکلم کیا یہی ہین انہون نے اونکے طریق کا ابراہیم بن ادہم سے کسب کیا تھا
اور حاتم اصم انکے استاد رہیہ فرماتے تھے مینے بیس برس قرآن مین محنت کی تب کہین تمیز دنیا کا آخرت سے کر پایا دو
حرف مین اوسکو پایا وما اوتیتم من شیء فمتاع الحیاة الدنیا وزینتها وما عند الله خیر وابقی زاہد
وہ ہے جو زہد کو اپنے فعل سے قائم کرے متزہد وہ ہے جو اپنی زبان سے قائم کرے تو اگر خدا رب سے کچھ کہے اگر اوسکے
ساتھ تو دستگی کریگا اور اونہین طرح رکھیگا تو اونکو اللہ کے سوا ارباب ٹھیرائیگا حکایت اونسے پوچھا تہا

وہ کہا ہیں کہ ہم نے اسم کا بہ ہوائے مشغول دیکھا جب قدرت خدا کا کرتے ہیں اسم باطن دل سے ملاحظہ اجریات سرا ہو کا کرتے
ہیں اسم اول دل سے مشغول ہو اعمش ہیں اسم آخر دل سے منتظر مستقبل نہیں ہیں مگر کسی کا ملکہ شدید اوسکی طاقت سے
ہوتا ہے مگر جو شخص کہ جسکی تدبیر کا خود حق تعالیٰ متولی ہوتا ہے کہتے تھے عارف بیکار ہوتا ہے اور زاہد بے یار حکایت
یحییٰ بن معاذ نے انکو لکھا تھا اتفق سکرت من کثرۃ ما شربت من کاس محبتہ انہوں نے جواب میں
تحریر کیا غیرک شرب بحور السموات والارض وما روی بعد ولسانہ خارج یقول ھل من مزید ۔

شربت الحب کاسا بعد کاس	فما نفد الشراب وما رویت

حکایت ایک دن ابراہیم بن شیبہ ہروی انکے پاس آ بیٹھے انہوں نے کہا میرے جی میں یہ خطرہ پڑا گذرا کہ میں
تمہاری شفاعت پاس اپنے رب کے کروں کہا اے ابا یزید اگر اللہ تیری شفاعت ساری مخلوق کے حق میں
قبول فرمائے تو یہ کچھ بڑی بات نہیں ہے اسلئے کہ یہ سارے ایک مشت خاک و قطعہ طین ہیں ابو یزید متحیر ہو گئے
حکایت ایک فقیہ عالم انکے شہر کے ایک دن انکے پاس آ کر کہا اے ابا یزید یہ تمہارا علم کس سے اور کہاں سے ہے
کہا اللہ کی عطا اور اوسکی طرف سے ہے اور دراں سے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
من عمل بما یعلم ورثہ اللہ علم ما لم یعلم فقیہ صاحب خاموش ہو گئے **ف** ابو علی جوزجانی سے پوچھا تھا
کہ یہ الفاظ جو ابو یزید سے حکایت کئے جاتے ہیں کیا ہیں اونہوں نے کہا اللہ ابو یزید پر رحم کرے ہم اونکے حال کو تسلیم
کرتے ہیں شاید اونہوں نے بہ غلبہ یا حال سکر میں یہ کلام کیا ہوگا ۔

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست	سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

جو کوئی یہ چاہے کہ مقام ابا یزید تک ترقی کرے وہ اونکا سا مجاہدہ نفس بجا لاوے تب اونکی بات بھی سمجھنے لگیگا
واللہ تعالیٰ اعلم ۔

سہل بن عبد اللہ تستری بضم تا و سکون سین و فتح تاء ثانیہ ایک شہر ہے منجملہ اہواز کا ملک خوزستان سے یہ ایک امام ہیں
ائمہ قوم میں سے ذکا شمار اکابر علماء مشایخ میں ہے انکا تکلم علوم اخلاص و ریاضات و افعال خیوب میں تھا یہ
صحبت میں خالد و محمد بن سوار کے رہے ذوالنون مصری کو مکہ جاتے ہوئے سنہ ... میں دیکھا تھا انکی وفات
سنہ ۲۸۳ میں ہوئی یہ کہتے تھے لوگ سوتے ہیں جب مرینگے تب جاگیں گے جب جاگیں گے پشیمان ہونگے لیکن وہ
پشیمانی کچھ اونکے کام نہ آئیگی اللہ ساعات لیل و نہار میں دلوں پر مطلع ہوتا ہے جسکے دل میں حاجت طرف ماسوا
کے دیکھتا ہے اوسپر ابلیس کو مسلط کر دیتا ہے صدیقین کے اخلاق یہ ہیں کہ اللہ کی قسم نہ کھائیں نہ چغلی کھائیں نہ جھوٹی
نہ غیبت کریں نہ اونکے پاس کسیکی غیبت کیجائے شکم سیر ہوں اور نہ خلاف وعدہ کریں **ف** کہتے تھے فتنے
تین طرح ہوتے ہیں فتنہ عامہ بیہ فتنہ او نیز ضائع علم سے داخل ہوتا ہے فتنہ خاصہ فتنہ رخص و تاویلات

کہ بعض اولیا کے لیے اتفاق پڑا ہے کہ اونکو ویسی طرح تر و تازہ بعد سالہا سال کے موت سے اندر قبر کے پایا ہے واللہ اعلم

ف فرماتے تھے کچھ تم دشمنی سے اوس شخص کی جسکو اللہ نے ولی مشہور کر دیا ہے بصرہ مین ایک ولی اللہ تھے ایک قوم اونکی دشمن ہوگئی اور ایذا رسانی کی اللہ نے اوس قوم پر غصہ کیا اور ایک رات مین سب کو ہلاک کر ڈالا انتہی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب **ف** جو شخص ہوا اوسکو جو ہمارا ولی رکھتا ہے اولیا کیونکہ اونکی شناسائی سے استدراک طاعات فائتہ کریگا اگر نکریگا تو وہ اللہ کے پاس اونکی شفاعت کرینگے اسلیے کہ اہل نبوت مین نہین کہتا ہون کہ یہ شفاعت اللہ کے اذن سے ہوگی بے اذن نہوگی اور اوسکے لیے ہوگی جسنے کسی طرح کا شرک خفی یا جلی نہین کیا ہے و یقتدا الحرج جسکا طعام حلال نہین ہوتا ہے اوسکے دل سے پردہ نہین اوٹھتا بلکہ عقوبات اوسکی طرف اسراعت کرتے ہین نماز روزہ صدقہ کچھ اوسکے کام نہین آتا یہ مضمون احادیث سے بھی ثابت ہوتا ہے **ف** خلق مشاہدہ ملکوت و وصول الی الحق سے حجاب مین ہے بسبب سوء مطعم وا ذی خلق کے اپنے یارون سے کہتے تھے جب تک نفس تجسے طالب معصیت کا ہو تم ادب دو اوسکو بھوک پیاس سے پھر جبکہ تجسے کوئی معصیت نہ تو چاہو کہا کرو اور نفس کو چھوڑ دو کہ جتنا چاہے رات کو سو یا کرے حیاۃ القلوب الّتی تموت بذکر الحی الّذی لا یموت بہتر لوگ عمارفا لقین ہین اور فالقین بہتر ہین مخلصین ہین جنہون نے اپنے اخلاص کو موت سے ملایا ہے سچ ہے

ابو سلیمان عبد الرحمن بن عطیہ دارانی ہیں دارایا ایک گاؤن ہے دمشق کا ضیعین قوم بنی عبس رہتی تھی علوم حقائق و ورع مین بہ کبیر الشان تھی ۲۱۵ھ مین وفات پائی فرماتے تھے فقیر کو پہونچی ہے کہ نظافت ثوب مین زیادتی کرے بہ نسبت نظافت قلب کے بلکہ ظاہر اوسکا مشاکل باطن ہو کاش میرا دل مثل میرے کپڑے کے ہوتا یعنی سفید و صاف و پاک مین جو کوئی دنیا سے کشتی کرتا ہے دنیا اوسکو پچھاڑ دیتی ہے جسکے دل مین دنیا نے سکونت کی آخرت نے وہان سے کوچ کیا **ف** احمد بن ابی الحواری کہتے ہین مینے انسے کہا کل مینے نماز خلوت مین پڑہی تھی مجکو مزہ آیا پوچھا کس بات سے لذت پائی کہا کسی نے مجکو نہین دیکھا کہا ای احمد تو ضعیف ہے تیرے دلمین خطرہ ذکر خلق کا آیا ایک شخص نے پوچھا کون قربت بندہ کو اللہ سے زیادہ ہے کہا یہ کہ اللہ تیرے دل پر جہانکے اور تو دارین مین سوا اوسکے دوسرے کو نہ چاہتا ہو دنیا اپنے طالب سے بہاگتی ہے بہاگنے والے کو طلب کرتی ہے اگر بہاگنے والے کو اوسنے پالیا تو زخمی کرتی ہے اور اگر طالب نے اوسکو پالیا تو اوسکو قتل کرتی ہے **ف** عجب عمل پر قدریہ کرتے ہین کیونکہ اونکو یہ زعم ہے کہ وہ عامل ہین اپنے اعمال کے اور جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ مستعمل ہے وہ کس چیز پر عجب کریگا جو کوئی اپنے نفس کی قیمت دیکھتا ہے وہ حلاوت خدمت کی نہین پاتا **حکایت** اونکو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا

کوئی شے مضر تر بچہ پر اشارات قوم سے علو کی امید کے کہ تکلم کرنے میں دقائق علوم میں تفسیر القرآن پر ہوتا ہے حکایت جب
کوئی نہایت حوائج دنیا و آخرت سے چاہے تو ہوا کا سکر سوال کر کہ کیونکہ اکثر شخص عقل ہوتا ہے ۔ بیت

فتح بن سعد موصلی رح = اقران بشر حافی و سری سقطی سے تھے باب ورع میں شان کبیر رکھتے تھے کہتے تھے جو کوئی اللہ کا ذکر
ہمیشہ دل سے کرتا ہے اوسکو فرح ساتھ محبوب کے حاصل ہوتی ہے اور جو کوئی اوسکے ذکر کو اپنے دل پر اختیار کرلیتا
ہے اللہ اوسکو دوست رکھنے لگتا ہے جو اللہ کا مشتاق ہوتا ہے وہ ماسوی اللہ سے نابود ہوجاتا ہے **حکایت**
ایک شخص نے معافی بن عمران سے پوچھا کہ فتح موصلی کا کون عمل بڑا تھا کہا فاقہ بعد ترک الدنیا +

حاتم بن علوان اصم رح = قدماء مشائخ خراسان سے ہیں اصل میں بلخ کے تھے صاحب شقیق بلخی اور استاد
احمد بن خضرویہ ہیں مقام واشجرد میں سنہ ۲۳۷ ہجری میں مرے ساباط سر رند میں مدفون ہوئے یہ کہتے تھے جو کوئی دعوی
کرے تین چیز کا بغیر تین چیز کے وہ کذاب ہے جو مدعی ہو تشنیت خدا کا بغیر ورع کے محارم خدا سے وہ کذاب ہے
جو دعوی کرے حب جنت کا بغیر انفاق مال کے طاعت خدا میں وہ کذاب ہے جو دعوی کرے محبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بغیر محبت فقر کے وہ کذاب ہے **حکایت** عصام بن یوسف نے کوئی چیز انکے پاس
بھیجی قبول کرلی کہا تمنے کیوں لے لی کہا میں نے دیکھا کہ اوسکے قبول کرنے میں ذلت میرے نفس کی ہے اور پھیرنے
میں عزت ہے نفس کی **حکایت** کہتے ہیں میرا گذر ایک راہب پر ہوا مجھسے پوچھا تو کہاں کا ہے میں نے کہا
بلخ کا کہا تو کسکے پاس نشست کرتا تھا میں نے کہا شقیق بلخی کہا تو نے اوس سے کیا سنا میں نے کہا یہ سنا کہ اگر آسمان
تانبے کا ہو اور زمین لوہے کی پھر نہ آسمان ایک قطرہ برسائے اور نہ زمین ایک دانہ اگائے اور میرے عیال
خافقین بھر کے ہوں تو بھی میں کچھ پروا نکروں راہب نے کہا وہ برا آدمی ہے اوسکے پاس بیٹھنا نہ چاہیے میں نے
کہا کیوں کہا اسلیئے کہ وہ اوس چیز میں فکر کرتا ہے جو نہیں ہوئی اگر ہوتی تو کیا کرتا اوسکو تو یہ چاہیے کہ اوس چیز
میں فکر کرے جو ہو چکی ہے کہ وہ کیونکر ہوئی کا تعالیٰ سمانہ فاسد الفکر **حکایت** حاتم پاس محمد بن مقاتل
عالم رے کے گئے کہ اونکی عیادت کریں گھر کو وسیع پایا فرش بچھا تھا غلام و خدام سامنے کھڑے تھے سلام کیا بلکہ
پوچھا اے محمد تو نے اپنے گھر کی بنا میں اور ان فرش و امتعہ میں کسکی اقتدا کی ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اور اصحاب و تابعین و ائمہ و صالحین کی یا فرعون و نمرود کی وہ خاموش رہے پھر حاتم نے کہا اے علماء سوء
تمہاری مثال اوس حبالہ کی سی ہے جو دنیا پر متکالب اور دنیا میں راغب ہے تو عوام و جاہلین کہتے ہیں تم
زہاد عامہ پر لوگ کہتے ہیں دیکھو یہ محمد عالم ہے جب اسکا یہ حال ہے تو ہم تو اسکے تابع ہیں وہ اس کلام سے
وہ بھی زیادہ بیمار ہوگئے پھر حاتم نے کہا اے محمد میں ایک مرد عجمی ہوں تم مجھکو وضو کرنا واسطے نماز کے
سکھا دو کہا تم وضو کرو میں دیکھتا جاؤنگا حاتم نے تین تین بار عضو دھوئے استنشاق کیا جب نوبت غسل ید کی

الا توی علی شئ وطالتوبة فاستغفر لی بالذی آدمی میسر نہیں ہوتا ایسا تنگ کہ عورتوں کو میں شفقت دیکھے میں شہوت تم پاس ذکریں کے بیٹا کر دو کہ وہ لازم ہوتا ستاتا تنگ میں ہے ع

پھر ولیں لپیکر ذرہ پر کمیکے پڑے رہیں		سر زیر پا ست دربان کے لیے ہوتے	

احمد بن حضرویہ بلخی رحمہ اللہ تعالیٰ بڑے مشایخ خراسان سے ہیں صاحب ابو تراب نخشبی و حاتم اصم تھے پاس ابو یزید بسطامی کے گئے تھے اور ابو حفص حداد کی زیارت کی بڑے صاحب فتوت تھے ۲۴۰ میں انتقال کیا کہتے تھے صابر وہ ہوتا ہے جو صبر پر صبر کرے۔ وہ جو صبر کرے اور شکر کرے حکایت کہتے تھے میں تنہا جا کر ایک تونگر کسی زاہد کی زیارت کو گیا تھا دیکھا کہ رمضان میں وقت افطار کے ان چونکہ روزہ کھولا اپنے گھر ہزار دینار بھیجی زاہد نے پھیر دئے اور غلام سے کہا اپنے آقا سے کہنا ھذا جزاء من افشی سرہ علی مثلک رحمہ اللہ تعالیٰ ✤

احمد بن ابی الحواری ہیں انکے باپ کا نام میمون تھا دمشقی ہیں صحبت میں ابو سلیمان دارانی و سفیان بن عیینہ اور ایک جماعت مشائخ کے رہے جنید رضی اللہ عنہ انکو ریحانۃ الشام کہتے تھے فرماتے تھے دنیا مزبلہ و مجمع کلاب ہے کلاب سے کمتر وہ شخص ہے جو اس پر لگا رہتا ہے اور اسکے لئے اپنے بارہ رو کر مرتا کیونکہ کتا بقدر اپنی حاجت کے لیکر چلدیتا ہے اور محب دنیا کسی حال میں بھی دنیا کو ترک نہیں کرتا جب کسی کا بالغ ہوتا ہے تو طالب مابعد رہتا ہے میں کہتا ہوں شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے ع

وما هي الا جيفة مستحيلة		عليها كلاب همهن اجتذابها	
فان تجتنبها كنت سلما لاهلها		وان تجتذبها نازعتك كلابها	
گوشہ راہ بر ایوان جنت الماوی	ع	کہ ہر کہ عشوہ دنیا خرید وامی ابوی	
ہر کہ غم دنیای دنی است دل دانا	ع	جیفہ ست زخوبی کر بود عاشق زشتی	
این جہان بر مثال مردارست	ع	کرکسان اندرو هزار هزار	
این مر آن را همی زند مخلب		وآن مر این را همی زند منقار	

حکایت فرماتے تھے مجکو خضر علیہ السلام نے ایک منتر دعا سکھایا ہے وہ یہ ہے کہ جب تیرے کسی جگہ درد ہو تو اس جگہ پر ہاتھ رکھکر یہ آیت پڑھ وبالحق انزلناہ وبالحق نزل میں جب اسکو درد پر پڑھکر پھونکتا ہوں فی الفور جاتا رہتا ہے جب کوئی شخص انکے اخلاق حسنہ پر مطلع ہو جاتا تھا تو اپنی جان کو ملامت کرتے اور کہتے ما هذه الحالة حتی ظهرت محاسنک للناس رحمہ اللہ تعالیٰ ✤

عمر بن سالم حداد نیشاپوری انکے قریہ کا نام کورداباد تھا یہ قریہ دروازہ شہر نیشاپور پر آباد تھا راہ بخارا پر صحبت میں

طرف لوگون کے نزدیک ہے اگر ابلیس اوس سے ڈرتا تو کبھی وسوسہ بار بار نہ لاتا فرماتے سبحان من جعل قلوب العارفین
اوعیۃ الذکر وقلوب اھل الدنیا اوعیۃ الطمع وقلوب الفقراء اوعیۃ القناعۃ ف کہتے تھے
بہت تعجب آتا ہے کہ سالہا سال اپنے اخوان کو کسی ایک لغزش پر جو واقع ہو جاتی ہے مہجور کر دیتے ہین اور انکو
قناعت و توبہ پر آمادہ نہین کرتے اور جب کوئی ظالم کسی کا مال ناحق لیکر دیوار کی اوٹ مین ہو جاتا ہے تو کہتے ہین
کہ یہ مال حلال ہے کیونکہ محتمل ہے کہ اسنے بدل بغیر کر لیا ہو اور یہ خیال نہین کرتے کہ اوس صاحب زلت نے زلت ذکر رہے بعد
ایک مدت کے توبہ کر لی ہو حالانکہ قاعدہ ایک ہے ج ٭

حمدون بن احمد قصار نیساپوری یہ نیساپور مین شیخ ملامتیہ تھے انتشار مذہب ملامتیہ کا انہین سے ہوا ہے یہ صاحب
ابو تراب نخشبی و نصرآبادی مین بڑے فقیہ عالم تھے مذہب سفیان ثوری کا رکھتے تھے انہین کے طریقہ پر چلتے تھے
جیسا کہ انکے طریقہ کو عبداللہ بن محمد بن منازل نے ان سے اخذ کیا تھا کسینے نہین کیا ۲۷۱ سنہ مین بمقام نیساپور وفات
پائی مقبرہ حیرہ مین دفن ہوئے کہتے تھے جو کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ اوسکا نفس فرعون کے نفس سے بہتر ہے وہ
متکبر ہے جو شخص سیر سلف مین نظر کریگا اپنا قصور و تخلف مدرجات رجال سے معلوم کریگا حکایت
کسینے ان سے کہا کلام سلف کا کیا حال ہے کہ وہ ہمارے کلام سے نافع تر ہے کہا وہ کلام کرتے تھے واسطے عز اسلام
و نجات نفوس و رضاء رحمن کے ہم بات کرتے ہین واسطے عز النفوس و طلب دنیا اور اعتقاد لانے خلق کے ساتھ
ہمارے ف فقہا سے کہتے تھے کہ جب کوئی علم مشکل ہو تو تم قوم سے پوچھ لیا کرو وہ اشکال تمہارا زائل
ہو جائیگا لکن ساتھ ذل نفوس و اظہار ضعف و اعتراف بالعجز کے فقیر کا جمال تواضع ہے وہ جب تکبر کرتا ہے تو
اغنیا سے بھی کبر مین بڑھ جاتا ہے تم جب بیٹھو تو پاس صوفیہ کے بیٹھو کیونکہ قبیح کے لیئے اونکے نزدیک وجوہ
معاذیر ہین اور حسن کے لیئے اونکے پاس کچھ بڑا موقع نہین ہے جسکی وجہ سے تمہاری تعظیم کرین ٭

ابو الحسین مقری رح یہ کہتے تھے قاری قرآن اگر قرآن پر عمل کرے تو دنیا کی آگ اوسکو نہین جلا سکیگی قبیح ہے
قاری قرآن سے کہ اللہ کا عصیان کرے اگرچہ عمر بھر مین ایک ہی بار ہوا عظم کبائر فساد علما اور اشد مصائب
تنہا ہی قرا ہے قرآن دن قیامت کے آئیگا اوسکے گرد مخلصین ہونگے جیسے شتر بختی ایک اور قوم بھی ہوگی
اونسے کہیگا خرابی ہو تمہاری تمنے دنیا مین مجھکو حقیر رکھا اب آخرت مین میرے پاس نہ آؤ ج ٭

سید عبداللہ بن اولاد ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب مین تھے یہ فرماتے ہین بیٹے اپنے جد صلعم کو
دیکھا کہا امی رسول اللہ کون شخص زیادہ قریب ہے آپسے آپکے اہل مین فرمایا جسنے چھوڑا دنیا کو پیچھے پشت کے
اور رکھا آخرت کو سامنے آنکھوں کے اور ملاقات کی مجھسے اور کتاب اوسکی پاک ہے گناہون سے یہ قریب امام لیث کے
مدفون ہین رحمۃ اللہ تعالیٰ ٭

کیا روے زمین پر کوئی ایسا باقی ہے جس سے کوئی شرماتے وہ لوگ جنسے شرم کیجاتی تھی تحت تراب گئے اون کو
مٹی نے کہالیا یعنی مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب **ف** کسینے توحید خالص کا سوال کیا تھا کہا
الذی یرجع آخر العبد الی اولہ فیکون کما کان قبل ان یکون گویا اشارہ ہے طرف حدیث کل مولود
یولد علی فطرۃ الاسلام کے کہتے تھے لیا لا علم توحید کی بیس برس سے لپیٹ دی گئی ہے اب لوگ اوسکے حواشی
مین گفتگو کرتے ہین **حکایت** یہ ایکبار پاس سری سقطی کے گئے وہان ایک آدمی کو بیہوش پڑا دیکھا اوسکا
حال پوچھا کہا اسنے ایک آیت قرآن پاک کی سنی تھی بیہوش ہوگیا ہے کہا اوسی آیت کو پھر دوبارہ اسپر پڑھو
جب پڑھی گئی تو وہ ہوش مین آگیا سری نے کہا تو نے یہ بات کہان سے معلوم کی کہا یعقوب علیہ السلام کی
آنکھین بسبب قمیص یوسف علیہ السلام کے جاتی رہی تھین پھر اعادہ بصر کا اوسی قمیص سے ہوا سری نے
اس بات کو مستحسن سمجھا **ف** کہتے تھے بنیاد تصوف کی اوپر آٹھ خصلتون انبیاء علیہم السلام کے ہے
یعنی ابراہیم کی سخاوت اسحق کی رضا صبر ایوب کا اشارہ زکریا کا غربت یحیی کی لبس صوف موسی کا سیاحت عیسی کی
فقر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت وفات کے وصیت کی کہ جتنا علم اونکی طرف منسوب ہے وہ اونکے
ساتھ دفن کر دیا جاے جب پوچھا تو کہا مین چاہتا ہون کہ نہ دیکھے مجھکو اللہ اس حال مین کہ کوئی شئے طرف میرے
منسوب ہو علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درمیان لوگون کے موجود ہے دل واسطے علم آخرت
کے صاف نہین ہوتے مگر جبکہ دنیا سے مجرد ہوجاتا ہین **حکایت** کسینے پوچھا اللہ کی معرفت کسب سے
حاصل ہوتی ہے یا ضرورت سے کہا ہمنے دیکھا کہ ادراک اشیا کا دو طرح پر ہوتا ہے جو شئے حاضر ہے وہ مدرک
بحس ہوتی ہے جو شئے غائب ہے وہ مدرک بدلیل ہوتی ہے حق تعالی ہمارے حواس کے لئے ظاہر نہین ہے
اسلئے اوسکی معرفت دلیل و فحص سے حاصل ہوتی ہے اسلئے کہ ہم غیب و غائب کو نہین جانتے مگر دلیل سے
اور حاضر کو نہین پہچانتے مگر حس سے ہمنے کبھی کسیکو نہین دیکھا کہ اوسنے دنیا کو عظیم سمجھا ہو پھر اوسکی آنکھ دنیا مین
ٹھنڈی رہی ہو دنیا مین اوسکی آنکھ ٹھنڈی رہتی ہے جو اوسکو حقیر سمجھکر اوس سے اعراض رکھتا ہے **ف**
جو کوئی اپنے نفس پر دروازہ ایک حسنہ کا کھولتا ہے اللہ اوسپر ستر باب توفیق کے مفتوح کر دیتا ہے اور جو شخص
اپنی جان پر دروازہ ایک سیئہ کا کھولتا ہے تو اللہ ستر در خذلان کے اوسپر کشادہ کر دیتا ہے اور اوسکو خبر بھی
نہین ہوتی ایکبار کسینے ان سے کہا تمہارے اصحاب کا کیا حال ہے کہ بہت کھاتے ہین کہا بھوکے بھی تو
بہت رہتے ہین کہا انکو قوت شہوت کی نہین گھیرتی کہا انھون نے مزا زنا کا نہین چکھا ہے یہ حلال کھاتے
ہین کہا کیا سبب ہے کہ قرآن سنکر طرب نہین کرتے کہا قرآن مین کون چیز ہے جس سے دنیا مین طرب کرین
قرآن حق ہے حق کے پاس سے اوترا ہے لائق صفات خلق کے نہین ہے خلق پر نزدیک ہمہ حرف قرآن

کے ایک سواجب ہے جس سے کوئی چیز اونکو فارغ نہیں کرتی مگر وفا اللہ عز وجل اور جب اوسکو آخرت میں اسکے
قابل ہے سیں گے تو طلب کرینگے کہ انکا کیا حال ہے کہ قصائد و اشعار و غنا سے طرب کرتے ہیں کہا یہ انکے اقوال کا
کام ہے اور یحییٰ کا کلام ہے کہا کیا وجہ ہے کہ یہ اسول مردم سے محروم ہیں کہا اللہ پسند نہیں کرتا اسکے لئے
وہ چیز جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے تاکہ کہیں طرف خلق کے مائل ہو جائیں اور حق سے قطع نظر کر لیں اس لئے
اونکے افراد کا قصد کیا ہے یہ اعتنا اونکے ساتھ اونکے **حکایت** حریری کہتے ہیں ایک جوار میں ایک مرد
مصیبت زدہ ایک ویرانہ میں پڑا رہتا تھا جب یہ مر گئے اور ہم انکو دفن کر کے پھرے تو اور شک پاس گئے
وہاں ایک اونچی جگہ پر یہ چڑھ گیا اور کہا الحمد کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ میں پھر اس ویرانہ میں آؤنگا حالانکہ
یہ سید مغفور ہو گیا پھر یہ اشعار پڑھے ؎

	هم المصابيح والحصون		واسقی من مراق قوم	
	والخير والأمن والسكون		والمدد والزاد والمرداسی	
	حتى توفتهم المنون		لم تعلمت الليالی	
	وكل ماء لنا عيون		فکل جمر لنا تطوب	

یہ شعر غالب ہو گیا وکان ذالک آخر العہد بہ رضی اللہ عنہ ؛

ابو عثمان حیری نیساپوری اصل انکی شہر رے ہے صاحب قدیم یحییٰ بن معاذ رازی و شاہ شجاع کرمانی ہیں پھر
نیساپور میں ابو حفص حداد کے پاس آئے اور انہوں نے بیاہ اپنی صاحبزادی کا انکے کر دیا انہوں نے اونکے طریقہ
کو اپنی سیرت میں اور مشائخ تھے انتشار طریقہ تصوف کا نیساپور میں انہیں کے دم سے ہوا سنہ میں
انتقال کیا یہ کہتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ اوسکے دل میں چار چیزیں یکساں نہ ہوں منع
و عطا و ذلت و عزت اصل عداوت تین چیزوں سے ہوتی ہے طمع مال اکرام مردم قبول عام اس اللہ سے دور کرنا
اللہ تک پہنچا دیتا ہے اور کبر و عجب اللہ سے منقطع کر دیتا ہے تیرے نفس میں لوگوں کا احتقار ایک مرض
عظیم لا دوا ہے جب تک تو اپنی مراد کا تابع ہے تب تک نیفاء میں ہے جب تفویض و تسلیم اختیار کریگا
استراحت میں ہو جائیگا اختیار سے بعز ملوا و فقر اور سے متذلل کیونکہ اغنیا پر تعزز کرنا تواضع ہے اور فقرا
سے تذلل کرنا شرف ہوا ہے پوچھا حکمی ہے کہ عاقل کسی ظالم سے اقامت حدی کرے کہا اون سے بات جانتے
کہ اللہ نے مجھے اسکو اوسپر مسلط کیا ہے ؎

	که دل هر دو در تصرف اوست		از خدا دان خلاف دشمن و دوست	

نہ دنیا میں یہ ہے کہ کچھ نہ پروا کرے کہ کسنے اوسکو لیا رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

ابو الحسین احمد بن محمد نوری رح انکا اصل بغشور ہے مولد و منشا بغداد ہے۔ معروف بابن البغوی ہیں اپنے وقت میں کوئی شخص انسے بہتر
طریقہ میں اور الطف تر کلام میں نہ تھا یہ جنید کے مشائخ و علما اقران میں سے ہیں صاحب سری سقطی و محمد بن قصاب رہے تھے اقران
جنید میں ہیں سنہ ۲۹۵ھ میں انتقال کیا یہ کہتے تھے بہت کمیاب اشیا اس زمانہ میں دو چیزیں ہیں ایک وہ
عالم جو اپنے علم پر عمل کرے دوسرے وہ عارف جو ناطق بحقیقت ہو الجمع بالحق تفرقۃ عن غیرہ والتفرقۃ عن
غیرہ جمع بہ ہو بات تھے تصوف کچھ رسوم و علوم نہیں ہے بلکہ اخلاق کا نام ہے جو شخص اللہ کو دنیا میں نہیں پہچانتا
وہ اوسکو آخرت میں بھی نہیں پہچانیگا یہ جب سے اپنے رب کو پہچانا ہے نہ کسی چیز کو چاہا ہے نہ کوئی چیز (دیکھی)
معلوم ہو ولی پر ہر شے کے لئے ایک عقوبت ہوتی ہے عارف کی عقوبت انقطاع ہے ذکر خدا سے یہ وہ زمانہ ہے
کہ جس میں معرفت زائل اور صواب خطا اور رد داد و قبول ہے **حکایت** جب درمیان انکے اور معتضد کے ناموافقت
ہو گئی تو یہ بصرہ کو چلے گئے وفات معتضد باللہ تک وہیں رہے پھر بغداد آئے واقعہ یہ تھا کہ انکے سامنے سے کچھ
سپاہی خمر لئے جاتے تھے انھوں نے اوسکو توڑ ڈالا انکو سامنے معتضد کے لیگئے اوسنے کہا تو کون ہے اوسکی تلوار بات سے
پہلے چلتی تھی انھوں نے کہا میں محتسب ہوں پوچھا تجھکو کسنے محتسب کیا ہے کہا جسنے تجھکو والی کیا ہے اسطرح کی
سخت گفتگو کی پھر انکی شہرت چلے گئے **حکایت** یہ کہتے ہیں ایک بوڑھے آدمی پر مار تازیانہ کی پڑتی تھی جسنے
کھڑے ہو کر گنا تو اوسکو ہزار کوڑے مارے وہ خاموش تھا مجھکو صبر اوسکا باوجود کبر سن کے بہت مستحسن معلوم
ہوا جب اوسکو حبس میں لیگئے میں وہاں جاکر پوچھا کہ یہ صبر باوجود اس کبر سن کے کسطرح کیا اوسنے کہا اے
بھائی انما یحمل البلاء بالھمم لا بالاجسام یہ جب مسجد شونیزیہ میں جاتے انکے تنہا وجہ سے منور
چراغ منقطع ہو جاتا اسلئے یہ نوری کہلاتے یہ جہاں حاضر ہوتے وہاں لپیٹ نہ آتے ہیں ✦

(۱۹) محمد بن یحیی بن الجلا رح انکو احمد بھی کہتے ہیں اصل میں بغداد کے ہیں رملہ و دمشق میں رہا کرتے مشائخ شام میں سے
ہیں ذوالنون مصری وغیرہ کی صحبت میں رہے تھے عالم تھے اور استاد محمد بن داود رقی کے فرماتے تھے جسکے
نزدیک ذم و مدح برابر ہے وہ زاہد ہے اور جو محافظت کرتا ہے فرائض پر اول وقت میں وہ عابد ہے اور جو
سارے افعال طرف اللہ کے دیکھتا ہے وہ موحد ہے جسکی ہمت عالی ہے اگر ان پردہ کون تک پہنچیگا او جسکا
نفس کسی شے پر سوا حق تعالی کے ٹھیرا تو حق اوس سے فوت ہو جاتا ہے اسلئے کہ حق اس سے عزیز تر ہے کہ
اپنے ہمراہ کسی شریک کو پسند کرے کہتے تھے اگر کوئی آدمی میرے سامنے اللہ کا عصیان کرے پھر مجھسے
دیوار کی اوٹ میں ہو جائے تو مجھکو گنجایش نہیں ہے کہ میں اوسکی عدم توبہ کا معتقد ہوں کیونکہ احتمال ہے
کہ اوسنے توبہ کر لی ہو رحمہ اللہ تعالی ✦

(۲۰) رویم بن احمد رح یہ مشائخ بغداد میں سے ہیں فقیہ تھے مذہب داود اصفہانی پر سنہ ۳۰۳ھ میں مرے مشہور ہیں

تاکہ ہو تی اور جب قرآن سنتے تو آنکھ سے آنسو بہتا تھا ۔

چشم تر دور چشم تر آب سے سیر		آنکھیں طوفان کو دکھاتی ہے

محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ معروف بہ حکیم ترمذی انہوں نے ابو تراب نخشبی کو دیکھا تھا اور ابن الجلا اور احمد خضرویہ کی صحبت میں رہے تھے کبار مشائخ خراسان میں ہیں انکی تصانیف مشہور ہے حدیث بھی لکھی ہے فرماتے تھے میں نے ایک حرف بھی تدبیر سے نہیں لکھا اور نہ اس لئے کہ مولفات میری طرف منسوب ہوں ولیکن جبکہ وقت مجھ پر سخت ہوتا تو میں تسلی حاصل کرتا حکایت کسی نے پوچھا صفت خلق کی کیا ہے کہا ضعف ظاہر و دعوی عریضہ یعنی باوجود ناتوانی یہ دعوی ہے شیخ بارہا زمین گیاہ خسیسہ این گمان نبود فرماتے تھے تو قع و استسلام شرائط خدام سے ہے کسی عالم و عیال ان بشرہما الہم کہتے تھے اللہ نے جو موجود ہر کو طرف نماز پنجگانہ کے بلایا ہے یہ اللہ کی رحمت ہے اونکے حال پر ان نمازوں میں اونکے بلانے طرح طرح کی ضیافتیں مہیا کی ہیں تاکہ بندہ ہر قول و فعل میں کچھ اونکی عطایا سے حاصل کرے سبحانہ وتعالی افعال مثل اطعمہ کے ہیں اقوال مثل اشربہ کے ہیں اور یہ لوگ عرش و ولایت میں صلاح صبیان کا مکتب میں ہے اور صلاح قطاع الطریق کا سجن میں اور صلاح نساء کا بیوت میں محدثات و متکلمین اپنے درجہ میں متحقق ہو جاتے ہیں پھر حدیث النفس سے نہیں ڈرتے رحمۃ اللہ علیہ

محمد بن عمر حکیم وراق رحمۃ اللہ علیہ اصل میں ترمذ کے تھے بلخ میں آرہے تھے احمد خضرویہ و محمد بن سعد زاہد و محمد بن عمر بلخی کو دیکھا ہے تصانیف انکی انواع ریاضات و آداب و معاملات میں مشہور ہیں فرماتے تھے اگر طمع سے کہا جائے کہ تیرا باپ کون ہے تو وہ کہے کہ الشک فی المقدور اگر اس سے کہیں کہ تیرا حرفہ کیا ہے تو کہے اکتساب الذل اگر پوچھیں کہ تیری غایت کیا ہے تو کہے الحرمان ۔

طمع با سہ حرف است وہر سہ تہی		ازان نیست مر طامعان را بہی

یہ اپنے اصحاب کو سفر و سیاحات سے منع کرتے تھے کہتے تھے کنجی ہر برکت کی تصبر ہے اپنے موضع ارادت میں یہاں تک کہ ارادت صحیح ہو جائے جب صحیح ہو جائیگی تو اوائل برکت کا ظہور ہوگا ف لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں علما و فقرا و امرا فساد امرا سے فساد معاش کا ہے اور فساد علما سے فساد طاعات کا اور فساد فقرا سے فساد اخلاق کا میں کہتا ہوں یہ ہمارا زمانہ جامع جمیع انواع فسادات مذکورہ ہے فالحمد للہ علی کل حال وبکل حال و فی کل حال لکل حال فرماتے تھے جسنے اکتفا کیا علم کلام پر بدون زہد و فقہ کے وہ زندیق ہوا جسنے اکتفا کیا زہد پر بدون کلام و فقہ کے وہ بدعتی ہوا جسنے اکتفا کیا فقہ پر بدون زہد و ورع کے وہ فاسق ہوا جسنے جمع کیا ان سب امور کو وہ خلاص ہوا افضل فاسقین کا فضل ہے فضولت مطیعین سے عوام خلق وہ لوگ ہیں جنکے صدور سلیم اشغال عشق زبان پاک شرمگاہ محفوظ ہے جب ان سے خالی ہونگے تو پھر وہ غرا

مین ہین نہ عوام مین مین کہتا ہون یہ صفات عوام کی اس زمانہ مین اندر خواص کے بھی نہین ہین آنا اللہ کا شرح ہو
متصدق بصفت عامہ ہی ہوتی تو مسلمان تو کہلاتے کیتے تھے جب اعمال فاسد ہو جاتے ہین تو نفاق اہل معاصی ہو
اور گناہ مسلمانون پر اسکا یہ صادق ہو پر اور مرائیکن مخلصین پر غالب آجاتی ہین سارا دین تلف ہو جاتا ہے کیونکہ
معاملہ رسم مین نقص ہوئی سے دل تاریک ہو جاتا ہے تاریکی دل سے سینہ تنگ ہو جاتا ہے تنگی صدر سے بدخلقی
آجاتی ہے بدخلقی سے دشمنی کرا اور خلق اسکو دشمن رکھتی ہے یہ اسلئے پیدا کرتا ہے وجعلناکم لبعض عدوا یا
یعنی پہرا و سدھ شیطان ہوتا ہے فلان سے پہچان عداوت کا ہوتا ہے عداوت سے تنزلی بلا ہوتی ہے جب
کوئی شخص اپنے نفس کا عاشق ہوتا ہے تو کبر و حقد و ذل و دمامت او سپر عاشق ہو جاتی ہین تو آکر یہ چاہتا ہے
کہ ہمکو کچھ نام ظریفہ ریاء کا ملے تو تو حب ریاست رقلوبی الناس مین جب رغبتی کرے
احمد بن عیسی قراز مرح یہ اہل بغداد سے ہین صاحب نور الدین مصری و سری سقطی و بشر حافی وغیرہم سے ہم تھے اکثر
قوم واجلہ مشائخ سے ہین سب سے پہلے علم فنا و بقا مین انہین نے تکلم کیا تہا سنہ ۲۸۶ھ مین وفات ہوئی یہ
یہ کہتے تھے مثال نفس کی صفات مین ایسی ہے جیسے پانی پاک صاف ٹہیرا ہوا جب اسکو ہلاؤ تو نیچے کی کیچڑ
ظاہر ہو جاتی ہے اسی طرح مرتبہ نفس کا وقت محن و فاقہ و مخالفت ہوئی کے ظاہر ہوتا ہے جو شخص صفات سلطنت
نفس کو نہین پہچانتا ہے وہ کیونکر مدعی معرفت رب ہو سکتا ہے **ف** عرفا اللہ کے قرآن میں اللہ سے
وہ نہین علوم غریبہ و اشارات عجیبہ رکھے مین تکلم لوگ انسان اہمیت سے ہوتا ہے وہ اشارات انکی بیت سے
اشتباہ کرتے ہین قصہ موسی علیہ السلام کہا ہے کشف سے نہ لے لیتا تو وہی گت انکی بہی ہو جاتی جو پہاڑ کی ہوئی تہا
قال تعالی لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم انکے معنی یہ کہتے تھے کہ مستنبط وہ ہے جو ہمیشہ اللہ ذکر
غیب کرتا ہے کوئی شئے اوس سے غائب و مخفی نہین رہتی **قولہ تعالی** لآیات للمتوسمین کہتے تھے متوسم
وہ شخص ہے جو کہ عارف و سمہ ہے یعنی اوس چیز کو پہچانتا ہے جو کہ سویدا و دل اسکے اندر ہے استدلال و علامات
سے پہرا و لیا کا تمیز اصرار سے کر لیتا ہے اللہ جب چاہتا ہے کہ اپنے کسی بندہ کو دوست رکھے تو اوسکے لئے
دروازہ ذکر کا مفتوح کر دیتا ہے پہر جب ذکر مین اوسکو مزا آنے لگتا ہے تو دروازہ قرب کا کہول دیتا ہے
پہر اوسکو طرف مجلس انس کے اوٹھا لیتا ہے پہر کرسی توحید پر بٹھا کر رفع حجاب کر کے داخل دار فردانیت فرما کر
پہر اوسکے لئے جلال و عظمت کو کشف کر دیتا ہے جب اوسکی نظر اوس جلال و عظمت پر پڑتی ہے تو وہ بلا ہمہ
باقی رہتا ہے اسدم بندہ فانی ہو جاتا ہے اللہ کی حفظ مین آ گرتا ہے سارے دعاوی نفس سے پاک ہو جاتا ہے
حکایت کہتے تھے اکبار مین نے ایک شخص متظاہر بالجنون کو دیکھا اوسکو لپکار کر کہا قف یا مجنون یعنی
دیوانے ذرا ٹہیر اسنے میری طرف التفات کر کے کہا تو دیوانہ ہے کہ دیوانہ کون ہوتا ہے میں نے کہا جنین کہا ہوا ایک قدم

اور اسپر کوئی غالب نہیں ہوتا مانند اوسکے ہے جو اللہ کے بہتے ہوئے کسی شے کا مالک نہیں ہوتا ہے مومن کو قوت
اوسکے ذکر سے حاصل ہوتی ہے مسطور ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کو عوض خادم کے
تسبیح تحمید تہلیل تکبیر سکہائی تھی اور فرمایا تھا کہ یہ تیرے لئے خادم سے بہتر ہے اور مشائخ کہ قوت نہیں ہوتی
مگر طعام رشراب سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جو کوئی ساتھ غیر حق کے مسرور ہوتا ہے تو وہ سرور
اوسکو موجب ہموم واحزان کا ہوتا ہے **حکایت** یہ کہتے ہیں شیخ نے دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی ہے اور دستر خوان
بچھائے گئے ہیں ہے جایا کہ میں بھی اوسپر بیٹھوں مجھے کہا کہ یہ واسطے صوفیہ کے نہیں ہیں میں نے کہا میں بھی
صوفی ہوں مجھسے ایک فرشتے نے کہا ہان تو اونمیں سے تھا لیکن تجھکو کثرت حدیث وحب تمیز علی الاقران نے
اونکے ساتھ متحق ہونیسے باز رکہا ہے میں نے کہا میں توبہ کرتا ہوں اللہ سے اور بال اوسکا اوستو جہ طرق قوم
پر ہوا اور حق میں کہا المعیت برجال بخاری معلوم ہوا کہ تقسیم قضا ونقدی میں ہر کسیکو ایک کام کے لئے پیدا
کیا گیا ہے اوس سے وہی کام بنتا ہے نہ دوسرا کام کل میسر لما خلق لہ **حکایت** یہ کہتے ہیں میں ایک
مسجد میں جایا کرتا تھا اوسمیں ایک درخت تھا اوسپر دو بلبلیں رہتی تہیں ایک بلی لگی دوسری تہا اسکی
تین دن تک اوسنے اوترکر کچھ نہ چوا کوئی شے زمین پر سے التقاط کی تیسرے دن ایک اور بلبل کا اوس طرح
گذر ہوا اوسکو اپنی بلبل یاد آئی شاخ پر سے مردہ ہوکر گر پڑی کہتے ہیں شیخ کے پاس چار شاگرد تھے
اونہوں نے سب یہ حکایت سنی مردہ ہوکر گر گئے رضی اللہ عنہم اجمعین ؎

افسوس دلا کہ غمگساران رفتند
ہمیں بوستان گلعذاران رفتند
چمن لوہی گل آمد بر باد صوا
مانند کہ جوقطرہ ہی باران رفتند

علی بن سہل اصفہانی رح یہ قدیمان مشائخ اصفہان سے ہیں جنید رح سے مکاتبت رکہتے تھے صاحب
ملاقی ابو تراب کشی سے یہ عجیب سنتے کہ فلان مسلمان پر قرض ہے تو بغیر علم مدیون کے اونکی طرفسے قرض ادا
کردیتے اور پہر صاحب دین کے پاس آکر کہتے کہ اللہ نے تمہارا قرض ادا کردیا یہ بات لوگون کو بعد اونکی
موت کے معلوم ہوئی فرماتے تھے جسکے مبادی ارادت صحیح نہیں ہیں وہ منتہای عاقبت میں بھی سلامت
نہیں رہ سکتا ہے جس دل نے نماز کو یہ پایا اوسپر حرام ہے کہ غیر اوسمیں ساکن ہو اگر ساکن ہوا تو وہ معاقب ہوگا

مستے خانۂ خدا ہے مذہب بتوں کا گہر
رہتا ہے کون اس دل خانہ خراب میں

لوگ آدم علیہ السلام کے وقت سے اس وقت تک یہی دل دل پکارتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا
شخص جو مجھے بتا دے کہ دل کیا ہے میں نہیں دیکھتا اپنے یارون سے کہتے تھے پناہ مانگو اللہ کی غرور
حسن اعمال سے باوجود فساد بواطن امرایک نے پوچھا حقیقت توحید کی کیا ہے کہا قریب من الظن

دیدہ ہی الحقائق مت بتنے ہاتے ہین جب ہمیر شوق سے تول ہوا تو اوسنے ہمکو کہانے پینے سے بھی غافل کردیا ہے ؎

	آمد فصیحہ ای ز آسمان او		مرن بہسہ ہمیر بہتانہ ا را	

احمد بن محمد حریری رحمۃ اللہ اکابر اصحاب جنید سے تھے صحبت بن سہل تستری کی رہے ہے بعد مرنے جنید کے سجادہ اونکے بیٹھنے والی تمام دیست طریقہ وعلم کثیر رکھتے تھے سالہا سیون مرگئے فرماتے تھے جس شخص پر نفس اوسکا مستولی ہوگیا ہے وہ اسیر ہے اوسکے شہوات میں محصور ہے مجوی ہو گئی ہین اللہ نے اوسکے دل پر فوائد کو حرام کردیا ہے اور اسکو کلام اللہ سے استلذاذ نہین ہوتا اور نہ اوسکی حلاوت پاتا ہے اگرچہ ہر دن ایک ختم کیا کرے اسلئے کہ اللہ نے کہا ہے ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق یعنی محجوب کیا ہے اونکو فہم و تلذذ آیات سے کہتے تھے جسنے حکم کیا تقوی ومراقبہ کو اپنے اور اللہ کے درمیان وہ کشف و مشاہدہ کو نہین پہونچیگا جسکے پاس تقوی نہین ہے اوسکا معمولہ مطلوب ہے جسکے لئے مرتبہ نہین ہے اور اسکا حال معکوس ہے جو کوئی شخص قرآن بقصد درجات جنت کے پڑہتا ہے وہ کثیر کے عوض پر راضی بقلیل ہے اسلئے کہ جنت مخلوق ہے اور قرآن غیر مخلوق بڑا فائدہ قرآن پڑہنے کا یہ ہے کہ وہ بوجہ ربّ و فہم خطاب ہو پہر جو کوئی اوسکے پڑہنے سے طالب عوض دنیا ہے اوسکا کیا ذکر ہے جو کوئی یہ کام کرتا ہے اوس سے ساری عمر قرآن کی قوت ہو جاتی ہے ؎

	تو چندگی ہم گدا ایمان بہ شہ بازم دیکمن		کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند	

مریم علیہا السلام نے کہا تھا یالیتنی مت قبل ہذا وکنت نسیا منسیا یہ اسلئے کہا انہون نے اونکو مطلع کردیا تھا کہ عیسی علیہ السلام معبود ہونگے دون اللہ ہوئے اوس غم پر اونہون نے یہ تمنا کی کہ کاش مجھکو یہ حمل نہ ہوتا جو اللہ کے سوا پوجا جاویگا اللہ نے عیسی علیہ السلام کو گویا کردیا کہ انی عبد اللہ یعنی لوگون کا ادعا براہ جہل دکفر ہمیرے حق میں ابتا الوہیت کے کچھ ضرر تمکو نہ دیگا ؎

احمد بن محمد بن سہل بن عطاء ادمی رحمۃ اللہ ظراف مشائخ صوفیہ سے تھے عالم طریقہ تھے اونکی زبان فہم قرآن مین مختص تھے ساتھ اوسکے صحبت جنید وابراہیم مارستانی وغیرہ مشائخ سے فوق مین رہے ابو سعید خراز انکی تعظیم کرتے مشغول رہتے تھے یہانتک کہا ہے کہ تصوف جو اپنا تھے کسیکو اہل اوسکا نہ دیکھا مگر جنید وابن عطا کو سنہ ۳۰۹ میں انتقال کیا کسینے اونسے پوچھا کہ مروت کیا ہے کہا شی ان لا تستکثر للہ عملا اوف کہتے تھے اللہ نے انبیاء علیہم السلام کو واسطے مشاہدہ کے پیدا کیا ہے بقولہ تعالی الا من القی السمع و ہو شہید اور اولیا کو واسطے مجاورت کے بنایا ہے بقولہ عن مجاورت صالحین کو واسطے ملازمت کے بنایا ہے بقولہ والزمہم کلمۃ التقوی اور کلمہ تقوی سے لا الہ الا اللہ ہے عوام کو واسطے مجاہدہ کے پیدا کیا ہے بقولہ والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا الف آدم نے جب عصیان کیا پہر

مقدس کیا اوسنے دل کو جسنے مقدس کیا اپنے دل کو اوسنے مقدس کیا اپنی نیت کو سارے امور بنی ہین نیت پر انما
الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوی اولیا بر گزین تین طرح ہین ہیں قوانعے رفعت سے زہد تقویت سے انقیا
قوت سے بزرگ ہے و بندہ جیسے عصیان کیا اللہ کا دل اوسے جوارح سے پہر استغفار کیا طرف اللہ کی زبان سے بغیر رجوع
کرنیکے طرف اوسکے دل سے تو قابل نہ ہوا کسیکو مہینا تک کہ توفیق کرے کہ تیرے گناہ مغفور ہین اور یہ مجھکو معلوم
نہین ہو سکتا ہے لائق نہین ہے پیشا مرتبہ کا مگر جوانون کو پوچہا جوان کون لوگ ہین کہا جنکو کوئی شے اللہ سے مشغول
نہین کرتی ہے ؀

نیت
منصور بن محمود نیساپوری صاحب المحفل نیساپوری ہی تہ بار مشایخ نیساپور سے ہین مرتے دم تک پاس ابو عثمان
حیری کے رہے اور یہ مشایخ نے لازم طریقہ متقدمین تھے سنہ ۔ یا سنہ ۔ مین مرے کہتے تہے تائب وہ ہے جو
ایسی طاعات سے توبہ کرے جیسا کہ غفلات کی تو تخلق کر اپنے سیران نفس مین ہے تو ہلاک ہو جائیگا مجھکو چاہئے
کہ تو اسلئے وزن کرے کہ یہ بات جان لے کر لوگ داخل ہین اور تو مفلس ہے جو کوئی کسی مسلمان کے ساتھہ گمان
فنسکر است وہ مفتون ہے جو شخص یہ چاہے کہ طریق رشد کو دیکھے وہ اپنے نفس کو سوا اتفاقات مین متہم کرے
جیسا ہی مخالفات کی ؀

نیت
ابو طاہر مقدسی رح یہ قوماردا مطلا مشایخ شام مین سے تھے انہون نے ذوالنون کو دیکھا تہا اور پاس تکیے
علاؤ کے رہے تھے عالم تھے شبلی انکو حبر شام کہتے تہے انکا قول ہے المقاد مراتبہ منقطعۃ والطریق الیہ
منطمسۃ فالعاقل من وقف حیث وقفت الھوام والسلام ؀

نیت
ابو عمرو دمشقی رح یہ مشایخ شام مین سے تھے علما اور شام انکو مانتے تھے خصوصاً علوم حقائق مین انہون نے
ایک کتاب لکہی ہے اور وہ ہین تا قائل عدم اور داخ کے سنہ ۳۲۰ مین مرگئے کہتے تہے اللہ نے اولیا پر کتمان کرامات کو
فرض کیا ہے تاکہ خلق فتنہ مین نہ پڑے جسطرح کہ انبیا پر اظہار کو واجب کیا ہے واسطے بیان واقعات کے
جسکا خلق پر فرمانا ہے تصوف چشم پوشی کرنا ہے ہر ناقص سے تاکہ اوسکا مشاہدہ کرے جو ہر نقص سے منزہ
ہے یعنی حق تعالی استحسان کون کا علی العموم دلیل ہے صحت محبت پر اور استحسان اوسکا علی الخصوص
سود مند ہوتا ہے طرف فتن و ظلمات کے ؀

نیت
محمد بن حامد ترمذی یہ اجل مشایخ خراسان مین سے تہے اطہر الخلق احسن السیاست تہے قدما مشایخ بلخ کو
انہون نے پایا تہا جیسے احمد خضرویہ انکے اصحاب انکی طرف منسوب ہین کہتے تہے عالم اوسی کا نام ہے جو وقف
ہے نزدیک حدود کے کسی وقت مین حدود سے تجاوز نہین کرتا ہے یعنے کسی مسلمان کو خوار نہین سمجہا اگرچہ
ایمان و معرفت مین نقصان پایا مخالفت اوامر خدا کی و ترک مواظبت مرد ذکر اللہ بصلے القلب ہے

اعوجاج باطن کا ہوتا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

محمد بن سعید وراق بیچ کبار مشائخ و قدماء اصحاب ابی عثمان سے تھے انکا کلام در آفات نفس کے کلام کے طرز پر تھا
عالم علوم ظاہر تھے علوم و دقائق معاملات و عیوب اعمال میں صاحب کلام ہیں ۳۲۰ھ سے پہلے انتقال کیا کہتے تھے
کرم عظیم میں یہ ہے کہ تو ذکر قصور کا بعد قفل کے کرے لیکن بہت مدد سے کبھی شک نہیں ہوتا ہے تیس انکی
حیات مع اللہ ہے آخر الثٰی علوم علم ہے ساتھ امر و نہی کے وعد و وعید و ثواب و عقاب الٰہی کے اور اعلیٰ علوم علم
ہے ساتھ اللہ و صفات و اسماء الٰہی کی فرماتے تھے الانس بالخلق وحشة والطمأنينة الیہم حمق والسکون
الیہم عجز والاعتماد علیہم وهن والثقة بہم ضیاع رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

علی بن سہل صالح دینوری یہ کبیر مشائخ سے تھے مصر میں آکر رہے ۳۶۰ھ میں مرے خاص سید دیت تھے جو کوئی انکو
دیکھتا تو دنیا کا اندر امین بڑے مخلص سے کہتے تھے مرید کو ترک کرنا دنیا کا دو بار ہیا ہے ایک یا یوں ترک کرے
کہ سارے لذات دنیا و الوان طعام و شراب و جمیع نفیا کو چھوڑ دے پھر جب معروف ترک دنیا ہو یا
اور بسبب اس ترک کے ملیں وکریم شہیرے تو اپنے مال کو دوست رکھے اور اہل دنیا پر متوجہ ہو جو کمال متعرض ہو گا
ساتھ محبت خدا کے اور سرحد انظار سے محن و بلا و آفات آویگی اخوان جب مجتمع ہوں تو اونپر واجب ہے کہ وصیت
حق و صبر کریں لقوله تعالیٰ وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر فرماتے تھے محبتك لنفسك ہی التی
اهلکتها یعنی ملک نفس یہی محبت نفس ہے جو اصل ہی دوا ہے نفسك فاتق بین ویلیك ۔

ابراہیم بن داؤد قصار رقی بیچ کبار مشائخ شام و اقران جنید و ابن الجلاء سے ہیں مگر انکی عمر بہت بڑی ہوئی اکثر
مشائخ شام کی صحبت میں رہے ملازم فقر و تجرد و محب اہل فقر تھے ۳۲۶ھ میں مرے کہتے تھے کافی ہیں تجکو دنیا
سے دو چیزیں صحبت فقیر و حرمت ولی ۵

میریاں دو ہی مثالوں پہ تمامت کیجے نمانۂ چشم ہے ہے نمانۂ خمسا نہیں

فرماتے تھے کہ الابصار قویة والبصائر ضعیفة مراح ۔

ممشاد دینوری صاحب بین الجبال و مشائخ میں فوق اور کبار قوم سے تھے علوم قوم میں عظیم المرتبہ کبیر الحال
ظاہر الفتوة تھے ۲۹۹ھ میں مرے کہتے تھے طریق حق بعید ہے اور صبر کرنا ساتھ اللہ کے شدید ہے تمہیں کبھی کسی
فقیر پر اصل نہیں ہو الکن فالی ہو کو جمیع نسب و علوم و معاملات سے منتظر اون برکات کا سا جو اونکے ذکر میں
یا کلام سننے سے تجپر وارد ہونگے **حکایت** کہتے تھے بعض سیاحات میں میں نے ایک شیخ کو دیکھا اوسمیں آثار
خیر کے معلوم ہوئے جیسے کہ ما تجکو کچھ وصیت کرو کہا اپنی ہمت کو نگاہ رکھ بہت مقدمہ ہے سارے اشیا کی
جسکی ہمت صالح ہوئی اسکو کلام میں ہوتا ہے فرد اسکے اعمال و احوال صالح ہوجاینگے ۔

ابوالحسین نیر نساج سرمن رائی کی اصل بلدہ سمرہ من رائی سے ہے یہ ایک شہر ہے عراق مین فوق بغداد اسکو معتصم باللہ نے آباد کیا تھا جو کوئی وسکو دیکھتا خوش ہوتا اسکو سامرا اور سرا بھی بولتے ہین یہ بغداد مین رہتے تھے صحبت ابوحمزہ کی پائی
مین انہون نے سری سقطی کو بھی دیکھا تھا عمر طویل پائی ایک سو بیس برس جئے انکی مجلس مین خواص و شبلی
نے توبہ کی استاد جماعت تھے کہتے تھے صبر اخلاق رجال ہے اور رضا اخلاق کرام وہ عمل جو بندہ کو غایات تک
پہنچاوے بیان کرے ہیں یہ عمر تقصیر و عجز و ضعف ہے ۰

۱۱۳
ابوحمزہ خراسانی اصل مین نیساپور کے ہین محلہ ملقاباد سے مشائخ بغداد کی صحبت پائی تھی اقران جنید مین سے تھے
مشائخ مین اتقی و ادین و اورع تھے ۲۹۰ھ مین مرے امام احمد کے سامنے جب کوئی مسئلہ طریق قوم کا آتا
انسے کہتے ما تقول فی ہذہ المسئلۃ یا صوفی کہتے تھے مینے ایک حج پا کے احرام مین ہر سال ہزار فرسخ
کا سفر کیا جب حلال ہوتا تو نیا احرام سالہا سال تک کا باندھتا شعرانی کہتے ہین عرض حال البدن المقیم اشارۃ
للتجرد الباطن من الکون اور مراد تحلیل و احرام سے یہ ہے کہ جب میل طرف شہوت کے ہوا تو عہد ید توبہ کی
واللہ اعلم ۰

۱۱۴
حسین بن عبد اللہ سنجی نے کیا اہل بصرہ سے تھے گھر کے تہ خانہ مین رہے تیس برس تک باہر نہ نکلے انکا اجتہاد
متعالی تھا یہانتک کہ اہل بصرہ نے انکو نکال دیا سوس مین آکر مر گئے عالم عابد و اصول قوم تھے اور صاحب
ورع و زبان کہتے تھے سماع بالتصریح جفا ہے اور سماع بالاشارہ تکلیف ہے الطف سماع وہ ہے جو
مشکل ہو مگر اوسکے مستمع پر تجھکو کوئی شئے کسی شئے سے قطع نکرے مگر جبکہ قاطع اتم و اکمل و اعلی ہو نزدیک
تیرے سے اگر برابر ہو یا کمتر ہو تو وہ تیرا قاطع نہو مگر غالب بحکم القلب کو ہے والسلام غریب وہ ہے جو اپنے وطن سے
دور ہوا اور بسبب قلت مجانس کے وطن مین مقیم ہو ۵

	تراب کشتگرہ عمر ہیچ نمی ارزد بخیر		ندامت می کرد بین دام کہ چہ افتادہ ست	

۱۱۵
احمد بن حمدان بن علی بن سنان سے یہ کبار مشائخ نیساپور سے ہین صاحب ابوعثمان و ملاقی اباحفص تھے بڑے
خائف و ورع تھے آخر عمر مین تیس برس تک مجاور مکہ معظمہ رہے ۳۱۱ھ مین مرے کہتے تھے تکبر کرنا مطیعین
کا وضاعۃ پر اپنی طاعت سے بدتر ہے او نکے معاصی سے اور تہمت مغفرت ہے اونپر جسطرح کہ غفلت بندہ کی
توبہ سے اوس گناہ کے جسکا وہ مرتکب ہوا ہے بدتر ہے ارتکاب گناہ سے فرماتے تھے تو عاصی کو ایک گناہ
کے سبب سے دشمن رکھتا ہے جسکا تجھے گمان ہے اور تو اپنے نفس کو دشمن نہین رکھتا بسبب ذنوب کثیرہ
کے جسکا تجھکو یقین ہے علامت صدق انقطاع الی اللہ کی وہ ہے کہ کبھی اوسپر ایسی شئے وارد نہو جو اوسکو اللہ
سے مشغول کر دے مصائب دنیا مین یا اور کوئی سے ہو ۰

اوکی بہین ملا دیتے کہتے ہین جسکی طرف نفس ہوا اوسکے مائل ہوا اوسکا منع کرنا واجب ہے کما قال تعالیٰ ونہی النفس عن الہویٰ یعنی جو کوئی
صورت قربانی منع ہے نفس جب اوسکو نہ دیکھیگا تو ضرور اوسکے پیچھے جائیگا اسلئے احراق اسرع ہے اوشاف کہتے
اوکا زوال علی القدیر با درت جراہیم علیہ السلام کو حکم شان کا ہوا تھا فاس لیکر قصد کیا کہ بیٹے اونکے کہ تھے اتنا مجرا
ہوگا اشتری بیت کہ تا اخیر امراللہ تعظیم کیسیفہ پر چرا سرعت کیا ہے کما ارلھا اللہ واخرھا ما لا کہایۃ لہ کہتے
تھے العارف لا یکون لغیرہ لا حظا ولا لکلام غیرہ لا فظا ولا یری لنفسہ غیر اللہ حافظا
حکایت ایک دن پیچھے ایک امام کے نماز پڑھی اوسنے یہ قرأت کی ولئن شئنا لنذھبن بالذی اوحینا
الیک الآیہ ایک چیخ ماری قریب تھا کہ جان نکلے لے کہا یہ خطاب احباب کو ہے پھر ہم ایسون کے خطاب کا کیا
حال ہوگا مضمیری سے بڑا بیت امرین کہا تھا کہ اگر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک تیرے دل میں خطرہ غیر اللہ کا
آوے تو مجھ پر میرے پاس آنا حرام ہے **ف** کہتے تھے بیت اللہ الحرام مین آثار خلیل علیہ السلام کے ہین اور دل
مین آثار اللہ عز وجل کے ہین بیت کے ارکان مین دل کے بھی ارکان ہین ارکان بیت پتھر کے ہین ارکان قلب
انوار معرفت کے ہین مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے کعبہ کو خطاب کرکے فرمایا ہے کہ حرمت
مومن کی عظیم تر ہے تیری حرمت سے **حکایت** کہتے تھے کسیئے مجنون بنی عامر سے کہا تھا کہ لیلیٰ کو بیاہ ہوتا ہے
کہا یہ نہین کہ کبھی کہا محبت ذریعہ ہے وصلت کا سو یہ ذریعہ ساقط ہوگیا اب لیلیٰ مین ہون اندر میں لیلیٰ ہوا ہون

	لیلیٰ گویان بر ون شد از جنا نہ ما		دیر وز کہ دل رفت نر کاشانہ ما
	گلبانگ دگر مقتون زد دیوانہ ما		امر در شنیدیم انا لیلیٰ ہا گفت

حکایت ابن بشار لوگون کو شبلی کے پاس جانے اور اونکا کلام سننے سے منع کرتے تھے ایک دن آئے
کہا امتحان لین کہا پانچ اونٹ مین کتنی زکوۃ ہے شبلی خاموش رہے جب بار بار پوچھا تو کہا واجب شرعی ایک
بکری ہے اور ہم ایسون پر سارے اونٹ دینا لازم ہے ابن بشار نے کہا اس بارہ مین تمہارا کوئی امام ہے کہا
ہان ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین جب اونھون نے سارا مال اپنا نکالدیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پوچھا تھا ما خلفت لعیالک اونھون نے کہا اللہ ورسولہ ابن بشار واپس آئے پھر کسیکو اوسکے پاس جانے سے
منع نہین کیا **ف** **قال تعالیٰ** قل للمومنین یغضوا من ابصارھم اسکے معنی یہ کہتے غض ابصار رؤس
کا محارم الٰہی سے ہے اور غض ابصار قلوب کا ما سوی اللہ سے **قولہ تعالیٰ** الا من اتی اللہ بقلب سلیم کہتے
یہ قلب ابراہیم علیہ السلام کا ہے کہ وہ خیانت عمد سے تخلی المقدور سے کچھ بھی کیون نہ سالم تھا کسیئے پوچھا
اس حدیث کے کیا معنی ہین اذا رأیتم اھل البلاء فاسئلوا ربکم العافیۃ کہا اہل البلاء وہم اہل الغفلۃ
عن اللہ تعالیٰ **حکایت** عید کے دن دو ویرانہ جامے پہنے تھے لوگون کو دیکھا بعض بعض پر بسبب

انکی صحبت پائی تھی حافظ الحدیث و ظریف و عارف بالطریقہ تھے اپنے مشائخ پر فخر کرتے اور کہتے تھے کہ شیخ میرے
تصوف میں جنید اور فقہ میں ابو العباس بن سریج اور ادب میں ثعلب اور حدیث میں ابراہیم حربی ہیں ترکا ہے
کہتے ہیں سماع ملاہی سے پوچھا گیا تو کہا کہ مجھکو یہ حلال ہے اسلئے کہ میں اوس درجہ تک پہنچ گیا ہوں
کہ مجھہ میں اختلاف اثر نہیں کرتا ہے کہا ہاں پہنچ گیا لیکن پردہ تک فرماتے تھے اگر اہل توحید لسان
تجرید سے کلام کریں تو کوئی محبت باقی نہ رہے مگر مرجائے التصوف شوقاً تا ختہ علی باب الحبیب وان طرد
کسینے پوچھا کہ تصوف کیا ہے کہا صوت قریب ہے لیکن دور ہو گئے ❊

محمد بن عبد الوہاب الثقفی رح انھوں نے ابو حفص و حمدون قصار کو دیکھا تھا یہ اکثر علوم شرعیہ میں امام ہر فن
میں مقدم تھے مگر اکثر علوم کو معطل کر کے مشغول علوم صوفیہ ہوئے اور انکا کلام احسن کلام تھا اور انہیں میں تصوف
انہیں سے ظاہر ہوا انکا کلام عیوب نفس و آفات افعال میں سب مشائخ سے بہتر تھا سنہ ۳۲۸ میں مرے کہتے تھے
کلام عبودیت ہی تجرید و تفرید ہے تو کہ جسے معرفت علل اشیا رکھے بالکل جو کوئی بیماریہ اکابر بغیر طریق خدمت کے
ہوگا وہ ان کے فوائد سے محروم رہیگا ❊

	گر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی		ہمہ پر جامی ہمہ کافی نزدیک ہمہ	

فرماتے تھے غفلت سے لئے طرق معاش و افعال و احوال کو لوگوں پر وسیع کر دیا ہے ورع و نفقہ سے انکو
اوپر تنگ کر دیا ہے اس امت پر ایک زمانہ آئیگا کہ مومن کو دنیا میں طیب عیش نہ ہوگا مگر بعد استناد کے طرف
منافق کے اپنے کلام میں یوں کہا کرتے تھے یا من باع کل شیء بلا شیء واشتری
لا شیء بکل شیء رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

محمد بن منازل نیسا پوری ہیں نیسا پور میں منفرد الطریقہ تھے شیخ ملامتیہ ہیں صحبت میں حمدون قصار کے
تھے اور اپنے طریقہ کی ابو علی ثقفی علوم ظاہر و کاتب حدیث کثیر تھے ابو علی ثقفی انکا احترام و اجلال و قدر و منزلت
کرتے تھے سنہ ۳۳۰ میں وفات پائی کہتے تھے اوس فقیر میں کچھ خیر نہیں ہے جسے مزاحل سکاسب ذوال
نہ کا نہیں ہو جاتا ہے جو کوئی سایہ اپنے نفس کا اپنے نفس سے اوٹھا دیتا ہے تو لوگ اوسکے سایہ میں بیٹھ
بسر کرتے ہیں تو اپنی زبان سے آپ اپنا حال کہہ اپنے کلام سے حالی احوال عبرت مت بن جب تو نے خود اپنے
علم سے نفع نہ لیا تو غیر کیا اوس سے نفع اوٹھائیگا جو فقیر کوئی فریضہ ضائع کرتا ہے اللہ اوسکو تضییع سنن میں
مبتلا کرتا ہے جو مضیع سنن ہوتا ہے وہ مبتلا ببدع ہو جاتا ہے اجتماع تسلیم و دعوی کا کسیکے لئے کسی حال
میں نہیں ہوتا فرماتے تھے اگر کسی بندہ کے لئے تمام عمر میں ایک نفس بے ریا و شرک کے صحیح ہو جائے
تو اوسکی برکات آخر دم تک اوسپر ہونگی ... میں تو کسیلئے دعوی عبودیت کا ظاہر کرتا ہے اور ظہر میں ادا

قتل کئے گئے پہلے انکے ہاتھ پاؤں کاٹے پھر سر کاٹا پھر آگ میں جلا دیا انا للہ الخ ۔

بیان ابو الخیر اقطع تیناتی رحمۃ اللہ اصل میں مغرب کے تھے تینات میں آرہے انکی آیات وکرامات کی شرح دراز ہے انہوں نے
ابن جلا وغیرہ مشائخ کی صحبت پائی تھی اوحد اہل زمانہ تھے توکل میں سباع و ہوام انسے مانوس تھے انکی فراست
بہت تیز تھی مصر میں سنہ ۳۴۳ میں مرے حکایت یہ کہتے تھے میں قبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
جاکر کہا اور میں بھوکا تھا انا ضیفک یا رسول اللہ اور ایک گوشہ میں خلف منبر جاکر سو رہا حضرت کو دیکھا میں نے
ما بین عینین بوسہ دیا آپنے مجھکو ایک روٹی دی آدہی کہائی تھی کہ جاگ اوٹھا نصف میرے ہاتھ میں تھی انہوں نے
جعفر خلدی کو لکھا تھا فقرا وقت تھے اس زمانہ میں جاہل کیا اونکی اصل یہ ہے کہ تم قبل کمال کے شیخ بن بیٹھے
اپنی تادیب نفوس میں قبل اونکی تادیب کے مشغول ہوئے حکایت ایک جماعت اہل بغداد نے اسکے
پاس آکر کلام شطحیات کرنا شروع کیا یہ نہایت تنگ ہوئے پہر اوٹھکر کھڑے ہوگئے اتنے میں ایک درندہ آیا
سب لوگ بیہوش کر چپ ہوگئے اور احوال والوان اونکے متغیر ہوگئے اور خوف شدید ہوا انہوں نے آکر کہا
تمہارے دعوی کہان ہیں پہر اوس درندہ کو بھگا دیا حکایت ابراہیم رقی کہتے ہیں میں انکے پاس
گیا نماز مغرب پڑہی انہوں نے سورہ فاتحہ برابر نہ پڑہی میں نے اپنے جی میں کہا میرا سفر ضائع ہوا جب میں
سلام کرکے طہارت کو نکلا ایک درندہ نے میرا قصد کیا میں پہر کر انسے کہا کہ شیر مجھکو کھانا چاہتا ہے انہوں نے
نکل کر اوسکو چیخ کر ڈانٹا اور کہا الم اقل لک لا تتعرض لضیفانی وہ الگ ہوگیا میں طہارت کرکے پہر آیا
مجھسے فرمایا اشتغلتم بتقویم الظواهر فخفتم الاسد واشتغلنا بتقویم البواطن فخافنا الاسد
یہ کہتے تھے تم اللہ سے صبر نہ مانگو بلکہ اوسکے لطف کا سوال کرو یہ اولی ہے اسلئے کہ مرارات صبر کی ہمسے لوگوں
سخت ہوتی ہیں اللهم انا نسألك العفو والعافية في الدين والدنيا والآخرة ۔

بیان محمد بن علی کتانی رحمۃ اللہ اصل میں بغداد کے ہیں صاحب جنید و ثوری و ابو سعید خراز تھے مکہ میں مجاور رہے وہیں سنہ ۳۲۲
میں مرے یہ امام علم طریق ہیں بعض انکو سراج الحرم کہتے تھے یہ فرماتے ہیں جب تو اللہ سے توفیق مانگے تو
عمل میں جلدی کر بدن میں دنیا سے رہ اور آخرت میں دل سے ایک مرد پیر کو سوال کرتے دیکھا کہا اسنے اللہ
کا امر صغر سن میں ضائع کیا اللہ نے اسکو کبر سن میں ضائع کیا کہتے تھے جب افتقار الی اللہ صحیح ہو جاتا ہے
تو اللہ کی عنایت بھی صحیح ہوتی ہے کیونکہ ایک ان میں کا بغیر دوسرے کے تمام نہیں ہوتا ہے حکایت کسی نے
پوچھا وہ سنت کون ہے جسمیں کسی عالم کا نزاع نہیں ہے کہا زہد کرنا دنیا میں اور سخاوت نفس اور نصیحت
خلق کو چاہئے دنیا میں کیا ہے کہ اسمیں قلب کا فقد شئے سے اور ملازمت تحمل اذی کی جمیع خلق سے اور
جو ایذا اونکی طرف سے آئے یہ کہے کہ میں اس سے زیادہ کا مستحق تھا اور یہ سمجھے کہ وہ مستحق نہ تھا مگر حلم پر

اور اشیاء کو سوا اشیا سے لیکر اونکے معدن میں رکھتے تو تسبیح مع اللہ ہو اور تسبیح من اللہ جو تسبیح
مع اللہ ہو اوس سے نجات پائی تو تسبیح فی اللہ ہے وہ ہلاک ہوا استراحت مع اللہ مروج قلب بذکر اللہ ہوتی ہے اور
استراحت من اللہ اوسے غفلت ہے ❊

ابراہیم بن شیبان قرمیسینی یہ شیخ جبل تھے اپنے وقت میں اونکے مقامات ورع و تقوی میں ایسے
ہیں جس سے اکثر خلق عاجز ہے صحبت عبداللہ مغربی و ابراہیم خواص میں رہے یہ سخت تھے اون لوگوں پر جو
دعوی تمسک کتاب و سنت کا کرتے ہیں طریقہ ائمہ و مشائخ کو پکڑے ہوئے تھے ابن منازل اونکے حق میں
کہا ہے کہ یہ حجۃ اللہ ہیں حق ہیں فقرا و اہل ادب و معاملات پر فرماتے تھے جو شخص یہ چاہے کہ معطل و بیطال ہو رہے وہ
رخص کو لازم پکڑے دوران علم فقہ و رضا کا اخلاص و صدافیت و صحت صورت پر ہے جو اسکے سوا ہے وہ
مغالیط و زندقہ ہے جو کوئی حرمت مشائخ کو ترک کر دیتا ہے وہ دعاوی کاذبہ میں مبتلا ہو جاتا ہے
پھر اوسکی رسوائی ہوتی ہے ❊

حسین بن علی بن یزدانیار یہ ارمینیہ کے تھے انکا طریقہ تصوف میں ساتھ اسکے مختص ہے یہ بعض مشائخ عراق
پر انکار اونکے اقوال کا کرتے تھے دائم علوم ظاہر و معارف و معاملات سے کہتے تھے رضا خلق کی اللہ سے یہ ہے
کہ راضی ہو بقبول قضا میں اور رضا اللہ کی اوسکے یہ ہے کہ اللہ نے اونکو توفیق اس رضا کی بخشی ہے جسنے منفعت
کی یاد رد و ملازم گناہ ہے حرام کرتا ہے ابتداء میں توبہ و انابت کو طرف اپنے کہتے تھے حیا کی اقسام میں حیاء جنایت
حیاء تقصیر حیاء اجلال حیاء غیرت حیاء کرم حیاء معرفت الی غیر ذلک پھر ہر ایک کی مثال مع دلیل ذکر کی ہے
جسکو شعرانی نے مفصلاً نقل کیا ہے فرماتے تھے اللہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے جب تک کہ سورج مغرب سے
نکلے سو جس وقت کہ تو کسی ہفوہ میں گر پڑے یا تجھسے ایسی بات ہو جسکو اللہ دوست نہیں رکھتا ہے تو تو رجوع
کر طرف اللہ کے کہ وہ اولیٰ تر ہے ساتھ اسکے اور امید رکھ کہ وہ تجھسے اس رجوع کو قبول کریگا
اپنے فضل و منت سے رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

ابراہیم بن احمد بن مولد یہ کبار مشائخ رقہ او رفتیان قوم سے ہیں ابن جلا و قصار رقی کی صحبت میں
رہے خلقت ارواح کی افراح سے ہوئی ہے یہ دونوں مشاہدہ سے ہمیشہ محل قرب پر پرواز کرتی رہتی ہیں
خلقت اجساد کی انکاد سے ہوئی ہے انکا رجوع ہمیشہ طرف شہوات فانیہ کے رہتا ہے کہتے تھے نسائلک
سائرات و تکبات عالآئرات فکن مع اسرعہا و حوکا ❊

محمد بن احمد بن سالم بصری صاحب سہل تستری ہیں راوی کلام سہل تھے انکا انتساب فقط انہیں کے طرف
ہے انکے لوگ سالمیین تھے یہ فرماتے تھے جسکو طاقت توکل کی ہو اوسکو کسب کرنا صالح نہیں ہے مگر

احمد بن محمد بن زیاد رحمہ اللہ بصرہ کے تھے مکہ میں رہتے اور وقت کے شیخ حرم تھے ۳۴۱ھ میں مرے انکی کتب
علم تصوف میں بہت ہیں جنید و نوری کی صحبت میں رہے اس طائفہ کے بڑے شیخ و عالم تھے ف کہتے تھے
اللہ کی طرف سے وعدہ و وعید ثابت ہے سو جب وعدہ قبل وعید کے ہوگا تو وعید تہدید ہے اور جب وعید قبل وعدہ
ہوگی تو وعید منسوخ ہے اور جب دونوں مجتمع ہونگے تو غلبہ و ثبات واسطے وعدہ کے ہے اسلئے کہ وعدہ حق ہے
عبد کا اور وعید حق ہے اللہ کا کریم متفضل ہوتا ہے اپنا حق چھوڑ دیتا ہے میں کہتا ہوں یہ دلیل ہے
اس بات پر کہ تخلف وعید میں جائز ہے اور وعدہ میں ناجائز ایک جماعت اہل سنت کا مذہب یہی ہے ۵

وانی اذا اوعدتہ او وعدتہ ۔ لمخلف ایعادی و منجز موعدی

کہتے تھے احسن اوقات وہ وقت ہے کہ حق اوسمیں مجھسے ساتھ حسن اخلاق فقرا کے ہیں کہ وقت مفقود کی
سکون ہوا اور وقت وجود کے اضطراب اور ہموم سے الگ ہوا اور جب لوگ دنیا سے خوش ہوں تو اسکو
وحشت ہو رحمہ اللہ تعالی الیہ

۴۸
محمد ابراہیم زجاجی رحمہ اللہ اصل میں نیشاپوری ہیں صاحب جنید و نوری تھے مکہ میں مجاور ہے وہاں کے شیخ
ہوگئے حاشیہ حج کے محرم ۳۴۸ھ میں مرے کتانی و مرتعش و نہرجوری و ابوالحسن وغیرہم جمع ہوتے تو حل طلب باتیں
لوگ انکے کلام کی طرف رجوع کرتے چالیس برس مکہ میں رہے کبھی اندر حرم کے بول و براز نہیں کیا واسطے قضاء
حاجت کے حل میں جاتے کہتے تھے جسکا دل مجاور حرم ہوکر سوا اللہ کے کسی اور شے سے متعلق ہوا اوسکی
خسارت ظاہر ہوگئی اور جیسے کوئی مجاور کا حاجی آفاقی کی بغرض توسیع فی البلاد و سکونت در بلد اللہ آتا ہے اوسکا دل
بخیل ہو جاتا ہے اوسکی زبان شکوہ میں تیز ہوتی ہے مسافرت دل سے تسبیح ہو جاتی ہے انوار یقین نکل جاتے
ہیں مقت خلق ہو جاتا ہے شعرانی کہتے ہیں اسی پر قیاس مجاور بیت المقدس و مسجد نبوی و دیگر مساجد
معظمہ کا ہے جیسے جامع ازہر مصر و جامع زیتونہ مغرب وغیرہ واللہ اعلم ف کہتے تھے گمشدہ کے لئے
یہ دعا مجرب ہے اللھم یا جامع الناس لیوم لاریب فیہ اجمع بینی وبین ضالتی اس سے پہلے تین بار سورۂ
والضحی پڑھ لے کہتے تھے میری انگشتری رحلہ میں گر گئی تھی جیتے یہ دعا کی انگشتری کو وسط اوراق میں پایا
میں تصحیح کرتا تھا کہ وہ ملگئی کسی نے پوچھا اس حدیث کے کیا معنی ہیں تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ سبعین سنۃ
کہا مراد اس تفکر سے نسیان نفس ہے

۴۹
جعفر بن محمد خواص رحمہ اللہ انکو خلدی بغدادی کہتے تھے مشہور صحبت جنید رحمہ اللہ اور نوری و رویم و سمنون کی
تھی کہ دیکھا اور پایا تھا کتب قوم و حکایات و سیر سلوک میں مرجع الیہ تھے کہتے تھے میرے پاس تیس سو دیوان
میں صوفیہ کے انہوں نے ساٹھ حج کئے ۳۴۸ میں بمقام بغداد مرے قریب سری سقطی کے دفن ہوئے

تک مدہوش رہے کہتے تھے اہل حقائق نے وہ علائق قطع کر دئے ہیں جو ان کو حق سے قطع کرتے ہیں قبل اسکے کہ علائق
انکو قطع کریں اور ابرار کی سعی دنیا میں واسطے اخوان کے ہوتی ہے نہ اپنے لئے ف شعرانی کہتے ہیں شعلہ
میں جب میں حج کو گیا تو دعا میری بہت قبول ہوئی اور مواضع اجابت میں واسطے اپنے اخوان کے تھی
کیونکہ تاثیر انسان کی اپنے حظ نفس میں اور بقدر حظ اخوان کی قوت ہوتی ہے لیکون الحق فی حاجتہ بالقضا
والتیسیر استعمالی میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے ان اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ کہتے تھے جنید کہ
فرماتے تھے جو کوئی معاملہ میں اخلاص کرتا ہے اللہ اوسکو دعاوی کاذبہ سے راحت میں رکھتا ہے میں نہیں جانتا کہ کوئی
شئے علم باللہ زیادہ واجب کا اہتمام زیادہ تر افضل ہو کیونکہ تزکیہ اعمال کا نہیں ہوتا ہے مگر علم سے جسکے پاس علم نہیں ہے اوسکے
لئے کوئی عمل نہیں ہے مگر وہ یہ ہے کہ علم کو منائع کرے پس پشت پھینک دے کسی نے پوچھا کہ طلب علم بھی عمل ہے کہا اکثر
اعمال سے ہے علم ہی سے اللہ کو پہچانا ہے اور اوسکی اطاعت کی ہے اور علم ہی سے شرمانے والے اللہ سے شرمائے
ہیں علم پہلے ہے عمل سے قال تعالیٰ علم الانسان ما لم یعلم وقال علمہ البیان کہ وہ نہیں رکھتا علم
کو کوئی شخص کہ مستوجب فرماتے تھے علیکم بصحبۃ الفقراء فانھم کنوز الدنیا ومفاتیح الآخرۃ سح +

ابو العباس بن قاسم بن مہدی ہیں یہ ابن سیار کے نواسے ہیں اہل مرو سے تھے مرو کے شیخ ہیں
عالم فقیہ کاتب حدیث و ساوسی حدیث تھے سب سے پہلے مرو میں انہیں نے حقائق احوال میں کلام کیا ہے
ابو بکر واسطی کی صحبت میں رہے انہیں کی طرف علوم طائفہ میں منسوب تھے مشائخ وقت میں احسن اللسان
فصیح البیان تھے ۳۴۲ھ میں وفات پائی کہتے تھے کیا راہ ہے ترک گناہ کی جو چیز لوح محفوظ میں محفوظ ہے
کہا رستہ ہے معرفت انتہا دین کا جسکے ساتھ بندہ مربوط ہے کسی نے پوچھا مرید ریاضت اپنے نفس سے
کیونکر کرے کہا اوامر پر صبر کرے نواہی سے مجتنب رہے صحبت صالحین اختیار کرے خدمت رفقا
بجا لائے ہمنشین فقرا رہے المعرفۃ حیث وضع نفسہ حقیقت معرفت کی یہ ہے کہ عارف سے طارح
ہو جائے عاقل مشاہدہ سے کبھی ملتذ نہیں ہوتا ہے کیونکہ مشاہدہ حق فنا ہے اوسمیں نہ لذت ہے نہ التذاذ
خطرہ ہے نہ احتفاظ ناطق نہیں ہوا کوئی شخص حق سے مگر وہ محجوب ہے حق سے انبیاء کو خطرہ ہوتا ہے اولیا کو وسوسہ
عوام کو فکرت ظلمت المع و لامع انوار مشاہدہ ہوتی ہے ف لباس ہیبت واسطے عابد کے ہے
اور لباس ہیبت واسطے عرفاء کے اور لباس زینت واسطے اہل دنیا کے اور لباس وقار واسطے اولیا کے
اور لباس تقوی واسطے اہل حضرت کے قال تعالیٰ ولباس التقوی ذالک خیر رحمہ اللہ تعالیٰ +

احمد بن داؤد دینوری رقی مقیم شام ہیں اقران ابو علی رودباری میں سے تھے لیکن ایک سو برس
سے زیادہ عمر پائی ابن جلا و ابوبکر رقاقی وغیرہا کی صحبت میں رہے اجل مشائخ وقت تھے بعد ۳۵۰ھ کے فوت

انسے پوچھا کہ فقر و تصوف میں کیا فرق ہے کہا فقر ایک حال ہے اور اول تصوف ہے کہا علامت تصوف کی کیا ہے کہا مشغول ہونا اوس شخص سے جو اولی ہے ہر وقت میں فقرا حسب حقیقت علامت طرف ظاہر علم کے متعلق احوال توافق کے ساتھ اپنے احوال میں بے ادب ہو جاتے ہیں بخلاف غیر فقرا کے +

[۱۲]
عبداللہ بن محمد رازی معروف بشعرانی رح یہ نیساپور میں پیدا ہوئے صحبت میں جنید و جریری و ابو عثمان و رویم و سمنون وغیرہم کے رہے مشائخ قوم میں اجلہ اصحاب جیری سے ہیں وہ انکا بہت اکرام و اجلال کرتے تھے پہلے مشائخ نیساپور میں ہیں انکی ریاضات معجز اسلام تھی یہ عالم علوم طالقہ کاتب حدیث کثیر و ثقہ و تقی ہیں ۳۵۳ھ میں مر گئے کہا انسے کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ اپنے عیوب چھپاتے ہیں اور انکا عیوب تم کو دوست رکھتے ہیں اور طرف طریق صواب کے نہیں آتے کہا انکو مشتغل مباہات بالعلم کا ہے نہ اشتغال استعمال علم کا مشتغل ہیں ساتھ ظواہر میں اور تارک ہیں آداب باطن کے اسلئے اللہ نے انکے دل اندھے کر دئے اور الی الصواب سے منع ہے دو ارکان جوارح عبادات سے مقید کر دئے ہیں رح +

[۱۳]
اسمعیل بن نجید سلمی رح جد شیخ ابو عبدالرحمان سلمی شیخ قشیری مصاحب ابو عثمان تھے جنید کو دیکھا تھا کبیر مشائخ وقت میں اپنے طریقہ میں ساتھ تلبیس حال و وصول وقت کے منفرد تھے ۳۶۶ھ میں مرے انہوں نے سماعت و روایت حدیث کی ہے ثقہ تھے کہتے تھے جو حال کہ نتیجہ علم کا نہو اوسکا ضرر صاحب حال پر نفع سے اکثر ہوتا ہے جس شخص کا دیکھنا تجھکو مہذب نکرے تو جان کہ وہ غیر مہذب ہے کہتے ہیں جو تو لو دعا دعوی کا ہوتا ہے ہوتا ہے کہا افراد و تشویش اسرار سے فراغت ملامتی کے لئے دعوی نہیں ہوتا ہے اسلئے کہ وہ اپنے لئے کوئی شئے نہیں دیکھتا جسکا دعوی کرے رح +

[۱۴]
ابو الحسن بن احمد بن سہل بوشنجی رح یہ از جوانان خراسان تھے ابو عثمان ابن عطا و جریری کو دیکھا تھا اور شام میں طاہر مقدسی و ابو عمرو دمشقی کو پایا تھا شبلی کے ساتھ مسائل میں بات چیت کی علوم توحید و علوم معاملات میں امام مشائخ وقت تھے فتوت و تجرید میں احسن اخلاق والطریقہ تھے ۳۴۸ھ میں مرے کسی نے اونسے تصوف کیا ہے کہا هو الیوم اسم لا حقیقة وقد کان حقیقة لا اسم کہتے تھے جسکا باطن ظاہر سے افضل ہے وہی ولی ہے اور جسکا باطن و ظاہر برابر ہے وہ عالم ہے اور جسکا ظاہر باطن سے افضل ہے وہ جاہل ہے اسلئے اپنی جان سے انصاف نہیں کرتا غیر سے طالب نصفت کا ہوتا ہے کسی نے کہا ظریف کون ہے کہا جو کہ اپنی ذات و افعال و اخلاق و شمائل میں بلا تکلف خفیف ہے کہتے تھے الخیر منا زلة والشر لنا صفة +

[۱۵]
محمد بن خفیف ضبی رح یہ مقیم شیراز تھے وہاں کے شیخ المشائخ و فرد وقت ہیں عالم علوم ظاہر و حقائق محسن الاحوال صحیح مقامات و اخلاق و اعمال ہیں ۳۷۱ھ میں وفات پائی کہتے تھے تصوف نام ہے تصفیہ قلوب سے مفارقت اخلاق

طبیعیہ فانیہ اوصاف بشریہ و مجانبت دعاوی نفسانیہ و منازلت صفات روحانیہ و تعلق بعلوم حقیقت و نصح جمیع امت و اتباع نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شریعت مین **قف** فرماتے تھے ذکر دو قسم ہے ذکر ظاہر تحلیل تحمید قراءت قرآن ہے ذکر باطن تنبیہ قلوب ہے بشرائط تیقظ صفات و اسمار و افعال و نشر احسان و امتثال تدبیر و نفاذ تقدیر ہمہ سار ہی خلق مین **حکایت** کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرماتے تھے من عرف طریقا الی اللہ فسلکہ ثم رجع عنہ عذبہ اللہ عذابا لم یعذب بہ احدا من العالمین یہ کہتے تھے تو اوس شخص کو اختیار کر جو وعظ کرتا ہے تجھکو لسان فعل سے اور نہیں وعظ کرتا ہے لسان قول سے رحمہ اللہ تعالی۔

۹۴

بندار بن حسین شیرازی ہین ساکن آذربیجان عالم اصول ولسان تھے انکی زبان علم حقائق مین مشہور ہے شبلی انکی تعظیم کرتے اور انکو عظیم القدر جانتے تھے اونکے اور ابن خفیف کے بیچ مین بابت مسائل کے مناقضات رہے سنہ ۳۵۳ مین انتقال کیا ابوزرعہ طبری نے انکو خط لکھا اسنے پوچھا تھا کہ صوفیہ و متصوفہ مین کیا فرق ہے کہا صوفی وہ ہے جسکو اللہ نے اپنے نفس کے لئے اختیار کرکے بغیر تکلف کے مصفی کیا ہے متصوف وہ ہے جو متکلف بنفسہ اور مظہر بہا باوجود عجبت فی الدنیا و تربیت بشریت کے ہے کہتے تھے تو اپنے نفس سے مخاصمت نکر وہ تیرا نہیں ہے تو اوسکو واسطے اوسکے مالک کے چھوڑ دے وہ جو چاہے ساتھ اوسکے کرے جیسے اوسکا قبلہ بحقیقت مین نہ ہو کون ہے یا اوسکی نماز فاسد ہے **حکایت** کہتے تھے محمد بن علی حاکم کو خواب مین دیکھا بعد موت کے پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا غفر لی وجعلنی حجۃ علی المحبین ایکبار اسنے پوچھا دنیا کیا ہے کہا ما ادنیک من القلب واشغلک عن الحق ہے۔

۹۵

ابوبکر طمستانی رح ہ اجل مشائخ سے تھے حال اچھی رکھتے تھے اپنے حال مین منفرد تھے ابنائے جنس مین کوئی انکا مشارک و مماثل انکے وقت مین نہ تھا شبلی انکی تجبیل و تکریم کرتے اور انکے قائل تھے صحبت مین ابراہیم فارسی وغیرہ مشائخ کے رہے نیساپور آئے وہان وفات پائی سنہ ۳۴۰ مین یہ کہتے تھے اللہ کے پاس زیادہ بیٹھو اور لوگون کے پاس کم بیٹھو مراد اس سے عزلت ہے **ع**

کلید گلشن فردوس آن کسان دارند		کہ در سر دمی خود از کائنات می بندند

کہتے تھے بہتر آدمی وہ ہے جو حق کو اپنے غیر مین دیکھے اور یہ جانے کہ راہ طرف اللہ کے سوا اوس راہ کے ہے جسکو وہ ہے اگرچہ رفیع المرتبہ کیون نہو اسلئے کہا انکو تکلیف مین مقصر دیکھے **قف** فرماتے تھے من اتبع الکتاب والسنۃ وھاجر الی اللہ بقلبہ واتبع آثار الصحابۃ لم تسبقہ العصابۃ بلوعلم ماقال رسول اللہ صلعم کہتے تھے تیقظ واسطے اہل تیقظ کے عمارت ہے آخرت کی جس طرح کہ غفلت

تھی اور میرا اعتکاف میں جب ایک بیمار نے تمنا کی اگر اقتدا یا ہے اولیا کا مدد کو اپنے پرستار کیا کر دیکھیے وہ کیونکر میری
بھی گری اور منون سے نبوی عقدہ پر میسر کیا تو علم کا جامہ پہنایا و عمل عطا کیا اپنے جوار میں لیا یا اپنے مشاہدہ سے
آرام دیا اپنے ذکر کی لذت بخشی اپنی معرفت سے ملایا ائمہ مقتدی سے ہم کیا نہایات عبادت رحمت اعلی تمیز ایالقب
حدیث اکثر اهل الجنة البله کے معنی یہ کہتے تھے کہ الا بله فی الدنیا الفقیه فی دینه جو شخص صحبت
دنیا دار کو مجالست فقرا پر اختیار کرتا ہے اللہ اوسکو موت قلب میں مبتلا کرتا ہے خاموشی مدعی سے بہتر ہوتا ہے
کیونکہ طالب طریق تو یہ ہے اور مدعی متخبط ہے خیال وجود میں ہیں ولی کبھی مستور ہوتا ہے لیکن مفقود نہیں ہوتا
کہتے تھے جو کوئی آواز حزین سے وہی بات نہ سنے جو کہ آواز عود و دواخل مغنین سے سنتا ہے تو وہ کذاب ہے ؎

کسانیکه یزدان پرستی کنند	بآواز دولاب مستی کنند

ابو القاسم بن ابراہیم النصرآبادی رحمۃ اللہ علیہ نیشاپوری الاصل ہیں شیخ وقت تھے انکا رجوع طرف الزام علوم
و منفرد ہیں نہ جمیع سنن و علوم تواریخ و علم حقائق کے تھا عالم و حال ہیں اوحد مشائخ تھے صاحب ابو بکر و
ابو علی رودباری و مرتعش وغیرہم سے ہیں آخر عمر میں مکہ آکر ۳۶۹ھ میں حج کیا حدیث لکھی اور روایت کی ثقہ تھے
کہتے تھے ادب یہ ہے کہ جب الشان مشہور بہم ہو اور ترک دنیا کرے تو ظاہر باسماک دنیا کرے تاکہ نسبت
شاہ کی اوس سے منقطع ہو جائے کیونکہ مدار دل پر ہے ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولکن ینظر الی
قلوبکم فرماتے تھے جو کوئی نیک کام کرتا ہے اوسکا ثواب بھی گن کر ملتا ہے قال تعالی من جاء بالحسنة
فله عشر امثالها اور جو کوئی عمل بالمشاہدہ کرتا ہے اوسکا اجر بلا عدد ہوتا ہے لقوله تعالی
انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب کہتے تھے جذب سلوک سے اسرع ہوتا ہے ہر جذبہ حق معنی ہر بندہ
کو اعمال ثقلین سے فرماتے تھے اصل التصوف هو ملازمة الکتاب والسنة وترک الاهواء والبدع و
تعظیم حرمات المشائخ واقامة المعاذیر للخلق والمداومة علی الاوراد وترک ارتکاب الرخص
والتاویلات وما ضل احد عن هذا الطریق الا بفساد مقام الرجال الذین نام اصحاب کہف کا
فتیہ رکھا اسلئے کہ وہ بلا واسطہ ایمان لائے تھے اولیا کے لئے سوال نہیں ہوتا ہے یعنی زوال و حصول ہوتا ہے
نہایات اولیا بدایات انبیا ہیں ۔

علی بن ابراہیم حصری رحمۃ اللہ علیہ بصری تھے بغداد میں آرہے تھے ماہ ذی الحجہ ۳۷۱ھ میں مرے اپنے وقت میں شیخ
عراق تھے صاحب مقال اتم و لسان احسن و کلام مکان متوحد فی الطریقة ظریف فی الشمائل تھے انکی زبان توحید
میں مختص تھی صحبت شبلی میں رہے اور شیخوں کی طرف منسوب تھے یہ کہتے تھے تم تعریض کیا کرو تصریح نہ کیا کرو
تعریض استر ہوتی ہے ۔

سبحان من الہم علیہ رحمۃ اللہ انکے پاس ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے حلف کیا ہے تین طلاق کا کہ وہ ایسی
کی عبادت کریگا کہ کوئی آدمی وقت تلبس اوس عبادت کے شریک اوسکا نہو اب وہ کونسی عبادت کرے
تو العور تیار کہا کہ پانی مکہ میں خالی بالمطاف و لطواف اسبوعا وحدہ تو تحلیل یمینہ علماء عراق اس سوال
کے جواب سے عاجز ہو گئے تھے نہایت متعجب ہوئے کیسے سوال سورہ فقیہہ و علماء عراق شیطانیہ کا کیا تھا کہا
وارد حالی نہ استعداد سے آتا ہے اور نہ کسی سبب سے جاتا ہے اور نہ ایک خط پر آتا ہے اور نہ وقت مخصوص
میں ... حقیقی کی صورت غالباً بر خلاف اوسکے ہوتا ہے کیسے سوال ... کیا تھا کہ ابلک لو ارات منہ
ذلک علیہ ولا حرج کیسے نہایت سوال کیا تھا کہ اخرجہا من قلبک الی یدک فاخالا تضرک
جواب سوال شکر کے فرمایا تھا حقیقت شکر کی اعتراف کرنا ہے ساتھ نعمت منعم کے بروجہ خضوع و مشاہدہ
منت و حفظ حرمت ... معرفت عجز من الشکر کے فرماتے تھے فقیر صابر مع اللہ افضل ہے غنی شاکر سے
اور فقیر شاکر افضل ہے اون دونوں سے اور فقیر صابر شاکر افضل ہے اون سب سے بلا نہیں آتی مگر اوس پر
جو عارف نہ ہو حکایت ایک مرتبہ لوگ بغداد میں سے جمع ہوئے امتحان اونکا علم میں لیں
ہر شخص نے کچھ مسائل جمع کیے تھے جب حاضر مجلس ہوئے شیخ نے سر جھکا لیا ایک بار نور کا اونکے سینہ
اونکے سینوں پر گرا جو کچھ اونکے دلوں میں تھا وہ سب محو ہوگیا مبہوت و مضطرب ہوکر چیخنے لگے کپڑے
پھاڑ ڈالے سر برہنہ ہوگئے شیخ نے کرسی پر جا کر سب کے مسائل کا جواب دیا سب معترف اونکے فضل کے ہوئے
ف یہ باوجود اوس جلالت قدر کے پاس فقیر و جاہ ہے دفقرا کے بیٹھتے اونکے کپڑوں سے جوں بینتے
اغنیان دولت و عظما میں سے کسی کے لیے کھڑے نہ ہوتے اور نہ کبھی کسی وزیر و سلطان کے در پر گئے ۵

	مسند نشین سایہ دیوار خویش بخت		در زیر بار منت بال ما مرد	

علی بن الہیتی کہتے تھے الکا قدم التفویض والموافقت پر تھا ہمراہ تبری کے حول و قوت سے اونکا طریقہ تجرید تھا
و توحید و تفرید تھا ساتھ حضور کے موقف عبودیت میں لا لشی و للشی عدی بن مسافر نے کہا ہے طریقہ اونکا ذوقی
تھا نیچے مجاری اقدار کے ساتھ موافقت قلب و روح و اتحاد باطن و ظاہر و انسلاخ صفات نفس ہمراہ غیبت
رویت نفع و ضر و قرب و بعد سے لقا بن بطو کہتے تھے انکا طریق اتحاد قول و فعل و نفس و وقت و معانقہ
اخلاص و تسلیم و موافقت کتاب و سنت ہر نفس و خطرہ و وارد و حال میں تھا اور ثبوت ہمراہ خدا عز و جل کے
کہتے ہیں انکی قوت طریق الی الرب میں مثل قوت سارے اہل طریق کے تھی شدت و لزوم میں ... وحکما
رجال طریقت کو جیسا اور ظاہراً و باطناً حقیقت شرع پر تھے اپنے یاروں سے کہتے تھے اتبعوا ولا تبتدعوا
واطیعوا ولا تمرقوا واصبروا ولا تجزعوا واثبتوا ولا تفرقوا وانتظروا ولا تیأسوا واجتمعوا

على الذكر ولا تمرقوا وتخرجوا من الدرب ولا تلطخوا وعن باب مولاكم لا تبرحوا ف
فرماتے تھے اذا امت من الخلق قيل لك يرحمك الله وأماتك عن الهوى فاذا امت عن هواك
قيل لك يرحمك الله وأماتك عن ارادتك ومناك فاذا امت عن ارادتك ومناك
قيل لك يرحمك الله واحياك فيحييك حينئذ بحياة طيبة لا موت بعدها وتغنى غنى
لا فقر بعده وتعطى عطاء لا منع بعده وتعلم علما لا جهل بعده وتأمن امنا لا تخاف بعده
وتكون كدرنيا اسم لا يكاد ترى **ف** فرماتے تھے جب تو اپنے دل میں کسی شخص کا بغض یا حب پاوے
تو اوسکے اعمال کو کتاب وسنت پر عرض کر اگر وہ افعال اون دونوں میں محبوب ہوں تو اوسکو دوست رکھ اور
اگر مکروہ ہوں تو مکروہ رکھ تاکہ تو کسی کو اپنے جی ہی سے مبغوض و محبوب نرکے **قال تعالى**
ولا تتبع الهوى فيضلك عن سبيل الله اور کسی شخص کو تو چھوڑ مگر واسطے اللہ کے اسپر جفا ہوگا
کہ تو اوسکو مرتکب کسی کبیرہ کا یا مصر کسی صغیرہ پر دیکھے جو حقیقت جسکی شہادت شریعت نے بطلان کی
ف علامت اوس ابتلا کی جو بوجہ عقوبت و مقابلہ کے ہوتی ہے عدم صبر ہے وقت وجود بلا کے
اور جزع و شکوہ طرف خلق کے اور علامت اوس ابتلا کی جو بوجہ تکفیر و تمحیص خطیات ہوتی ہے وجود
صبر جمیل کا بغیر شکایت وجزع و ضجر و ثقل کے اوپر دوستوں اور ہمسایوں کے اور علامت اوس ابتلا کی جو واسطے
ارتفاع درجات کے ہوتی ہے وجود ہے رضا و موافقت و طمانیت نفس و سکون کا واسطے اوسکے جو نازل ہو یہانتک
کہ وہ انحلال پاوے جو شخص آخرت کو چاہتا ہے وہ دنیا میں زہد کرے اور جو کوئی اللہ کو چاہتا ہے وہ آخرت
میں زہد کرے جب تک کہ دل بندہ کا متعلق رہتا ہے ساتھ کسی شہوت کے شہوات دنیا سے یا ساتھ
کسی لذت کے لذات دنیا سے جیسے ماکول ملبوس منکوح یا ولایت یا ریاست یا تدقیق کسی فن میں فنون
زائد علی الفرض سے جیسے روایت حدیث کیفیت حال پر یا قرات قرآن بروایات سبع یا جیسے نحو و لغت
و فصاحت تب تک وہ محب آخرت نہیں ہوتا ہے بلکہ راغب فی الدنیا و تابع ہوا ہی خود سے سو مومن قناعت
ہوتا ہے اور منافق لقلقان **ف** شعرانی نے بعض مقامات شاذہ اور بعض کرامات انکے اور بعض
عبارات دقیقہ جادم توم ذکر کیے ہیں جنسے اونکو نہیں لکھا ان ترجمہ انکا کتاب التقصا میں اسطرح سے دیکھ
جسنے لکھا ہے اسمیں شک نہیں ہے کہ جناب شیخ رضی اللہ عنہ کبیر الاولیا وتھے جامع تھے درمیان سیادت نسب
و علو حسب و علم کتاب و سنت و علم طریقہ قوم کے اور اپنے عصر میں ملک العلماء بالعلمین اور عمدہ مشائخ و اکرم
صوفیہ سے تھے انتقال انکا مذہب حنابلہ پر ہوا کتاب غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب مروج ہیں اہل اسلام
میں اونسے فضل و کمال انکا ظاہر باہر ہے مح +

ابوبکر بن ہوار بطائحی رح یہ شاطر رہزن تھے ایک رات ایک ہاتف کو سنا کہتا ہے اما ان لك ان تخاف من الله
تعالی اسی دم تائب ہوئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خواب میں انکو خرقہ و طاقیہ پہنایا یہ جاگ اٹھے درویشوں کو
پایا کہتے تھے میرے رب کا مجھ سے عہد ہے کہ جو کوئی جن میری تربت میں داخل ہوا اسکو آگ میں نہ جلائے گا
مشائخ عصر کا انکی جلالت و علو مقام پر اجماع تھا فرماتے تھے التصوف ذکر باجتماع و وجد باستماع و عمل
باتباع دوسرا قول یہ ہے التوحید افراد القدم من الحدوث والخروج عن الاوطان وقطع المحاب و
ترك الوقوف مع كل ما علم وكل ما جهل جمع بالحق تفرقه عن الغير ہے اور تفرقه عن الغير جمع بالحق ہے
حقیر سمجھنا لوگوں کو مرض عظیم لاعلاج ہے کہتے تھے اوتاد عراق کے آٹھ آدمی ہیں معروف کرخی احمد بن حنبل
بشر حافی منصور بن عمار جنید سری سقطی سہل تستری عبد القادر جیلی پوچھا کسی نے عبد القادر کون ہیں کہا عجمی شریف ہیں ساکن
بغداد انکا ظہور قرن خامس میں ہوگا وہ واحد الصدیقین و اعیان الدنیا والاقطاب ہ

ابو محمد شنبکی رح ریاست اس شان کی انکے وقت میں انہیں کی طرف منتہی ہوئی بڑے شریف الاخلاق
کامل الادب وافر العقل کثیر التواضع تھے پہلے رہزنی کرتے تھے پھر باشارہ ابوبکر بن ہوار کے تائب ہوئے
انکی دعا سے اکثر امراض مجنون اچھے ہو جاتے تھے کہتے تھے جسنے اللہ کی نافرمانی سنی وہ کیا اور اسکے داعی کا جواب
دیگا اور جو کوئی مستغنی ہوا ساتھ کسی شئے کے سوا اللہ کے اوسنے اللہ کی کچھ قدر نہ جانی جسنے قہر کیا اپنی جان
پر ادب سے وہی اللہ کا عابد بالاخلاص ہوگا صلاح دل کی اشتغال علم میں ہے وجہ اخلاص پر اور فساد دل کا
اسکے اشتغال میں ہے وجہ ریا و سمعہ پر شہوت صادقین مجاہدہ ہے اور شہوت کاذبین نوم وکسل ہے رح

عزاز بن مستودع بطائحی رح ریاست طریق کی بطائح میں انہیں کی طرف منتہی ہوتی تھی
ایک جماعت صلحا و فقہا نے انسے اخذ طریقہ کیا تھا مشائخ انکی تعظیم پر مجتمع تھے یہ کہتے تھے غفلت دو ہیں
ایک غفلت رحمت دوسری غفلت نقمت وہ غفلت جو رحمت ہوتی ہے کشف نہ ہونا ہے تاکہ قوم مشاہدہ عظمت
و جلال حق کر کے عبودیت سے زائل ہو مگر فرائض و سنن اور مراعات سر سے غافل نہ ہو مگر مراقبہ و ارادہ کا ہیبت اور رؤ
غفلت جو نقمت ہے اشتغال ہے بندہ کا طاعت خدا سے ساتھ معصیت کے اور ملتفت ہونا طرف کرامات کے
اور غفلت طریق استقامت سے فرماتے تھے ارادت تحویل کرنا قلب کا ہے اختیار سے طرف رب اختیار کے اور
جلوس ساتھ اللہ کے بغیر علم کے کمال علم انقطاع رجا ہے کنہ صفات جلال سے ہ

شیخ منصور بطائحی رح یہ ماموں تھے احمد بن رفاعی کے ایک جماعت کثیر اہل احوال و ارباب مقامات کی انکی
طرف منسوب ہے یہ کہتے تھے جسنے دنیا کو پہچانا وہ اسمیں زہد کریگا جسنے اللہ کو پہچانا وہ اوسکی رضا اختیار
کریگا جسنے اپنے نفس کو نہ پہچانا وہ اعظم غرور میں ہے دل کا رتبہ جتنا بلند ہوتا ہے اوسی قدر عقوبت

کے کیسا ہے یعنی پابند ہے اوسکا یا نہیں اور حسین اونکی دعوت ہوا اونکے پاس نہ بیٹھ کہیں اونکا شوہر تہر جاتا
تہو اگرچہ بعد ایک زمانہ کے ہوا اکثر اقامت انکی جزیرہ سادسہ سحر محیط میں رہتی تہی ہوا سے کہتے ظہر جاوہ مہر حال ابی شیبہ
میں انتقال کیا فرماتے تہے توحید الباری عزوجل لا تجری ماہیتہ فی مقال ولا تخطر کیفیتہ ببال
جل عن الامثال والاشکال حرام علی العقول ان تصور الا ما وصف بہ ذاتہ تعالی فی کتابہ
او علی لسان نبیہ صلعم بیہ بالس میں جا رہتے تھے وہیں اپنے زاویہ میں مدفون ہوئے +

علی بن وہب سنجاوی ہیں ایک جماعت اکابر انکی شاگرد تہی چالیس برس تک سب حال چھوڑ کر مرشد کے ہیں
پہنسات برس کی عمر میں قرآن یاد کیا پہر مشغول علم ہوا ایک بار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہا مجکو
حکم ہے کہ بیہ طاقیہ میں تمکو پہناؤں پہر ایک کلاہ آستین سے نکال کر میرے سر پر رکھی پہر مجھسے خضر نے کہا
اخرج الی الناس ینتفعوا بک پہر میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا یہی بات مجھسے فرمائی
پہر حق تعالی کو خواب میں دیکھا مجھسے کہا یا سیدی قد جعلتک من صفوتی فی ارضی فاخرج الیھم
واحکم فیھم بما علمتک من حکمی آخر میں لوگوں کی طرف نکلا ہر طرف سے لوگ میری طرف دوڑے یہ کہتے
تہے کہ فریضہ و فضیلت و قربت ہے حرام میں فریضہ ہے مشتبہ میں فضیلت ہے حلال میں قربت ہے زہد
اعظم ہے ورع سے اسلئے کہ ورع القا ہے اور زہد قطع کل ہے لقا ہے جب سب کو قطع کیا تو آپ سے فنا ہو جاتا ہے +

شیخ موسی بن ماہین سدلی ہیں اوحد ائمہ و صاحب کشف و خرق عادات تہے انکی ہیبت تہی دلوں
میں لوگ انکی زیارت کو اور حل مشکلات کے لئے دور دور سے چلکر آتے تہے شیخ جیلی انکے ثنا خوان و معتقد
تہے ایکبار کہا اے اہل بغداد قریب ہے کہ تمپر ایک سورج نکلے گا جو ابتک طالع نہیں ہوا کہا وہ کیا ہے
کہا شیخ موسی زدلی **ف** یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دیکھا کرتے تہے اغلب احوال انکے
بتوفیق نبوی تہے لوہے کو ہاتھ لگاتے تو نرم ہو جاتا چار ماہ کے بچے سے کہتے فلان سورت پڑھ وہ فی الحال
فصیح پڑھتا پہر اوسوقت سے بولتا رہتا بلد ماردین میں رہے وہیں مرے جب قبر میں رکہا کہ مرے ہوکر جنازہ پڑھا
گئے بعد کہی تاملین قبر میں روپوش ہو گئے شعرانی نے جو عبارت انکے متعلق حقائق طریقہ نقل کی ہے وہ فہم
عوام سے باہر ہے اسلئے ترجمہ اوسکا ترک کر دیا گیا ہے +

شیخ عبد القادر سہروردی ہیں الکا لقب ضیاء الدین و نجیب الدین تہا صدیقی النسب تہے طیلسان و لباس علما
پہنتے تہے اور لیلہ پر سوار ہوتے ایکے سامنے غاشیہ لے چلتے انکے احترام پر مشائخ و علما کا اجماع ہے انہو
پاک سے انکا قبول تام صدور میں اور مہابت وافر قلوب میں پڑا ہی تہی شیخ شہاب الدین سہروردی مخزومی
اکابر انکی صحبت میں کامل ہوئے انکا ذکر شہرہ آفاق ہوا ہر قطر سے لوگ انکے پاس آتے فرماتے تہے

احوال معاملات قادریہ مین انسے صفا اوکی از فوائد حضور معانی مشاہدہ حل ہوتے ہین اول تصوف علم ہے اوسط اوسکا عمل ہے آخر اوسکا موہبت ہے علم کاشف مراد ہوتا ہے عمل طالب پر اعانت کرتا ہے موہبت غایت امل کو پہنچا دیتی ہے اہل تصوف تین طبقے ہین مرید طالب متوسط طالب منتہی واصل مرید صاحب وقت ہے متوسط صاحب حال ہے منتہی صاحب یقین ہے ف افضل اشیا نزدیک صوفیہ کے عدّ انفاس ہے مقام مرید کا مجاہدات و مکابدات و تجرع مرارات و مجانبت حظوظ و مخالفت نفس ہے اور مقام متوسط کا رکوب اہوال ہے طلب مراد و مراعات صدق فی الاحوال و استعمال ادب فی المقامات مین وہ مطالب ہے ساتھ آداب منازل کے اور صاحب تلوین ہے کیونکہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف ترقی کرتا ہے اور زیادتی مین رہتا ہے مقام منتہی کا صحو و ثبات و اجابت حق من حیث الا ہے وہ حالت شدت و رخا و منع و عطا و جفا و وفا مین یکسان رہتا ہے اوسکا اکل مثل جوع کے اور نوم مثل سہر کے ہوتا ہے حظ اوسکے فانی ہوجاتے ہین حقوق باقی رہجاتے ہین ظاہر مین ہمراہ خلق کے ہے اور باطن مین ہمراہ حق کے یہ سب امور منقول ہین احوال نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ف اوکی خلوت مین جب کوئی فقیر بیٹھتا نزلا اوسکے پاس آکر تفقد احوال کرتے کہتے آجکی رات تجھپر یہ ہوگا فلان امر کشوف ہوگا فلان حال تجھکو حاصل ہوگا ایک شخص اس صورت کا تیرے پاس آئیگا تجھسے یہ کہیگا تو اوس سے مذر کرنا کہ وہ شیطان ہے غرضکہ جس بات کی خبر فقیر کو کرتے ویسا ہی وقوع ہوتا مرتے دم تک بغداد مین رہے ۵۷۵ھ مین انتقال کیا عدسہ ساحل دجلہ مین مدفون ہوئے رحمہ

(۱۴۳) احمد بن ابی الحسین رفاعی یہ منسوب ہین طرف بنی رفاعہ کے یہ ایک قبیلہ ہے عرب کا یہ ام عبیدہ ارض بطایح مین ساکن رہتے وہین انتقال کیا ریاست علوم طریق کی انہی تک منتہی تھی طرف انکے شارح احوال قوم کاشف مشکلات منازلات تھے ثقات امر تربیت مریدین کی انہین سے ہوئی ایک جماعت کثیر نے انسے تخرج و تلمذ کیا مشائخ و علما نے انکا مرتبہ کیا انکا کلام لسان اہل حقایق پر نہایت عالی ہے ف انسے حال رجل متمکن کا پوچھا کہا یہ وہ شخص ہے کہ اگر اوسکے لئے سنان اعلی شماہق جبال الارض پر نصب کئے جائین اور ریاح ہشتگانہ چلین تو بھی وہ اوسکو متغیر نکرین ہ

	نہ مگر دو ز دست کہ از راہ سنگ برخیزد		اگر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے	

قرطبہ مشتے تنہ اساس احوال مرضیہ و مراتب سنیہ ہے اعلی قدم قاصدین الی اللہ کا اہم منقطعین الی اللہ کا دور اضلین من اللہ کا اور متوکلین علی اللہ کا یہی زہد ہے جسنے اپنے اساس کو بطریق محکم نکیا اوسکے لئے کوئی شے بعد صحیح نہین ہوتی ہے کہتے تھے فقرا و اشراف ہین کیونکہ فقر لباس مرسلین جلباب صالحین تاج متقین غنیمت عارفین منیۃ مریدین رضاء رب العالمین کرامت اہل ولایت ہے انس باللہ انسی شئے کو ہوتا ہے

متوجہ ہین ہے سلامت صحت حال کی ہے جسکو صاحب حال احوال غلبہ مین محفوظ رہے جسطرح کہ اوقات سہو مین محفوظ
ہوتا ہے **ف** فرماتے تھے حق دراوہ ہر اوس شے کی ہے جسکو خلق اپنے اقدام سے دریافت کرتی ہے یا
اپنے علوم سے ادراک کرتی ہے یا اپنے معارف سے اور سیر اشراف پاتی ہے وہ کہ وہ وہان مین احوال نہر الملک
سے رہتے تھے وہین سنہ ۵۷۵ھ مین مرے انکی عمر ایکسو بیس برس سے کچہ زیادہ تھی مریدان بے اندازہ
تھیں آپ کے رحمہ اللہ تعالی ا

شیخ عبدالرحمن طفسونجی انکا بڑے مشائخ عراق سے ہے یہ عین العارفین صدر المقربین صاحب احوال فاخرہ و کرامات
ظاہرہ تھی کہتے تھے مین درمیان اولیا کے ایسا ہون جیسے کہ کرکی درمیان طیور کے کہ اسکی گردن سب سے زیادہ
لمبی ہوتی ہے ایک بلند کرسی پر بیٹھ کر شریعت و حقیقت مین کلام کرتے علما و مشائخ حاضر ہوتے لباس علما
پہنتے خچر پر سوار ہوتے فرماتے تھے جو کوئی مشتغل ہوتا ہے طلب دنیا مین وہ مبتلا ہوتا ہے ذلت مین اور جو
کوئی اندھا ہوجاتا ہے نقائص نفس سے وہ طالعی باطنی ہوجاتا ہے اور جو مشرف ہوتا ہے ساتھ باطل کے وہ
محجوب الحق علوم حقائق احکام عبودیت ہے اور منافع عموم علم توحید **ف** ہمراہ فوائد کے لطائف حزنیہ مین کرتی
جیکہ قائم ہو اجابات وسنن ہے اور نتیجہ نہین دیتا کوئی عمل مند و ب اور علم مطلوب ہمراہ کبر کی شخصی شیخ ایک
مشہر ہے عراق کا رہا اس ہوکر دیت شعرانی نے ایک عبارت طویل انکی توبار و مراقبہ نقل کی ہے +

شیخ ابقا ابن الطور یحیی بطایحی مشائخ عراق وا کا بر صدیقین سے ہین صاحب احوال نفیسہ
و مقامات جلیلہ و کرامات باہر و تھے شیخ جیلی انکی بہت ثنا کرتے کہتے سب مشائخ کو ہم جانتے رہا ہے مگر انکو
سب کمیل دیا ایک فراق مصاہر و علما کی انکی شاگرد تھی لوگ زیارت کو آتے نذرات لاتے کہتے تھے فقر جب
سے بہر مستغنی من غیر اللہ کا بندہ فقر مین صادق نہین ہوتا جب تک کہ اپنے فقر سے باستغنا شہود فقر رہا ہو
نہ لکلے فرماتے تھے تو انصاف کر لوگون کا اپنے نفس سے اور قبول کر نصیحت اونکی جو تجہسے کم درجہ ہے تو
شرف منازل پایگا جو کوئی اپنے نفس سے راجہ بنالے اوسکا دل ویران ہے جو کوئی اپنے نفس پر اللہ سے
استعانت نہین کرتا ہے نفس اوسکو پچھاڑ دیتا ہے **حکایت** تین فقرا اونکے پیچہے نماز عشا پڑہی
انکی زیارت کو تقویم نفس پہنچا کر بیگمان ہوے رات کو اونکے زاویہ مین رہے تینون کو احتلام ہوگیا وہان نہر کو
نہانے کو گئے کپڑے اوتار کر کنارہ رکہے کہ مدرسے کے ایک شیر عظیم الخلقت آیا اور اونکے کپڑون پر بیٹھ گیا رات نہایت
سرد تھی انکو اپنے ہلاک کا یقین ہوا اتنے مین شیخ زاویہ سے باہر نکل کر آئے شیر اونکے پاؤن پر خاک مین
لوٹنے لگا ان تینون نے توبہ کی اور استغفار پڑہی ہا قریہ نامورس احوال نہر الملک مین رہتے تھے
سنہ ۵۵۳ھ مین انتقال فرمایا ہے +

شیخ ابو سعید قلوزی رح یہ اکابر عارفین و ائمہ محققین سے تھے صاحب انفاس تھا و تصرفات و افعال خارقہ و کرامات و
معارف اپنے شہر و ساحل شہر یعنی قلوزی [illegible] علوم شرائع و حقائق پر تکلم کرتے بلند کرسی پر بیٹھتے
نہایت [illegible] لوگ انکی زیارت کو آتے تھے کہتے تھے شرط فقیر یہ ہے کہ دل اوسکا حرص سے صاف اور
نفس اوسکا ہوا کی ہے سے سالم [illegible] فرماتے تھے تصوف بیزار ہوتا ہے اور ول
حق سے جسطرح کہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا فانهم عدو لی الا رب العالمین صوفی نہیں ہوتا
جب تک کہ خلق سے بلا [illegible] و دوست [illegible] کہ مشاہدہ [illegible] کرکے آنکھوں سے آنکھ بند کرلے حاجت
رحمانی الذات [illegible] نہ کوئی اوسکو قبول کرے اور نہ وہ کسی کو قبول کرے کہتے ہیں انکے پاس خضر
آیا کرتے تھے قلوز یہ ایک گاؤں ہے محلات نہر الملک کا قریب بغداد ہوا وہی جگہ [illegible] میں مرے لباس اہل علم
پہنتے طیلسان اوڑھتے خچر پر سوار ہوتے تھے رح

شیخ مطر باذرائی رح یہ اجل سادات عارفین و مشائخ عراق سے تھے علما انکی جلالت و زہد و ہدایت پر متفق
ہیں ابو الوفا فرماتے تھے الشیخ مطر وارث حالی ومالی یہ اونکے خادم خاص تھے اونپر حالت سکر غالب تھی
یہ کہتے تھے لذت نفوس کی [illegible] مناجات قدوس میں اور لذت قلوب کی [illegible] مزامیر انس میں [illegible] قول کے ہاتھ
نفوس کی باگ پکڑے ہوئے ہیں نفس مسخر عقل ہے عقل کو استمداد انوار الہیہ سے ملتی ہے عقل ہی سے وہ حکمت
حاصل ہوتی ہے جو راس العلوم و میزان عدل و لسان ایمان و عین البیان و روضة الارواح و نور الاشباح ہے
یہ کردی [illegible] ارض عراق میں رہتے وہیں مرے رح

شیخ ابو محمد مبارک کردی رح یہ اعیان مشائخ عراق و صدور مقربین و ائمہ محققین سے تھے انکا احترام و تعظیم
ابنائے مشائخ کا ہے یہ کہتے تھے دل مشتاقوں کے منور بنور خدا ہیں جب اونمیں اشتیاق متحرک ہوتا ہے نور اونکا
درمیان آسمان و زمین کے چمکتا ہے اوسوقت اللہ ساتھ اونکے ملائکہ میں مباہات فرماتا ہے اور کہتا ہے
اشهدكم انی الیهم اشوق کہتے تھے ہیبت کی آگ دل کو پگھلاتی ہے اور محبت کی آگ روح
کو اور شوق کی آگ نفوس کو فرماتے تھے خاموشی عبادت ہے بغیر عنا کے اور زینت ہے بغیر زیور کے
اور ہیبت ہے بغیر سلطان کے اور حصن ہے بغیر سور کے اور راحت ہے کاتبین کو اور غنیمت ہے اعتذار سے

خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید	بخاطر ہیچ مضمون ہوز لب بستہ نمی آید

ما خلق اللہ من عجیبة الا ونقشها فی صورة الآدمی ولا اوجد امرا غریبا الا وسطر
[illegible] رسم الا وجعل فیها مفتاح علمه فهو نسخة مختصرة من العالم [illegible]
مقامات المحبین خاصة فان عیون الفنا لا تقبله ومنازل العلم لا تسعه

حکایت ایک شخص انسے رخصت ہوئے آیا حج کو تو قدم تجرید و موت پر چاہا تھا نہ زاد تھا نہ کوئی ہمراہ انہوں
نے انسکو ایک مدہبا دیا و کہا کہ تو اس سے پانی پائیگا جبکہ وضو کرنا چاہیگا اور دودھ پائیگا جبکہ پیاسا ہوگا
اور ستو پائیگا جبکہ بھوکا ہوگا وہ شخص عراق سے آگے گیا اور سب جگہ میں رہا اور پھر عراق کو واپس آیا باوجود
اس طول سفر کے جب وضو کرنا چاہتا تھا آب نمکین پاتا جب ارادہ شرب کا کرتا تو شیر پاتا جب طالب غذا ہوتا
دودھ تو ستو پاتا انکا انتقال ۲۶۰ھ میں جبل حمرین ارض عراق میں ہوا ✦

جاگیر
شیخ جاگیر رحمہ اللہ ایک کرد تھے اس طریق کے اور بزرگ تھے اس فرقہ کے ابو الوفا کی زیارت کی تھی اپنی لوگوں
انکے پاس سعید کی اپنے سر پر رکھوا اور انکو دلوا دیا و کہا کہ بیٹے اللہ سے سوال کیا تھا کہ جاگیر میرا مرید ہو
سو اللہ نے اسکو مجھے بخشا قال تعالی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا کے معنی یہ
کہتے تھے استقاموا علی الشاهدة لان من عرف الله لا یهاب غیره ومن احب شیئا
لا یطالع سواه انکا نفقہ غیب سے مہیا کردی تھے صحرائے عراق میں قریب طرہ ازماس کے رہتے تھے وہاں کے
لوگوں نے بعد انکے مرنے کے ایک گانوں آباد کرلیا باامید برکت رحمہ اللہ ✦

قاسم
قاسم بن عبید اللہ بصری رحمہ اللہ صاحب عجائب و غرائب تھے مذہب امام مالک پر فتوی دیتے تھے علم شریعت و حقیقت
میں ایک کرسی عالی پر بیٹھکر تکلم کرتے انکا کلام لوگوں میں متداول ہے کہتے تھے الوجد محمود ما لم
یکن من شهود فرماتے تھے شاهد الحق یبقی و ینفی شاهد الوجد و ینفی من العین الوسن و
سکره یزید علی سکر الشراب کہتے تھے المواجید ثمرات الاوراد و نتائج المنازلات فرماتے تھے
ترک الاحوال قبل وجود الله تعالى محال و طلب الاحوال بعد وجود الله تعالى محال ہے
خلوت سے باہر آتے جس درخت خشک پر گرتے وہ سرسبز ہو جاتا جس آفت زدہ بیمار پر گزرتے وہ تندرست
ہوجاتا قبل ۳۵۰ھ کے بصرہ میں مرے وقت نماز جنازہ کے جب ہاتھ تکبیر کے اٹھائے جاتے تھے ہوا میں اصوات
ضرب طبول سنی جاتی ✦

عثمان
عثمان بن مرزوق قرشی رحمہ اللہ اکابر مشائخ مصر سے ہیں علمائے محققین میں سے تھے انکو شعرانی رحمہ اللہ صاحب
کرامات ظاہرہ و احوال نادرہ و انفاس صادقہ لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مصر میں فتوی مذہب امام احمد
پر دیتے تھے جمیع علمائے متقین و فضلائے محققین مصر میں حاضر و ملی تھے اللہ نے انکے ہاتھ پر خرق عادات
اعیان ظاہر کیا تربیت مریدین صادقین مصر و اعمال مصر کے انہیں تک منتہی ہوتی ہے انکی تعظیم و تجلیل و احترام
پر اجماع مشائخ کا منعقد ہوا ہے اختلاف میں مرجع طرف انکے قول کے تھا فرماتے تھے رستہ اللہ کی معرفت
و صفات کا فکر و اعتبار کرنا ہے انکے حکم حکایات میں واسطے الباب کے کوئی راہ طرف معرفت کنہ ذات کے

شیخ سہا ہے اسی طرح تا شدہ ہے لیکن تا عرش کا طرف متصل ہیں طرف معرفت خدا کے اور حق بالذات ہیں اوسکی ازلیت پر اور تمام
کمالات الٰہیہ اللہ میں ہیں تمام حد و علامت کے اور سارا عالم ایک کتاب ہے جسکے حروف کو اہل بصائر بقدر بصیرت کے پڑھتے ہیں
ہر کوئی اپنے نفس کا شناسا ہے لوگوں کی خواہش اور سکے دیگرون شمع نگرتی ہے جو شخص صحبت ہمولی پر صبر نہیں
کرتا مبتلا اوسکو صحبت عجیبہ میں مبتلا فرماتا ہے اور جسکے آمال منقطع ہو گئے گو اپنے مولیٰ سے وہی حقیقت میں
شہید ہے جو کوئی مشتق ہوا ساتھ حق کے وہ مستغنی ہوا ساتھ اللہ کے عارف کا شوق مشیت و ہیبت ہے جس شخص
پر حال غالب ہو وہ ہماری مجلس سے اس میں خارج ہو **حکایت** ایکسال آب نیل بہت بڑھ گیا تھا قریب تھا کہ مصر
غرق ہو جائے اور زمین پر آتا تھا کہ وقت زرع کا فوت ہونے لگا لوگون نے آکر ان سے کہا یہ کنارہ نیل پر گئے
وضو کیا فی الحال پانی گھٹ گیا دو گز کے قریب کم ہو گیا اور زمین کھل گئی دوسرے روز لوگون نے کشتکاری
شروع کردی **حکایت** بعض سنوات میں نیل ٹھیر گیا غلہ گران ہو گیا وقت زراعت کا فوت ہونے لگا خوف
ہلاکت کا پیدا ہوا لوگ اسکے پاس دوڑے یہ ساحل نیل پر آئے ابریق میں پانی لیکر وضو کیا اوسی دن نیل بڑھ گیا
اور پانی حد پر آگیا اوس سال بہت زراعت پیدا ہوئی **حکایت** ایکدن مصر میں اندر اپنے گھر کے نماز عشا پڑھی
پاس تھا خادم جد ابو العباس بمصری روانہ ہوئے مکہ میں جاکر حجر میں ایک ساعت طویل تک نماز ادا کی پھر وہان سے
مدینہ میں آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر منور کی زیارت کی پھر بیت المقدس پہنچے ایک ساعت
وہاں نماز پڑھی پھر پہلے سفر میں واپس آگئے ابو العباس کہتے ہیں میں نے اوس رات کوئی تعب نہیں دیکھا
ف کوئی عربی آدمی چاہتا کہ زبان عجمی میں بات چیت کرے اوسکے دہن میں تھوک دیتے وہ اوسی
زبان میں بات کرنے لگتا گویا اوسکی اصلی لغت ہے انکا انتقال ۶۸۶ھ میں بمقام مصر ہوا ستر برس سے زیادہ
عمر ہوئی قریب امام شافعی رح دفن ہوئے ۞

شیخ سعید سنجاری رح اعیان مشائخ مشرق و صدور عارفین و اکابر محققین سے تھے صاحب کرامات علیہ و مقامات
سنیہ و اشارات صحیحہ جامع تھے درمیان شریعت و حقیقت کے سنجار کے مریدین انہیں کی تربیت سے نکلے سائر اقطار
سے انکی زیارت کو آتے انکا احترام و اکرام جمیع علماء و مشائخ عظام تھا فرماتے ہیں ہو واحد ممن ملکہ اللہ تعالیٰ
التصرف فی العالم مراد تصرف سے اسجگہ خرق عادت و کرامت ہے نہ استقلال تصرف کہ وہ خاص ساتھ پروردگار
عالم کے ہے یدبر الامر من السموات الی الارض یہ کہتے تھے علم تین ہیں ایک علم من اللہ تعالیٰ یہ علم ہے
امر و نہی و احکام و حدود کا دوسرا علم مع اللہ تعالیٰ یہ علم ہے خوف و رجا و محبت و شوق کا تیسرا علم باللہ تعالیٰ یہ
علم ہے اللہ کی نعوت و صفات کا اور علم ہے ظاہر کا اور علم ہے طریق کا اور علم ہے باطن کا اور علم ہے منزل کا اور
علم ہے حکم کا اور علم ہے شرع کا و کل باطن لا یتقیہ ظاہر فہو باطل اصل عقل صحبت ہے اور باطن اسکا

جو احوال آدمی کو ہر وقت طاری ہوتے ہین اونکے مشابہ ہوا حسن سکارم مقتدر ہوتا مقرر ہے سبب غضب کا ہجوم کرنا نفس کا
طرف سے من فوق کے حرکت غضب کی باطن انسان سے طرف ظاہر کے ہوتی ہی اور حرکت حزن کی ظاہر سے
طرف باطن کے ہوتی ہے حزن سے مرض و اسقام حادث ہوتی ہین اور غضب سے سطوت و انتقام پیدا ہوتا ہے
حکایت شیخ تقی الدین سبکی کہتے ہین مین ایک مجلس سماع مین گیا وہان شیخ رسلان بھی تھے قوال نے کچھ
اشعار پڑھے یہ حست کرکے ہوا مین جاتے اور چکر مارتے پھر آہستہ آہستہ زمین پر اوترتے کئی بار اسیطرح کیا
حاضرین مجلس دیکھتے تھے جب آخر کو زمین پر اوترے اوس گھر مین دو درخت تھے اونسے تکیہ لگاکر بیٹھے وہ درخت
مدت سے خشک ہو رہے تھے اونمین پتے لگے سرسبز ہوگئے انجیر لگا جب انکی نعش کو اوٹھایا سبز پرندون نے
اونکو آکر گھیر لیا رح ۱۱

شیخ ابو مدین مغربی رح یہ اعیان مشائخ مغرب و صدور مقربین سے تھے انکی شہرت انکی تعریف سے مستغنی ہے
انکا نام شعیب تھا انکے بیٹے کا نام مدین ہے مصر مین مدفون ہین انکی عمر قریب اسی سال کے ہوئی **حکایت**
شیخ عبد الرزاق کہتے ہین [illegible] مین میری ملاقات خضر سے ہوئی مینے اونسے حال ابو مدین کا پوچھا کہا وہ امام
صدیقین مین ہین اسوقت مین **حکایت** شیخ محی الدین رح نے فتوحات مین ذکر کیا ہے کہ مین اور بعض
ابدال جبل قاف پر گئے وہان ایک سانپ پہاڑ کو گھیرے ہوئے تھا بدل نے مجھسے کہا اسکو سلام کرو یہ جواب
دیگا مینے سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا تو کس شہر کا ہے مینے کہا بجایہ کا کہا حال ابو مدین کا وہان کے لوگون
کے ساتھ کیا ہے مینے کہا لوگ اونکو متہم بزندقت کرتے ہین اوسنے کہا عجباً واللہ لبنی آدم ما ظننت
ان اللہ عزوجل یوالی عبداً من عبیدہ فیکرھہ احد مینے کہا تونے ابو مدین کو کہان سے جانا کہا
سبحان اللہ ہمارے زمین پر کوئی ایسا جاندار ہے جو اوسکو نجانتے وہ اللہ کا ولی ہے اللہ نے اوسکی محبت قلوب
عباد مین ڈالی ہے اوسکو مکروہ نرکھیگا مگر کافر یا منافق انتہی مین کہتا ہون دلیل اسپر معرفت پر حدیث
مرفوع ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہوسکتی ہے ان العالم لیستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض
والحیتان فی جوف الماء الحدیث رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ
والدارمی ابو امامہ باہلی کا لفظ مرفوع یہ ہے ان اللہ وملائکتہ واھل السموات والارض حتی النملۃ
فی جحرھا وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر رواہ الترمذی وجہ دلالت یہ ہے کہ لفظ
من فی الارض شامل ہے تمام دواب و حیوانات وغیرہ کو اس تعمیم کے بعد حدیث اول مین ذکر حیتان کا جوف
آب مین اور ذکر چیونٹی کا اوسکے سوراخ مین کیا ہے یہ تخصیص ہے بعد تعمیم کے واسطے تشریف عالم و معلم خیر
کے اور یہ بات ظاہر ہے کہ مراد عالم و معلم سے اس حدیث مین علماء عاملین ہین سو کوئی عالم و معلم بلا ہا صوفیہ

حضور مع الحق جنت ہے غیبت عن الحق دوزخ ہے۔

شان المحب عجیب فی صبابتہ	الھجر یقتلہ والوصل یحییہ

طالب ارادت قبل تصحیح توبہ کی غفلت سے **حکایت** ایک سال تک گھر سے باہر نہ آئے مگر دل سے چیکے کوگ دروازے پر جمع ہو گئے کہا ہمکو کچھ بات کہو جب بہت مچایا چپ ہو گئے الٹے گھر میں ایک درخت پر چڑیاں تھیں وہ اڑ گئیں واپس گئے اور کہا اگر میں لائق بات کرنیکے ہوتا تو یہ طیور مجھسے نہ بھاگتے پھر ایک سال تک گھر میں رہے پھر لوگوں نے آکر گھیرا انکے اوس وقت طیور دھنا فیرانشے نہ بھاگے لوگوں سے بات چیت کرنے لگے پڑیوں نے اونکر پر مارنا اور چہچہانا شروع کیا یہانتک کہ ایک گروہ عصافر کا مرگیا اور حاضرین میں سے ایک شخص نے انتقال کیا **حکایت** وحوش انکے سامنے ذلیل تھے ایکدن ایک حمار پر گزر ہوا درندے نے نصف اوسکو کھا لیا تھا مالک حمار دور سے بیٹھا دیکھتا تھا قریب نہیں جا سکتا تھا اوس سے کہا آپ اس شیر کے لیجئے اور کہا تو اسکو کان پکڑکر لیا اور اپنے گدہے کی جگہہ اس سے کام لے اوسنے شیر کا کان پکڑا اور سوار ہوکر لیگیا سالہا سال تک بجای حمار اوسکو استعمال میں رکھا یہانتک کہ مرگیا انتہی میں کہتا ہوں اسیطرح کا ایک قصہ شیخ سعدی رح نے بھی بوستان میں ذکر کیا ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ ایک شخص کو پلنگ پر سوار دیکھکر تعجب کیا جب حال پوچھا کہ یہ کسطرح رام ہوا تو اوس سوار نے کہا ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ	کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

بیشک اطاعت رب ایسی ہی چیز ہے کہ جو اللہ کا سچا مطیع ہو جاتا ہے اوسکی اطاعت سب مخلوق خدا کرنے لگتی ہے لیکن تحقیق اس اطاعت کا نہایت مشکل چیز ہے اسی لئے یہ حجاب درمیان سے نہیں اوٹھتا ہے۔

شیخ عبدالرحیم سعودی قنادی رح اجلا مشائخ مشہورین مصر و عظما عارفین سے تھے صاحب کرامات خارقہ انفاس صادقہ ہیں لہ المحل الارفع من مراتب القرب والمنھل العذب من مناھل الوصل وھو احد من جمع اللہ لہ بین علمی الشریعۃ والحقیقۃ وآتاہ منہا حظا من علم السر المصون وکنزا من معرفۃ اللہ والحکمۃ مراد حکمت سے اسجگہ سنت مطہرہ ہے یعنی ایک خزانچی تھے علم قرآن و حدیث کے **حکایت** سوذن جب اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتا تو یہ کہتے شھدنا بما شاھدنا و ویل لمن کذب علی اللہ کہتے تھے ہمنے ساری صفات الٰہی کا فہم پالیا مگر صفت سمع کا سارے متکلمین گرد عرش کے ڈھونڈہ کرتے ہیں حق تک کوئی نہیں پہنچا جو جمع میں صفات اسرار سے استغراق اذکار میں ہے **حکایت** ایک دن انکے حلقہ میں ایک شیخ جو سے نازل ہوا حاضرین نے کچھ نہ جانا کہ وہ کیا ہے شیخ نے ایکدم سرنگر یبان ہوکر پھر اوٹھایا وہ شیخ طرف آسمان کے چلاگیا پوچھا تو کہا یہ ایک فرشتہ ہے اس سے ایک ہفوہ واقع ہوا تھا یہ پھر آگرا

سفارش چاہی اللہ نے میری سفارش اسکے حق میں قبول فرمائی یہ جانا گیا انتہی مراد ہنود سے شاید ترک اولی
ہے کیونکہ لوگ عصیان اور ترک اولیٰ سے معصوم ہوتے ہیں **حکایت** کوئی انسان کسی بات میں ایسے
مشورہ لیتا تو کہتے تھے مشیر جا میں تیرے ملکے جبرئیل علیہ السلام سے اون سے لوں ایک دم ٹہیر کر فرماتے
افعل یا لا تفعل مطابق قول جبرئیل کے شعرانی کہتے ہیں مراد جبرئیل سے صاحب اوسکے عقل کا مصلح
ملائکہ کی سے نہ جبرئیل آیت علیہ السلام انتہی

صدای شہپر جبرئیل عشق ہر ساعت	ز جنبش دل تیر اضطراب می شنوم

حکایت جب کسی عامی سے کہتے کہ اگر عامی ہو تو کلام کر اہل علم پر تو وہ معانی آیات و حدیث میں کلام
کرنے لگتا یہاں تک کہ گرد اون کے اس شہر کے بحیرہ ہوتے تو سب تھک جاتے پھر کہتے خاموش رہو اور عدم پاس اوس
عامی کے ایک حرف بھی اون علوم میں سے نہ تھا بعض عالم نہیں کہتے تھے کہ اگر میں وقت اونکی وفات کے موجود
ہوتا تو دفن ہونے نہ دیتا لاش کو روی زمین پر چھوڑ دیتا تاکہ ہر کوئی اونکو دیکھتا وہ ناطق بحکمت ہوتے تھے مزار
انکا مصر میں ہے قبر انکی مشہور ہے +

شیخ احمد ملثم رحمہ اللہ اجلائے مشائخ مصر سے تھے سارا انوار سے لوگ انکے دیکھنے کو ترکے علما انکے روبرو ادب سے
بیٹھتے انکے باپ بادشاہ مشرق تھے انکے مکاشفات ان کے مستقبل میں عجیب تھے جس بات کی خبر دیتے تھے وہ
واقع ہوتا کہتے تھے کہ میں اپنے اختیار سے بات نہیں کرتا ہوں کبھی کسی چیز کی تمنا کرتے اور کوئی کچھ دیتا تو
فقرا پر صدقہ کر دیتے **ف** لوگ انکی عمر میں مختلف تھے کوئی کہتا تھا کہ یہ قوم یونس علیہ السلام سے
ہیں کوئی کہتا تھا کہ اونہوں نے امام شافعی کو دیکھا ہے اور انکے پیچھے مصر میں نماز پڑھی ہے کوئی کہتا ہے
کہ اونہوں نے ناہر کو جسکو خسرو پرست تھا دیکھا ہے یعنی قبل بنا کے شیخ عبد الغفار قوصی کہتے ہیں میں نے
اونسے پوچھا کہ کیا عمر ہے کہا ان تحو اربعمایۃ سنۃ اہل مصر اپنے حریم کو روئیت و خلوت میں انسے منع
نہ کرتے تھے بعض فقہا نے اسپر انکار کیا اونہوں نے کہا اے فقیہ تو اپنی عمر کی تیری عمر سات دن کی رہ گئی ہے
چنانچہ ایسا ہی ہوا لباس انکا چند کسی جامہ خاص کے نہ تھے جو پاتے وہی پہن لیتے کبھی عمامہ صوف کا سبز ہوتا
کبھی سفید کبھی جبہ فرجیہ کبھی مرقع کسی حال کا التزام نہ تھا **حکایت** ایک بار ایک قاضی نے انکا انکار
کیا اور ایک محضر تکفیر کا لکھکر صندوق میں رکھا کہ صبح کو واسطے مکر شہود کے انکو بلایا جائیگا جب صبح ہوئی تو محضر
نہ پایا صندوق بدستور مقفل تھا کنجی پاس قاضی جی کے تھی شیخ نے محضر نکال کر دیا اور کہا الذی فتح
علی اخذ المحضر من صندوقک قادر علی اخذ ایمانک من قلبک مراد قادر سے ایسا کی اللہ تعالیٰ ہے
قاضی نے عذر کر توبہ کی اور اپنے ارادہ سے رجوع کیا انکی وفات [illegible] میں ہوئی قبر مسجد میں ہے انکی

تین طرح پر ہوا کہ مر جائیں گر اللہ نے بچا لیا فرماتے تھے کہ اقطاب اقطاب ہوتے ہیں اوتاد اوتاد اور اولیاء اولیاء لیکن
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعظیم اور انکی معرفت اور اجلال شریعت اور قیام بآداب شریعت نبویہ سے دل
جب لوٹ سے بھر جاتا ہے تو پھر حجاب کو جو درمیان عبد و رب کے ہے پھاڑ ڈالتا ہے رح ❊

حکایت

ابو الحجاج الاقصری رح بڑے جلیل القدر کبیر الشان مجرد تھے انکی شیخ عبد الرزاق اسکندری اجل اصحاب
ابو مدین سے تھی انکا کلام طریق میں بہت عالی ہے انکا مدینہ اقصر تھا صعید اعلیٰ مصر میں تھا

ایک شخص نے امراء مشہورین عصر سے ایک انکار کیا انہوں نے کہا تو فقراء پر انکار کرتا ہے اور نزدیک فلاں شخص کے
جاتا ہے وہ نہ مرا یہاں تک کہ شاعر ہوا یہ نتیجہ تھا سوء ادب و اعتقاد کا حق میں صلحاء کے فرماتے تھے جسکو طالب
طریق دیکھو ہمارے پاس بھیجو اگر وہ صادق ہوگا ہم اسکو پہنچا دینگے اگر غافل ہوگا نکال دینگے تلف کرنا مرید کا
فقیر کا نہیں ہے وہ محجوب تک نہیں پہنچا جو محجوب بالغیر ہوتا ہے ابو العباس طالقی کہتے ہیں ایکدن میں پاس
انکے گیا کیا دیکھتا ہوں کہ دونوں آنکھیں بالائی ابرو ہیں **ف** فرماتے تھے میں ہدایت امر میں ذکر لا الہ الا اللہ
کا کیا کرتا تھا غافل ہوتا ایک دن میرے نفس نے مجھسے کہا تیرا رب کون ہے میں نے کہا اللہ ہے اوسنے کہا الیس
لک رب الا انا حقیقت ربوبیت یہی اقتال عبودیت ہے میں تجھسے کہتا ہوں اطعمنی تطعمنی نم تنم
قم تقعد امش تمش اسمع تسمع ابطش تبطش دینی مجھکو کھلا تو کھلاتا ہے سو رہ تو سو رہتا ہے کھڑا ہو تو
کھڑا ہو جاتا ہے چل تو چلتا ہے سن تو سنتا ہے پکڑ تو پکڑتا ہے غرضکہ تو ہمارے حکم میرے اوٹھاتا ہے تو میں ہی
تیرا رب تھیرا اور تو میرا بندہ ہوا کہتے ہیں میں اس امر میں متفکر رہا اتنے میں ایک عین شریعت کا میرے لئے
ظاہر ہوا اوسنے کہا تو اوس سے مجادلہ کر ساتھ کتاب خدا کے جب وہ تجھسے کہے تم یعنی سو رہ تو تو کہہ کانوا قلیلا
من اللیل ما یہجعون جب اسکے کل لینے کہا تو کہہ کلوا و اشربوا و لا تسرفوا جب کہا مش لینے چل تو
کہہ و لا تمش فی الارض مرحا جب کہے البطش لینے پکڑ تو کہہ و لا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک
و لا تبسطہا کل البسط جب اوس عین لینے حقیقت سے کہا بھلا جب میں ایسا کروں تو پھر میرے لئے کیا ہے
کہا میں تجھکو خلعت متقین کی پہناؤنگا تیرے سر پر تاج عابدین کا رکھونگا تیری کمر میں کمر بند صدیقین کا باندھونگا
تیرے گلے میں قلادہ محققین و تابعین عابدین حامدین سائحین راکعین الآیہ کا ڈالونگا انتہی میں کہتا ہوں
اسمیں جواب سو رہ کا فوت ہوگیا شاید سہو القلم کاتب یا غلط طابع سے رہ گیا ہو سو رہ کا یہ جواب ہو سکتا ہے فبشر
عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ **ف** کہتے تھے عدم اجتماع بالشیخ کچھ تارح محبت شیخ
میں نہیں ہوتا ہے کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و صحابہ تابعین کو دوست رکھتے ہیں حالانکہ ہمنے
انکو نہیں دیکھا عجب بات یہ ہے کہ جسوقت صورت معتقدات کی ظاہر ہو جاتی ہے تو وہ طرف صورت اشخاص

کی محتاج نہیں ہیں بخلاف صورت اشخاص کے کہ وہ ظاہر ہوتی ہے تو محتاج صورت معتقدات کی رہتی ہے جیسے
جمیع جو کہ حاصل ہوتا ہے تو یہ کمال حقیقی ہے شعرانی کہتے ہیں وفی هذا دلیل عظیم لاهل الحرف
من الاحمدیة والرفاعیة والبرهامیة والقادریة ولا عبرة بمن ینکر علیهم ویقولون هولاء
اموات لا ینطقون فان الاحیاء حقیقة انما هو باتوالهم واحوالهم المنقولة الینا فافهم انتهی

شیخ کمال الدین بن عبدالظاهر رحمۃ اللہ یہ صاحب ابوالحجاج اقصری تھے مقام قوص میں قدم تجرید پر ثابت
رہے تھے پہر رجوع طرف ثیاب و نذرانات وغیرہ کے کیا پہر مقام اخمیم میں حالت شریفہ مجذوبہ پر انتقال
فرمایا ستہ کا مہر النسم اور دفنی من الناس تھے رحمۃ اللہ

شیخ قطب الدین قسطلانی قاہرہ میں درس علم ظاہر و باطن دیتے اور لوگوں کو طرف اللہ پاک کے بلاتے خرقہ مصر دیتے
پہنا تا رحمۃ اللہ **ف** ان دونوں صاحبوں کا کچھ کلام شعرانی نے ذکر نہیں کیا واللہ اعلم

شیخ ابوسعید اللہ قرشی رحمۃ اللہ یہ بڑے جلیل القدر تھے فقراء کی تعظیم نہایت درجہ کرتے کہتے تھے کہ یہ لوگ منتسب ہیں
طرف اللہ تعالی کے میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص نے فقراء پر انکار کیا ہو یا بدگمانی کیا ہو لیکن وہ برے حال پر مرا
کہتے تھے احتقار فقراء کا سبب ہے واسطے ارتکاب رذائل کے انکی ملاقات حضرت بہت ہوا کرتی تھی اپنے
اصحاب سے یہ خبر کرتے تھے کہ سوا ایک طرح کے کہانے کے دو قسم کا کہانا گہر میں نہ پکایا کرو تاکہ کسی کو کسی پر
تمیز نہ ہو **حکایت** انکے ایک مرید نے بی بی سے کہا تیرا جی کس چیز کو چاہتا ہے تیرہ برس کی لڑکی اون
اوسنے کہا اپنی بیٹی سے پوچھ بیٹی نے کہا جس چیز کو میرا جی چاہتا ہے مجھکو اوسکا مقدور نہیں ہے کہا
نہیں مجکو مقدور ہے گو ہزار دینار خرچ ہوں تو ضرور بتا کہا میرا ارادہ قرشی سے کروں شیخ اوسی وقت موجود تھے
اونکو محبت میں پسند کرتی تہیں اوس شخص نے آکر قرشی سے کہا فرمایا قاضی کو بلاؤ قاضی آیا عقد کردیا لڑکی کو
درست کرکے پاس شیخ کے بہیجا جب یہ اندر گئیں باہر تھے اور شیخ اندر گئے تو ایک جوان خوبصورت اور خوش شکل اچہا کپڑا
پہنے ہوئے خوشبودار بنکر سامنے آگئے بی بی نے شرم سے اپنا منہ چہپا لیا کہا پردہ نکر میں قرشی ہوں کہا تو قرشی نہیں
ہے قسم کہائی کہ واللہ میں قرشی ہوں کہا تیرا یہ کیا حال ہے کہا میں تیرے پاس اسی حال پر رہونگا اور غیر کے
سامنے اوسی اگلی حالت پر ہونگا لیکن تو کسی سے یہ بات نکہنا جب تک کہ میں زندہ رہوں کہا بہتر پہر کہا نہیں تو یہ
تیری وہی حالت اختیار کرتی ہوں جس حالت سے تو درمیان لوگوں کے ہوتا ہے جذام و برص وغیرہ پہر انہوں نے
کہا جزاک اللہ خیرا پہر اوسی اپنی اگلی حالت پر ہمیشہ رہے جب شیخ کا انتقال ہوگیا تب بی بی نے یہ حال ظاہر
کیا حرمت بی بی کی درمیان فقراء کے ویسی ہی تہی جیسے کہ حالت حیات شیخ میں تہی **ف** یہ کہتے تھے تو
لازم پکڑ عبودیت اور آداب عبودیت کو عبودیت سے طالب وصول جو بشریت انکا کرتی ہے تو یہ الی اللہ ہے

اگر دنیا میں جب پوچھا تو کہا کہ ایکبار میں راہ حج میں پیاسا تھا خادم سے کہا دریا کی شور سے پانی بھر لے اوسے شکر کر دیا میٹھا
پیا آب شیرین تھا جب ضرورت نہ رہی تو پھر ہو ستو یہ وسکر آب شور ہی یا فرماتے تھے لا یکون الابتلاء الا فی الفضول
من الرجال رحمہ اللہ تعالیٰ ۵

شیخ محمد بن ابی حمزہ کبیر الشان مشہور من الظاہر مستور الباطن تھے انپر آثار صفت جلال کا غلبہ تھا شرع کی نہایت تعظیم
کرتے تھے قائم بشعائر اسلام تھے یہ کہتے تھے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری میں دیکھتا ہوں لوگوں نے
اس دعویٰ کا انپر انکار کیا ایک مجلس عقد کی یہ اپنے گھر بیٹھ رہے نماز جمعہ کو نکلتے پس بس جتنے لوگ منکر تھے
وہ برے حال پر مرے مزار انکا مصر میں ہے کہتے تھے تیری بات نہیں شخص سمجھیگا کہ جو چیز تیرے اندر چکی ہے وہی
چیز اوسکے اندر چکی ہوگی علما اولیا ہیں چونکہ وارث انبیا ہیں اسلئے حاصل ہوا فترات واقعہ کا درمیان عالم و عالم اور
ولی و ولی کی ضرور ہے جب ایک داعی کا طریقہ مندرس ہو جاتا ہے تو بعد ایک زمانے کے ایسا کوئی شخص آتا ہے جو
اوسکو تازہ کر دیتا ہے سو جسطرح فترات انبیا میں پرستش اصنام کی ہونے لگتی ہے اسی طرح فترات اولیا میں
پرستش اہوا و بدع کی ہونے لگتی ہے اور افعال مہمل باطل ہو جاتے ہیں و غیر ذلک مما یشہد ان ارباب
القلوب السلیمۃ میں کہتا ہوں حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے ان اللہ عز وجل یبعث لہذہ الامۃ علی
راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا رواہ ابو داؤد مرقات میں امر تجدید کے یہ معنی لکھے ہیں
ای یبین السنۃ من البدعۃ ویکثر العلم ویعز اہلہ ویقمع البدعۃ ویکسر اہلہا انتہی یہ اصل ہے
اس بات پر کہ علما و اولیا دونوں میں لیکر ایک زمانے کے اہل تجدید پیدا ہوتے ہیں جیسے تجدید ظاہر و باطن
دین کی ظہور میں آتی ہے ولد الحمر فٹ فرماتے تھے لو قدرت ان اقتل من یقول لا موجود الا
اللہ لفعلت ثم انا یقول ہذا فی قولہ وغالطہ وحجرہ عن دفع الالام عن نفسہ وشرط الالہ
ان یکون قادرا فکیف یقول انا عین الحق ہذا من اضل الضلال یعنی فتویٰ قتل قائل ہمہ اوست
کا دیتے تھے میں کہتا ہوں اسی بنیاد پر حلاج مقتول ہوئے تھے لیکن یہ فتویٰ اوسوقت صحیح ہے کہ قائل اسکا
صاحی ہو نہ سکران ورنہ سکران و نائم و صبی کا ایک حکم ہوتا ہے پھر اوسکا مارنا کیا ۵

نتوان عربدہ با چشم تو کردن آرے		نیز واضع کہ راستاد زخود دستاں را

یہ قول ایک حالت ہے جو مرید پر بدایت امر میں طاری ہوتی ہے اہل نہایت اس حالت سے عافیت میں رہتے
ہیں ولمقالحہ فرماتے تھے اگر فقیہ اپنی قراءت میں تدبر کرے تو انوار قرآن سے جل کر سرگرداں ہو کر کھانا پینا سو
چھوڑ دے فٹ کہتے تھے تین آدمی ہیں کہ انکا علاج نہیں پاتے ایک فرزند شیخ دوسری زوجہ شیخ
تیسرے خادم شیخ فرزند اسلئے کہ وہ مریدوں کو دیکھتا ہے کہ باپ کے ہاتھ چومتے ہیں اسکو اپنی گردن پر لاد

شیخ ابو الحسن بن الصائغ سکندری کا رجہ اجمل اصحاب شیخ عبد الرحیم قناوی سے تھے یہ اپنے اصحاب سے
کہتے تھے تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دنیا میں کوئی امر جدید ظاہر کرنا چاہے تو قبل حدوث کے
اوسکو آگاہ کر دے وہ کہتے کہ نہیں فرماتے انکو اعلیٰ قلوب محجوبۃ عن اللہ عز وجل **حکایت** ایک بار ایک
خزانہ میں اوترے سات اردب سونا پایا سات دینار لیے اور کہا مجھکو اس سے زیادہ لینے کا حکم نہیں ہے صحبت امارد
سے منع کرتے تھے اور جوان آدمی کو وسط حلقہ میں نہ بٹھاتے خلف حلقہ کا حکم کرتے اور جب تک فقیر کی داڑھی
نہ نکلتی اوسکو ہمیشہ آنے نہ دیتے اگر کوئی جوان خوبصورت سامنے آجاتا اوسکے کپڑے اور تر دامن مرقعات پہنا دیتے
حکایت ایک شخص نے ایک امر سے مقبرہ شیخ میں برا کلام کرنا چاہا قبر کے اندر سے ایک چیخ اوٹھی کہ اما تستحی
من اللہ یا فقیر رضی اللہ عنہ ؁

شیخ ابو مسعود بن ابی العشائر باذبینی یہ ایک شہر ہے قریب جزائر واسط کے ملک عراق میں یہ اجلاء مشائخ مصر سے
تھے بادشاہ انکی زیارت کو آتے سید یاد دمنہوری و مخضر کردی وغیرہ مشائخ انکی صحبت میں رہے ہیں انکا انتقال
قاہرہ میں ہوا ۶۴۴ھ میں شیخ جبل مقطم میں مدفون ہوئے کہتے تھے تجھپر لازم ہے کہ تو مستغنی باللہ ہو اگر استغنا
سے عاجز ہو تو مشتغل باللہ ہو اگر اس سے بھی عاجز ہو تو مشتغل بطاعۃ اللہ ہو میں نہیں دیکھتا واسطے تیرے کوئی عذر
عدم اشتغال بطاعۃ اللہ میں کیونکہ یہ اول درجہ ہے درجات ترقی کا فرماتے تھے صلاح قلب کا توحید و صدق
میں ہے اور فساد دل کا شرک و ریا میں ہے علامت صدق توحید کی شہود واحد ہے جسکے ساتھ دوسرا نہو ہمراہ عدم
خوف و رجا کے مگر اللہ تعالیٰ سے صدق تجرد ہے کل سے اور محو کل مع فقد کل ہے جب تو دیکھے کہ تیرا دل مائل الی الخلق ہے تو
نفی کر دل سے شرک کو اور جب تو دیکھے کہ تیرا دل مائل الی الدنیا ہے تو نفی کر دل سے شک کو میں استغفار کرتا ہوں
اپنی تقصیر سے ہر عبادت میں بقدر اپنے انفاس کے نسئل اللہ المغفرۃ سارے اخلاق شریفہ کا منشا دل ہے
اور سارے اخلاق ذمیمہ کا منشا نفس ہے صادق الطالب کو چاہیئے کہ شروع ریاضت نفس و طہارت قلب
سے کرے یہانتک کہ اخلاق مبدل ہو جائیں شک تصدیق سے بدل جائے شرک توحید سے منازعت تسلیم سے
تحکم و اعتراض رضا و تفویض سے غفلت مراقبہ سے تفرقہ جمعیت سے غلظت لین و لطف سے رؤیت عیوب
نفس عشق الصور رؤیت محاسن سے قسوت رحمت سے غل و حقد نصیحت سے ادلال خوف تحویل سے اور یہ
دیکھے کہ اوسنے ایکدم بھی اللہ کا حق ادا نہیں کیا اور نہ شکر ان فعل خیرات کا بجالایا جب ایسا کریگا تب کہیں
متحقق بعبودیت ہوگا اور توحید خالص ہوکر عیش طیب مع اللہ مثل عیش اہل جنت کے فی الجنۃ کریگا یہ
اخلاق انبیاء و صدیقین و اولیا و صالحین و علماء عاملین کے ہیں اللھم ارزقنا ؁ فرماتے تھے
نفس جب تک کہ ساتھ اپنے اخلاق و صفات کے باقی ہے تب تک ساری حرکات قلب کی متابع خواطر نفس کے

اور یہ دو چیزیں ہیں اگر خلق کے لیے ہے تو شرک ہے اور اگر راحت نفس کے لیے ہے تو ہوا ہے شرک توحید کو قبول ہونے نہیں دیتا اور ہوا خالص عبودیت کو صاف ہونے نہیں دیتی جب تک کہ سالک اس دشمن کو جو درمیان ان دونوں حائل ہے نفی نہ کرے تب تک عبودیت درست نہیں ہوتی جو شخص تیغ قدم کا صحیح ہوگا وہ تمام اعمال کرے جس سے خالق مجھ سے راضی ہو اور وہ ہے جو مداوات امراض کے خارج سے کرے تلیع اصول امراض میں باطن سے لگے یہاں تک کہ صفائے قلب و طیب ذکر دوام حاصل ہو **ف** کہتے تھے سالک پر واجب ہے کہ جب اپنے نفس سے کوئی خلق دیکھے جیسے شرک یا کبر یا بخل یا سوء ظن تو اس کو جن دواعی نفس کے داخل کرے پھر توحید و شکر و سخاوت و حسن ظن سے بدل دے وہ اخلاق نفس ضعیف ہو جائیں اور قوت قلب بڑھ جائے اور ملائکہ و محبت خدا کا نازل ہو اور اشیا کو بلا سکا یہ وہ ترک کردے اور ہر الوف کو بمجاہدہ قطع کرے **ف** فرماتے تھے وہ اصول جن پر بنیاد امر مرید کی ہے چار امر ہیں ایک اشتغال زبان کا بذکر اللہ ساتھ حضور قلب کے دوسرے جبر قلب کا مراقبہ و مخالفت النفس و ہوٹی پر جس اہل اللہ تیسرے تسخیر القلب کا واسطے عبودیت کے یہ قلب ہے اسی سے مباح ترک کی اور دل صاف ہوتا ہے نفس کو خطا اس کا کل مشرب سے دے اور جس سے نفس طالبی ہو اوس سے اوسکو روکے اسلئے کہ یہ ایک امانت ہے اللہ کی نزدیک جس کے اور ایک مطیہ ہے کہ اوس پر سیر کرتا ہے ظلم کرنا اوس پر مثل ظلم غیر ہے بلکہ اوس سے بھی زیادہ تر سخت ہے ولهذا خودکشی کا قاتل نفس کا آیا ہے ومن قاتل غیر کا اور وہ اکسیر جو اشیاؤں کو ذہب خالص بنا دیتی ہے اکثار ذکر اللہ مع الاخلاص ہے **ق**

	گرد بود قولاالہ الااللہ شت		ہے لیے باطن پاک کے یہ جنت ہماہ	
	صراف زر قلب کجا بستاند		پیر چند بہر و سکہ نام شاہ ست	

ف کہتے تھے مراقبہ مفتاح ہر سعادت ہے اور ایک طریق ہے راحت مختصرہ کا اس سے دل پاک ہوتا ہے نفس دب جاتا ہے انس قوی ہوتا ہے تب حب نازل ہوتا ہے اور صدق واکل ہوتا ہے تو وہ عارف ہو جاتا ہے دھوکہ ہے جو غافل نہیں ہوتا ہو کہتے ہیں کل من فتح له صد و تخالف ان یشمت به فانما هو لعقاو نفسه ولعقاو حب الدنیا فی قلبه جو چیز دل کو ذکر خدا سے غافل کرے وہی دنیا ہے یا جو چیز کہ دل کو طلب خیر اور یا ہم وطلب نازل ہو وہی دنیا ہے شعرانی رح نے انکا ایک خط بنام بعض اخوان کے نقل کیا ہے جو مشتمل ہے اخلاق اہل اللہ و صفات اہل سلوک پر بہر کیاہے کہ جمیع هذه الرسالة من اخلاق الکمل و مارایت فی لسان الاولیاء اوسع اخلاقا منه و من سیدی احمد بن الرفاعی رضی الله عنهما +

ابراہیم دسوقی قرشی رح یہ ابدال مشائخ و فقراء اصحاب خرق سے ہیں صاحب کرامات ظاہرہ و مقامات فاخرہ و نشر انارہ و انفاس صادقہ و ہمم علیہ و رتب سنیہ و مناظر بہیہ و اشارات نورانیہ و نفحات رحمانیہ

وانہوں نے مجھکو تنبیہ دی ہوا مرات قدسیہ انکا کلام عالی لسان اہل عرفان پر بہت ہے یہ کہتے تھے جو کوئی متشرع محقق فقیہ
حنیف نہیں ہے وہ میری اولاد نہیں اگرچہ میری صلب سے ہوا اور مرید وہ نہیں جو کوئی ملازم شریعت و حقیقت
و طریقت و دیانت و صیانت و زہد و ورع و قناعت طبع کا ہے وہ میری اولاد ہے اگرچہ کسی شہر دور دراز کا ہو انکا یہ
ارشاد کہ ماتم کیا چاہیے ہو کہ مادہ جو اللہ چاہے ہے کہتے تھے کسی فقیر پر انکار اسکے حال و لباس و طعام کا کو وہ کسی
حال پر ہو کیونکہ وہ انکار کسی شخص پر بھی نہ چاہیے مگر یہ مرتکب کسی محظور شرعی کا ہو کیونکہ انکار موجب وحشت کا ہوتا ہے
اور وحشت سبب انقطاع مدد عن الرب کا ہے فرماتے تھے شریعت اصل ہے اور حقیقت فرع شریعت جامع ہر علم مشروع
ہے اور حقیقت جامع ہر علم خفی ہمارے مقامات انہیں دونوں کے نیچے مندرج ہیں ف فرماتے تھے مرید
پر واجب ہے کہ علم حاصل کرے جتنا کہ واسطے ادائے فرض و نفل کے اوسپر واجب ہے اور مشغول لفصاحت
و بلاغت نہو کیونکہ یہ اوسکو مرادت سے غافل کر دیگا بلکہ تفحص آثار صلحا کا عمل میں کرکے فکر پر مواظبت کرے
رجال دین کوئی رجل ہوتا ہے اور کوئی نصف رجل اور کوئی ربع رجل اور کوئی رجل کامل و بالغ و مدرک و
واصل الصدا اپنے بندوں میں اوسیکو دوست رکھتا ہے جو اللہ سے محبت رکھتا ہے اور جسکا قلب وضیح و لسان قدرت
اطہر و انقی ہے وہی شخص اخفی و اکرم مردم و اکثر الذکر و اوسع الصدر ہے تم دعوات کا ذنب سے بچتے رہو کہ وہ رسیاہ
دلکو بالمس کر دیتی ہیں اور دور رہو مواقعات و رویت نسا اور مشی مع الاحداث سے طرقات میں کہ یہ سب لفوسما
وشہوات ہیں اور جو کوئی طریق قوم میں ایسی بات نکالے جو اوسمیں نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے قال
تعالیٰ ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ف یہ عجمی سریانی عبرانی وسائر
لغات طیور و وحوش میں کلام کرتے تھے شعرانی نے ہر ح سنا اس جگہ پر ایک کلام عجیب غریب انکا نقل کیا ہے خدا
جانے زبان طیور ہے یا لسان وحوش یا زبان ملائکہ حاجت اوسکے ذکر کی بیان پر نہیں ہے بطور نمونہ ایک
عبارت مختصر کا بیت کیجاتی ہے بعض مریدونکو لکھا تھا بعد السلام وانی احب الولد و باطنی من الحقد والحسد خلی
ولا یباطنی شظا ولا حرایت نظی ولا لوی نظی ولا جوی من مقنی ولا مصموغضا ولا نکس
نصا ولا سقط لطا ولا لطب غظا ولا عطل خطا ولا تشنب سری ولا تسلب سبا ولا
عتب قیا ولا سمن او صرا ولا یدح مضا ولا تشطف جوا ولا حتف حرا ولا خمش خبیش ولا
حفص عفس ولا تعمص جمص ولا حولو کش ولا علش کش ولا خمص خمس ولا جیقل جندس ولا
بطالیس ولا حیطا فیس ولا قطا مرتش ولا مطامرتیش الی آخرہ ف فرماتے تھے سارا علم دو حرف میں جمع ہے
ایک معرفت معبود دوسری عبادت سب جو کوئی یہ کریگا وہ شریعت و حقیقت پائیگا اسمیں کچھ تعطیل علما کی
نہیں ہے بلکہ علم آئین عمل ہے یہ بات نہیں اسلئے کہی ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے فاقرءوا ما تیسر منہ ہر فرقہ کے لئے ایک منہاج

اور اپنے تا حسین بن علی علیہما السلام نسب انکا ضبط کیا ہے یہ فقیہ مذہب شافعی تھے پھر متقفی آثار سادات صوفیہ ہوئے اور مرتبہ شیخوخت کو پہنچے ۴۳ برس کی عمر ہوئی ۵۷۸ھ میں انتقال کیا انکے اشعار و قصائد لسان ارواح میں ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؛

۱۵۴

سید ابو العباس احمد بدوی رح انکی شہرت جمیع اقطار ارض میں مغنی عن التعریف ہے انکی ولادت بلدہ فاس میں مغرب میں ہوئی تھی پھر انکے باپ ملک مکہ ہی میں آکر رہے انہوں نے وہیں نشو و نما پایا یہ بڑے شجاع تھے اسلئے انکو بدوی کہتے تھے ایک نام انکا مکہ میں عطاب بھی تھا یہ مکہ سے عراق کو گئے وہاں کے اشیاخ سے ملے سید عبدالقادر و سید احمد رفاعی سے ملے انہوں نے کہا اے احمد مفاتیح عراق و ہند و یمن و روم و مشرق و مغرب ہمارے ہاتھ میں ہیں تم جس مفتاح کو چاہو اختیار کرو انہوں نے کہا مجھکو کچھ حاجت تمہارے مفاتیح کی نہیں ہے وما آخذ المفتاح الا من الفتاح پھر یہ نزدیک فاطمہ بنت بری کے گئے اس عورت کا حال عظیم تھا صاحب جمال بدیع تھی رجال سے اوسکے احوال کو سلب کر لیتی انہوں نے اوسکا حال سلب کر لیا وہ انکے ہاتھ پر تائب ہوئی اونہوں نے کہا آج سے پھر کسی شخص سے تعرض نکرنا جو قبائل نزدیک اوسکے مجتمع تھے وہ سب اپنے اپنے اماکن کی طرف چلے گئے یہ دن ایک یوم مشہور تھا درمیان اولیا کے پھر یہ مصر میں آئے بڑے جلیل القدر تھے ملک ظاہر بیبرس انکا معتقد تھا انکے پاس آیا کرتا جب یہ عراق سے سفر کر آئے اوسنے مع اپنی تمام لشکر کے انکا استقبال و اکرام کیا یہ غلیظ الساقین طویل الذراعین کبیر الوجہ اکحل العینین طویل القامۃ قمحی اللون تھے بعد حفظ قرآن عظیم کے ایک مدت تک مشتغل بعلم مذہب شافعی رہے انکا انتقال ۶۷۵ھ میں ہوا بجائے اپنے سید عبد العال کو خلیفہ کیا انکی حکایات کرامات و تصرفات بعد انتقال کے متعلق بمولد وغیرہ شعرانی رح نے ذکر کئے ہیں انکے مولد کا بھی جلسہ ہوا کرتا ہے اہل مصر انکے ساتھ اعتقاد عظیم رکھتے ہیں انکے مزار پر مجمع رجال و نساء و اطفال وغیرہم کا رہا کرتا ہے عفا اللہ عنا و عنہم ؛

۱۵۵

شیخ محی الدین بن عربی رح سارے محققین اہل اللہ انکی جلالت پر سائر علوم میں مجمع ہیں خود انکی کتب شاہد اس امر کی ہیں انکار منکرین کا انپر بوجہ دقت کلام ہے لا غیر اسی لئے غیر سالک طریق ریاضت کو مطالعہ سے انکے کلام کے روکا گیا ہے کہ کہیں اوسکے اعتقاد میں شبہ نہ پڑے اور وہ اوسی شبہ پر مرجاوے اور اوس شیخ کی نامرادی ہو جاوے شیخ صفی الدین بن منصور وغیرہ نے انکو ساتھ مرتبہ ولایت کبری و صلاح و عرفان و علم کی یاد کیا ہے اور کہا ہے هو الشيخ الامام المحقق راس اجلاء العارفين والمقربين صاحب الاشارات الملكوتية والنفحات القدسية والانفاس الروحانية والفتح الموثق والكشف المشرق والبصائر الخارقة والسرائر الصادقة والمعارف الباهرة والحقائق الزاهرة له المحل الارفع من مراتب القرب في منازل الانس والمورد الاحلى

گئے ہین۔ وقد سطرنا الکلام علی علومہ واحوالہ فی کتابنا تقصیار الاغبیاء علی قطرۃ من بحر علوم الاولیاء فراجعہ۔ مین کہتا ہون جو اعتراضات وموافقات انکی کتاب فتوحات مکیہ پر وارد کئے گئے ہین اونکی

تاویل شعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر مین بہت خوب لکھی ہے ولہ الحمد۔ فرزند عزیز ابوالنصر سید علی حسن

سلمہ اللہ تعالی نے رسالہ تخریج الوصایا من خبایا الزوایا مین وصایا کی کتاب فتوحات کو تلخیص کر کے تمیم

وصایا کی کتاب وسنت کیا ہے جزاہ اللہ عنا خیراً۔ بات یہ ہے کہ جس شخص کا علم وفضل وتقوی وطہارت

بلا امیزش فسق وبدعت وحب دنیا وریاست مسلم الثبوت ہو اور وہ شخص پابندی احکام شرع کی کما حقہ

ہمیشہ بہ دخاطر رکہتا ہو اور اوسکے برکات وحسنات راسی العین ہون وہ اللہ کا دوست ہوتا ہے خواہ عالم ظاہر ہو یا

عالم باطن ایسے شخص کا اگر کوئی قول یا فعل اتفاقیہ محل اعتراض سمجہا جائے تو اوسپر حکم تکفیر کا یکایک بے سمجھے

بوجھے نہ لگائے اسمین اندیشہ سبقت کفر کا اور سوء خاتمہ وسلب ایمان کا حق مین قائل ومکفر ومنکر کے ہوتا ہے

نحن نحکم بالظواھر واللہ اعلم بالسرائر۔ حضرت شیخ ابن عربی بیچ بڑے عالم زبردست عارف کامل تہے انکو

اتباع کتاب وسنت مین بڑا اہتمام تہا تقلید مذاہب ورجال سے کہ مراحل بعیدہ دور رہتے فتوحات مین جابجا انکا

تقلید عرفی اصطلاحی زمانہ حال کا اور تحریص اتباع ظاہر سنت پر فرمائی ہے بلکہ جماعات اہل حدیث واہل اتباع

مین یہ طریقہ ظاہریہ پر تہے جسطرح کہ شیخ جیلی بیچ طریقہ حنابلہ پر گزرے ہین وجود ایسے شیخ کامل مکمل عالم

باعمل کا گروہ اہل ظاہر مین دلیل روشن ہے صحت طریقہ اہل ظاہر پر وللہ الحمد سب سے زیادہ اولیاء اللہ دو ہی

مذہب مین ہوئے ہین ایک حنابلہ دوسرے اہل ظاہر اسکے بعد شافعیہ مالکیہ ہین سب سے کم حنفیہ مین یہ بات باعتبار

اونکے ظاہر علم کے کہی جاتی ہے ورنہ باعتبار علوم باطنہ کے کوئی ولی اللہ مقلد کسی مذہب کا ان مذاہب اربعہ سے

بمثل تقلید مروج کے نہین گزرا ہے اسی جگہ سے یہ مثل مشہور ہے الصوفی لا مذھب لہ واللہ اعلم۔ ؎

	والله که سیرابی انسان تشنه لبی ست		علمی که نه ماخوذ ز سنت ده نبی ست	
	تابع شدن حکم خرد بولہبی ست		جائے که بود جلوۂ حق جاکر ونست	

رزقنا اللہ برکاتھم فی الظاھر والباطن والسر والعلانیۃ اللھم آمین ؎

شیخ عبداللہ کبیر بن ابی الفلاح بیچ گہر عین والی اسکندریہ کے شرطی تہے مجلس مین سامنے والی کے بیٹہتے مطابق

اوسکے اشارہ کے کام کرتے ستہم کو پکڑتے بیستہ کو چہوڑتے یہ بالکل امی تہے نہ پڑہے نہ لکہے لیکن کلام

انکا طریق مین بہت عالی ہے کتاب عیون الحقائق مین اسنے زیر حدیث انما الاعمال بالنیات وانما لکل

امرئ ما نوی نقل کیا ہے کہ انہون نے کہا ہے علی قدر ارتقاء ھمتک فی نیتک یکون ارتقاء

درجتک عند عالم سریرتک ؎

ضمیر دقیق ہے اور اگرچہ عدد رمین قلیل ہین لیکن کام انکا واسع وکبیر ہے اونکے ظلال ظواہر ومعانی نا ملکی دقیہ
غیر حقیقت مبت کثرت سے ہین گویا وہ ایک دوسرا عالم ہے نبات وحشرات کا قوالب خالیہ معانی علیہ نورانیہ
سے سکان اوسکے ہم نفوس خسیسہ ارضیہ ہین اور عالم اون عمار کے رذائل معانی حیوانیہ وصفات اشکال
شیطانیہ ہین کثیر اوسکے قلیل عزیز ارنکے ذلیل ہین اولئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا ۵

بیا در محفل رندان کہ بینی عالم دیگر	بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

سمجھے یہ خیال سو اگرچہ عدد ظواہر انکا کم ہے مگر قدر وسرا کر بہت ہے ایک مرد انمین کا ہموزن عدد کثیر ابرار کے
ہوتا ہے پھر اون لوگون کا کیا ذکر ہے کہ جنکے لئے کوئی وزن بہ نسبت اونکی سعت انوار کے نہین ہے چہ جای
اون اشخاص کے جنکا مقدار ہمراہ عظیم المقدار کے نہین ہے ۵

تناز کنگرہ عرش می زنند صفیر	ندانمت کہ درین دامگہ چہ افتادست

ف کہتے تھے تو ذرہ برابر محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہتر ہے قناطیر اعمال سے کہ سچ حضرت نے فرمایا ہے المرء مع
من احب ایک آدمی دوسرے آدمی سے معانقہ کرتا ہے حالانکہ درمیان دونون کے بعد مابین المشرق
والمغرب ہوتا ہے جنت مطلوب ہے نار طالب ہے اسی لئے اِس سے معاملہ طالب کا اور اوس سے معاملہ
مطلوب کا کیا جاتا ہے عارف جب تکلم کرتا ہے ساتھ کسی کلمہ کے تو وجود مستمع کا اوسمین غائب ہوجاتا ہے
جاننا چاہئے کہ یہ کلام ذکر ہے صباغ انثی ہے والرجال قوامون علی النساء ترتیل شہوات کا حیات دنیا مین
ایک عذاب عجل مستور ہے من دلیل استقامۃ المومن شوقہ لمالیس فیہ شئ ینفسہ وخوفہ رجاء
مما لا یلائم نفسہ فرماتے تھے کلمہ حکمت ایک عروس کریم ہے اگر کفو نہین پاتی ہے تو اپنے باپ کے گھر
چلی جاتی ہے مین کہتا ہون یہ بزرگ اگرچہ امی تھے لیکن انکا کلام علماء کے کلام پر بہی فائق ہے اور
نہایت رائق شعرانی رح نے ایک کراسہ انکے کلام سے التقاط کرکے اسجگہ لکھا ہے ہر قول ایک جہان
معرفت ہے ہر کلام ایک عالم حقیقت ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء ۵

شیخ محمد بن عبد الحمید المغربی رح شعرانی کہتے ہین یہ اہل قرن رابع سے ہین لیکن انکا ذکر مجکو اسی طرح پہ
ملا ہے التزام ذکر کا اس کتاب مین ترتیب زمان پر نہین کیا ہے انکا کلام طریق قوم مین عالی ہے ابن عربی
انسے ناقل ہین وہ ہر کلام مین با اسم یا مع تھے یہ کہتے تھے دل جو رفون کے طرف علاوہ مہر کے مطوات ادراک سے
نکلنے مین یہی انکا کفر ہے جس سے اللہ نے منع کیا ہے فرماتے تھے علامت اوس گناہ کی جو ایمان کی طرف قصد
کرتا ہے یہ ہے کہ جو اوس گناہ کے کرنے سے گنہگار کو رغبت دنیا مین ہو سو جو کوئی دنیا مین راغب ہوتا ہو وہ گویا ایک دروازہ کفر بالتدریج کا
لہذا ہے کیونکہ معاصی قاصد ہین کفر کے یہ جو کوئی اس دروازے مین گہستا ہے وہ بالتدریج قتول ہوتا ہے کفر کرتا ہے رح

[۱۵۳] شیخ ابوالفتح واسطی یہ شیخ مشائخ علاقہ عریضہ ارض مصر کے تھے اصحاب احمد بن رفاعی سے ہیں اسکندریہ
میں آئے وہاں ایک جماعت حسادوں نے انسے انقباض کیا اور انکا انکار کیا تھا اسکندریہ میں مجالس منعقد
ہوئیں اخوان نے سب کی صحبت کو قطع کر دیا **حکایت** شیخ مظفر خطیب جامع عطارین تھے ایک دن
وہ منبر پر بیٹھے تھے اذان ہو رہی تھی کہ ان کے دل میں یاد آیا کہ وہ جنب ہیں شیخ ابوالفتح نے اپنی آستین سامنے
کر دی امام نے اوس میں رستہ پایا اور پانی دیکھا غسل کر کے پھر آئے منبر پر جا بیٹھے جب
امام نے یہ شرف شیخ کی دیکھی معتقد ہو کر داخل اصحاب شیخ ہوئے انکا انتقال حدود ۵۰۰ھ میں ہوا اسکندریہ
میں مدفون ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

[۱۵۴] شیخ عیسیٰ لہبی یہ صاحب تھے شیخ ابوالفتح مذکور کے اور معاصر سید احمد بدوی کے سید عبدالعال کو جب
سید احمد کسی کام کو طرف مرید کے بھیجتے تو کہتے ادخل علیک فان قال لک خیام اللہبی یبیت ❊

	گر اس شہروں میں مجھ کو محزون		گر اس دیار میں میر شکستہ پا ہی	

حکایت سید احمد کے پاس ایک مرد سوار تھا وہ گھر جاتا تھا شیخ علی نے اوسکو زیادہ اجرت دیکر لہبی میں
بلایا جب وہاں گیا تو اوسکا ہاتھ پکڑ کر شیخ علی نے اوسپر تھوک ڈالا اور چھوڑ دیا اور سید احمد کو کہلا بھیجا کہ تم ہاتھ
کاٹتے ہو اور ہمکو جوڑنا پڑتا ہے یہ بات بطور خوش طبعی کہی انکا سر ان ہر سال ایک عہد پیشتر مولد سید احمد
ہوتا ہے ایک جمعیت کبیرہ فراہم ہوتی ہے لوگوں کا سودا سلف بکتا ہے ہر طرح کا سامان ملتی ہے میں کہتا ہوں
اسطرح کے میلے تمام اولیا و اولاد اونکے سوا البدوی اور اس معتقدین و مریدین سے ہر جگہ امداد کر لیتے ہیں ولکن
الحق احق ان یتبع ❊

[۱۵۵] شیخ عبدالعزیز دیرینی یہ ایک عابد زاہد قدوہ اہل سلوک صاحب احوال فاخرہ واحوال شریفہ و کرامات
مشہورہ تھے انکی تصانیف علم تفسیر و فقہ و لغت و تصوف وغیرہ ذلک میں بہت ہیں انکی نظم بھی شائع ہے
ایک جماعت اہل علم نے انکی صحبت سے نفع پایا ہے بہ دراز میں برمین معرہ سے رہتے تھے لوگ اونکے پاس
واسطے حصول برکت کے جاتے اور معرہ سے مشکلات مسائل بھیجتے ہو اونکا جواب لکھتے **حکایت** یہ
ملاقات لہبی کی اکثر جایا کرتے ایک دن اونہوں نے ایک مرغ انکی مہمانی کے لئے ذبح کیا انہوں نے کہا
میں بھی اسکی مکافات کروں گا ایک دن انکی ضیافت کی اور ایک مرغی ذبح کی انکی بی بی کو بڑا لگا
جب وہ مرغی سامنے آئی شیخ علی نے محسوس کیا اور ہنسکر جلدی سی بی بی سے کہا کہ یہ دو شوربا کفایت کرتا ہے تم
مستورہ جنو **حکایت** ایک جماعت فقرا نے انسے کرامت طلب کی انہوں نے اونسے کہا یا اولادی
وهل ثم كرامة اعظم من ان الله يمسك بنا الارض ولم يخسف بنا وقد استحقينا الخسف

میں کہتا ہوں کہ یہ جو انہیں اس الارض ہے کہ لوح دل پر سواد سویدا میں سے لکھا جاتا ہے یہی حق ادا کی قدر کا ادا انہوں نے کیا
انتقال ۶۹۵ھ میں ہوا انکی قبر قرافہ میں ابتک زیارت کیجاتی ہے رح ؛

سنہ ۶۹۹ھ
شیخ عبد اللہ بن ابی جمرہ اندلسی مصری رح امام قدوہ سیاح تھے مصر میں آئے انکا زاویہ راہ جامع مقسم میں تھا یہ
صاحب برکات و آثار نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و صاحب حالات و جمعیت علی العبادۃ تھے ارکے انکے اخلاص و استعداد
للموت اللہ فرار من الناس کی بہت شہرت ہے سوا جمعہ کے لوگوں سے نہ ملتے یہ بھی مبتلا بانکار ہوے جبکہ انہوں نے
یہ بات کہی کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بیداری میں دیکھتا ہوں اور بالمشافہ بات چیت کرتا ہوں
اس پر بعض لوگ بگڑے اور کھڑے ہو گئے یہ مرتے دم تک اپنے گھر میں بیٹھ رہے ۶۹۵ھ میں انتقال کیا شعرانی کہتے ہیں
ایک ابن ابی جمرہ اور بھی ہیں جنکا نام احمد تھا وہ حافظ کتاب تھے مدونہ تھے جو کہ مذہب امام مالک میں ہے اونکا انتقال
۵۹۹ھ میں بمقام مرسیہ ہوا ہے رح ؛

سنہ ۶۹۹ھ
شیخ عبد اللہ بن محمد عرش مرجانی رح امام قدوہ واعظ مفسر او محد علماء فقہ و تصوف سے تھے مصر میں آئے وعظ
کیا بلاد میں مشہور ہو گئے تونس میں ۶۹۹ھ میں وفات پائی محنت میں پڑے علماء نے فتوی انکی تکفیر کا دیا
عجب کچھ ہوا حیلہ نکال کر قتل کیا رضی اللہ عنہ ؛

۱۵۵	عمری ست کہ آن جلوہ منصور کہن شد		من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را	

شیخ عبد الحق بن سبعین مرسی الملقب قطب الدین تھا یہ اکابر مشایخ سے ہیں ۶۶۹ھ میں بعمر ۵۵ سال کے
معظمہ میں جاکر فوت ہوئے ۔

۱۵۶	اسی تقریب اد سر لگی میں رہے		خنجر میں شکستہ پائی کی	

شیخ محمد قونوی صوفی صاحب ابن عربی انکی تفسیر سورہ فاتحہ پر ایک جلد میں ہے اسکے سوا اور بھی
مولفات ہیں کچھ اوپر ساٹھ برس کی عمر ہوئی ۶۷۲ھ میں مرے انتقال انکا قونیہ میں ہوا تھا وصیت کی کہ
تابوت کو دمشق لیجا کر نزدیک شیخ محی الدین بن عربی کے دفن کریں لیکن ہو نسکا یہ بھی مبتلا بانکار ہوئے تھے
تا دم مرگ یہی حال رہا ؛

سنہ ۷۳۷ھ
شیخ محمد عبدری فاسی مصری مالکی معروف بابن الحاج یہ ایک عالم صالح متقشف تھے منجملہ اصحاب ابو محمد محمد
بن ابی جمرہ کے کتاب مدخل فی الحوادث والبدع انکی تالیف ہے کچھ اوپر اسی برس زندہ رہے ۷۳۷ھ
میں انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی یہ کتاب مصر میں طبع ہو چکی ہے اس کتاب میں بدعات مروجہ غیر ہم کا رد کیا
جزاہ اللہ خیرا ؛

سنہ ۷۴۱ھ
شیخ ابراہیم جعبری رح بن معضاد بن شداد یہ رکیس زاہد عابد صاحب احوال غریبہ و مکاشفات عجیبہ تھے انکی

مجلس وعظ سامعین کو طرب میں لاتی تھی اسکے سبب اہل معصیت توبہ کرتے تھے اپنی موت کی خبر قبل وفات کئی دن تک دی تھی
اور موضع قبر کی طرف دیکھ کر کہا تھا یا قبیر جا ءک دبیر اہل مجلس کو اشعار رمل لکھا ہیں جب مجلس سے
اٹھا دیتے تھے اور رسولا تھک میں جب جاتے تھے لوٹا دیتے تھے رسیان اہل مجلس کے چلتے پھرتے وعظ کہتے تھے ایک
عورت انکی مرجتی وہ انکا وعظ سنتی مصر میں ہوتی اور ہر دو اور مز اسوان اقصی صعید میں ہوتی **حکایت**
ایک دن لوگون کو وعظ کرتے تھے اور وہ لوگ روتے تھے پس آخر میں یہ شعر پڑھا

یا قاعد فی الطاقة		والکلب یاکل فی العجین	
یا کلا کل ولقی		ما العجین اصحابی	

مریدوں نے جو جھک کر دیکھا تو کتا آٹا کھا رہا ہے اس واقعہ کی تاریخ لکھ لیگئے پھر وہاں سے خبر آئی تو ویسا ہی ہوا تھا
جیسا کہ بیان کیا تھا شیخ کمال الدین بن عبد الظاہر نے انکے اصحاب سے کہا ہے قبر انکی صعید میں زیارت گاہ ہے
حکایت ایک دن وعظ کہتے تھے اور لوگ گریان نہ تھے انھوں نے کہا تم میرے ہمراہ ہو یا ات کو سقع
بقع یا اللہ بقع پھر خبر آئی کہ قاضی مالکی باب منبج قلعہ سے نیچے اوترتے تھے کہ انکی گردن ٹوٹ گئی
معلوم ہوا کہ اونھوں نے ایک مجلس منعقد کی تھی کہ شیخ کو وعظ کہنے سے منع کر دیا جاے اس دلیل سے کہ
وہ قرآن و حدیث میں لحن کرتے ہیں قضاۃ ثلثہ حاضر ہیں مالکی نے فتوی منع کا دیا تھا وہ تینون قاضی آپکے
اور شیخ کے قدم چومنے اور کہا ہم سب ہلاک ہوجاتے اگر تمہارے حق میں کسی بات کا فتوی دیتے شیخ نے
فرمایا میں لحن نہیں کرتا ہوں تمہارے کان زور و باطل سنتے ہیں وہ لحن کرتے ہیں یا رشاد کرو خطیبوں نے کہتے
تھے من ابراهیم المعبری الی الکلب الزوری سلطان کہتا تھا اس شخص کو میرے اوس نام پر دو جگہ بلاد
میں تا کتنے مطلع کردیا قبل اسکے کہ میں سمجھوں آؤن امیر علما سے ایک مجلس منعقد کی اور فتوی تعزیر شیخ
کا دیا شیخ نے ان لوگون کا اور سلطان کا پیشاب بند کردیا سبب تدبیریں کین پیشاب جاری نہ ہوا تب یاس شیخ
گئے اور استغفار کی کہا میرے ابریق سے استنجا کرو تب سب کو پیشاب ہوا شعرانی کہتے ہیں وکان یامر
با المعروف علی الظلمة والولاة امارا بالمعروف وله نظم و سجع کثیر و تصوف و شطح
انکا انتقال محرم سنہ میں ہوا اپنے زاویہ میں دفن ہوئے وقبرہ ظاہر یزار رضی اللہ عنہ
ف اس ترجمہ پر جزو اول طبقات شعرانی ہیچ کا ختم ہوا ہے کل تراجم اس جزو کے ترجمہ ہوتے
ہیں اس حساب سے کہ واحد اشخاص بعد اول کے ہیں اور اخلاق مستورات کے واحد محو نہیں کیا ہو
ایکسو اولیاء رابعہ رضی اللہ عنہا اب بعد اسکے ترجمہ جزو آخر طبقات مذکور کا انشاء اللہ تعالی لکھا جاوے گا
ختم اللہ لنا بالحسنی واذاقنا حلاوۃ رضوانہ الاسنی

جزو ثانی

شیخ عبداللہ منوفی مالکی رح یہ ایک شخص صالح عابد زاہد اور صاحب کرامات کثیرہ و تلامذہ کاملہ تھے ماہ رمضان کو
سنہ ۷۴۹ھ میں مرے اور سب لوگ صحرا میں واسطے دعا کی نکلے ہوئے تھے وہیں انکا جنازہ آگیا تیس ہزار آدمی نے
نماز پڑھی انکی تلمیذ شیخ خلیل نے انکا ترجمہ حال جداگانہ لکھا ہے رح ؛

شیخ حسین حاکی یہ امام جامع حاکی و خطیب مسجد اور صالح تھے لوگوں کو تذکیر کرتے انکے کلام سے نفع ہوتا تھا
حکایت ہے انکے نزدیک سلطان کے ایک مجلس منعقد کی گئی تا کہ انکو وعظ کہنے سے منع کیا جاوے سلطان نے
حکم دیا انہوں نے اس بات کی شکایت اپنے شیخ ایوب کناس سے کی سلطان بیت الخلا میں تھے کہ ایکایک
شیخ ایوب دیوار میں سے رح بہیئت شیر کے ان سے نکلے اور منہ پھاڑ کر سلطان کو نگلنا چاہا سلطان کانپ کر
بیہوش گر پڑے جب ہوش آیا کہا شیخ حسین کو کہلا بھیج کہ وعظ کہے ورنہ میں تجھکو ہلاک کر ڈالونگا پھر آدمی
دیوار میں گھس گئے سلطان پاس شیخ حسین کے آئے معذرت کی اور شیخ ایوب سے بھی ملنا چاہا مگر انہوں نے
اجازت نہ دی اپنے پاس آنے نہ دیا انتقال انکا ۷۵۳ھ میں ہوا رح ؛

شیخ مظفر کردی یہ ملک ظاہر برقوق کے شیخ تھے صاحب تصوف و کشف و ہمت تھے سلطان انکی ملاقات کو
اکثر آتے اپنے اسرار کہتے سفر میں انکو اپنے ہمراہ رکھتے سلطان نے ایکبار ایک مقدمہ کے سبب سے انکو قید
کر دیا تھا چار برس قید رہے لیکن انکے لئے حبس ہی المعرکہ فاخرہ ہوگیا تھا پھر انکو رہا کر دیا انہوں نے کہا
اجلی قریب من اجل السلطان چنانچہ دونوں قریب قریب ۸۰۱ھ میں مرگئے رح ؛

شیخ شرف الدین کردی رح یہ بھائی ہیں شیخ مظفر مذکور کے انکا مزار قاہرہ میں ہے یہ بھی صاحب مقام عظیم
کرامات کثیرہ تھے منجملہ اصحاب شیخ ابو السعود بن ابی العشائر کے ۸۲۰ھ میں وفات پائی رح ؛

شیخ محمد بن ہارون رح یہ رہنے والے شہر سنور کے تھے جو بحر عربی پر آباد ہے انکے کشف سے معلوم ہوا تھا
کہ یہ شہر عنقریب ویران ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بجلی گری لوگ گھروں اور بازاروں میں ہلاک ہو گئے
اور شیخ مع اہل و عیال و اقربا وہاں سے نکل گئے وہ شہر اب تک ویران ہے حالانکہ ایک شہر عظیم تھا رح ؛

شیخ یحیی صنافیری رح صاحب مکاشفات عجیبہ تھے عالم صالح سائر اقطار سے لوگ انکی زیارت کو آتے ۸۰۵ھ میں
انتقال کیا انکا جنازہ مشہور ہے جب شیخ یوسف عجمی رح بلاد عجم سے مصر میں آگئے تو ان سے اجازت لی انہوں نے
اجازت دی وکان لا یدخل احد من الاولیاء مصر الا باذنہ رحمہ اللہ

۳ گل بر طلب نگار سی اولیا نہ کشتاید	بلبل زار ادب ہانہ منادر معشو گلزار

شیخ ابو العباس بصیر صاحب کشف تام و قبول عام سے تھے مصر میں شیخ ابو السعود شیخ ماتم سے
انسے بیعت کی تھی انھون نے کہا اہلاً بالذی ما تم جری بہ اللہ اخبرنا ابالسعود خیرا فی حقک
الی ان قال منا یہ اسطرح کہا کہ شیخ ماتم نے ابو السعود سے بیعت کرنا چاہا تھا انھون نے کہا لست من
اولادی انت من اولاد اخی ابی العباس البصیر وسیاتی من ارض المغرب جب وہ مصر میں آئے
تو انکو کہلا بھیجا کہ تیمنک قم اللیلۃ فاذہب الی رحلتہ فی بولاق چنانچہ سب سے پہلے ابو العباس
مین سے یہی او تھے ملے اور مرید ہوئے **حکایت** ابو السعود کی زوجہ کو ایک امیر کبیر کی شادی میں
بلایا گیا تھا انکے پاس ایک گدڑی تھی میان سے کہا میں اسی گدڑی کو پہنکر جاؤنگی کہا ان پہ گئین التجبسے
اوس گدڑی کو حق تعالیٰ نے مرصع جواہر کر دیا اوس طرح کا لباس قدیم بادشاہوں مین بہی نہ تھا حاضرات نے
سخت تعجب کیا اور کہا کہ ہاں ایک فقیر کی عورت کے یہ لباس کہان سے آیا انکے مال ایک نقش اسمین سے
یچکر بیس ہزار دینار کے دیدے انھون نے کہا مجھکو اس سے نہین ہے جب واپس آکر شیخ سے ذکر کیا تو بیوی فرما
کہا ان اللہ یستر من یشاء من عبادہ اس قصہ کو شعرانی نے اسیطرح لکھا ہے کہ محل ایک ذکر کا
شیخ ابو السعود پر ہوتا نہ یہ موضع واللہ اعلم **حکایت** ایک مرید شیخ ابو العباس کا بعد وفات شیخ کے
نزدیک شیخ عبد الرحیم قناوی کے گیا وہ نماز کو حاضرین سے بیعت لے رہے تھے اس مرید کی طرف بھی ہاتھ
بڑھایا معلوم محراب سے شیخ ابو العباس نے اپنا ہاتھ نکالکر شیخ عبد الرحیم کے ہاتھ کو روکدیا انھون نے کہا
رحم اللہ اخی ابا العباس بدر علی اولادہ حیا و میتا رح ✦

شیخ حسن شیخ المسیلہ یوسف کے پیر تھے ۷۴۳ ہجری میں مرے قریب شیخ ابو الخیر اقطع کے دفن ہوئے
رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

شیخ علی صنار بیر سے قریش سے ہین منقطع ہو کر اپنے گھر مین بیٹھ رہے تا دم مرگ لوگ انکی زیارت کو آتے
۷۴۴ مین انتقال کیا **حکایت** ایک شخص انکے پاس صنالینی کو آیا انھون نے اوسکو پھیر دیا کہا کہ رات
انکہ گمین تو مندی لینے آیا ہون واسطے مردوں کے نہ کہا آخر الحیاۃ تعتادون الی السعد مرد
لکھر یا الحساء وہ دلس آخر شب کو مرگئی اوسی پیر کے پاس سے اوسکو منگایا ✦

شیخ ابو الحسن شاذلی ہیں علی بن عبد الجبار شاذلہ ایک قریہ ہے افریقیہ کا وہان تھے اسکندریہ میں
شیخ طائفہ شاذلیہ ہین کبیر المقدار عالی المنار تھے علم طریقت میں انکی عبارات میں شعرانی کہتے ہین ابن
ابی تیمیہ سے سخن المیہ الخ علیہ یعنی ابن تیمیہ نے انپر تیر طلب یا تھا انھون نے سمیر دیا پرا قدر سے
انکار ہے لیکن تفصیل اس انکار کی کچھ نہین لکھی یہ صحبت مین شیخ نجم الدین اصفہانی وابن مشیش وغیرہم

مکہ میں رہتے تھے انہوں نے بارہا حج کیا اور مجاور رہنا سب مین بقصد حج انتقال فرمایا چنانچہ اوسی جگہ ۷۳۳ھ میں دفن
ہوئے ابن حجر نے ترجمہ انکا علیحدہ لکھا ہے کتاب لطائف المنن اونپر مشتمل ہے دخول انکا طریق قوم مین بعد استعداد
مشاطرہ کے علوم ظاہرہ مین تھا شیخ بن نعمان نے انکو قطب کہا ہے ابن دقیق العید کہتے ہین ما رایت اعرف باللہ
منہ یہ فرماتے تھے تو استغفار کو لازم پکڑ اگرچہ کوئی گناہ نہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت مغفرت ذنوب
متقدمہ و متاخرہ کی دیگئی تھی بعد استغفار کرتے تھے یہ حق مین معصوم کے ہے جس سے کبھی کوئی گناہ نہین
ہوا تھا اور مقدس تو ہر طرح کے ذنب سے پھر اوس شخص کی نسبت کیا گمان ہے جو کسی وقت بھی خالی عیب و
ذنب سے نہین ہوتا ہے کہتے تھے اذا عارض کشفک الکتاب والسنۃ فتمسک بالکتاب والسنۃ
ودع الکشف وقل لنفسک ان اللہ تعالی قد ضمن لی العصمۃ فی الکتاب والسنۃ ولم یضمنہا
فی جانب الکشف ولا الالہام ولا المشاہدۃ مع انہم اجمعوا علی انہ لا ینبغی العمل بالکشف
ولا الالہام ولا المشاہدۃ الا بعد عرضہ علی الکتاب والسنۃ فرماتے تھے اذا عرض عارض یصدک
عن اللہ فاثبت قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم
تفلحون ہر علم جسکی طرف تیری خاطر سبقت کرے اور نفس مائل ہو اور طبیعت لذت اوٹھائے اوسکو چہوڑ دے
اگرچہ حق ہو اور ملے تو وہ علم جسکو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیا ہے اقتدا کر اوس علم کا اور اقتدا کر خلفاء
وصحابہ و تابعین و ائمہ ہداۃ کا وہ میراث ہے ہوی ومتابعت ہوی سے سلامت رہیگا تو شکوک و ظنون و اوہام
ودعاوی کاذبہ مضلہ عن الہدی سے اسمین تیرا کیا نقصان ہے کہ تو اللہ کا بندہ ہو نہ عالم ہو بہ عمل تجہکو علم سے اسی قدر
علم کافی ہے کہ عالم وحدانیت ہو اور عمل سے اتنا ہی عمل بس ہے کہ محبت خدا و محبت رسول اللہ رکھتا ہو اور دوست
ہو تو صحابہ کا اور جماعت کو حق جانے ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا قیامت کب ہوگی
فرمایا تو نے اوسکے لیے کیا طیاری کی ہے کہا کچھ بھی نہین لیکن مین دوست رکھتا ہون اللہ و رسول کو فرمایا
المرء مع من احب **ف** فرماتے تھے جب تجھپر ہجوم خواطر و وساوس کا زیادہ ہو تو یون کہہ سبحان
الملک الخلاق ان یشا یذہبکم ویات بخلق جدید وما ذلک علی اللہ بعزیز اطلاع ضبط و وقوع
فعل العاصی سے استغفار ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون
کہتے تھے مجھسے یہ بات کہی گئی ہے کہ ما علی وجہ الارض مجلس فی الفقہ ابہی من مجلس الشیخ عز الدین
بن عبد السلام وما علی وجہ الارض مجلس فی علم الحدیث ابہی من مجلس الشیخ عبد العظیم
المنذری وما علی الارض مجلس فی علم الحقائق ابہی من مجلسک جو کوئی یہ بات دوست رکھتا ہے
کہ اللہ کی مملکت مین اوسکا عصیان نکیا جائے وہ گویا یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ کی مغفرت و رحمت ظاہر نہو

اے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی کی شفاعت کریں و نعم ما قیل ؎

جیسی جو ہے گریہ و آہ آورده ایم	جیسی ہمہ دیدہ و نگاہ آورده ایم
جیسی و ید خواہش مغفرتست	در قصد و جہان جہان گناہ آورده ایم

تو ہرگز باطن و لایت کا نہ سونگتے کا عیب تکہ کر تو دنیا و اہل دنیا میں ڈالہتو گا **حکایت** کہتے تھے بیشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکہا کہ اس رسول نے حقیقت مقامات کی کہا ہے فرمایا مرویۃ المتبوع ممن یکل تعظیم ومع ذکل تجلی دنی کل شئ فرماتے تھے من دعا الی اللہ تعالی بغیر ما دعا به رسول اللہ صلعم فهو بدعی تمکو عیب کوئی تہے اپنے احوال باطنیا ظاہر و متے مستحسن معلوم ہوا اور دیکہے تو زوال کا ڈر لگے تو یون کہو ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہتے تھے من اراد عز الدارین فلیدخل فی مذہبنا یو میں ایک شخص نے کہا مین کسطرح داخل ہون کہا اصنام کو اپنے دل سے جدا کر یعنی دنیا سے راحت دے تکہ کن کیف شئت اللہ کسی بندہ کو پاؤن پہیلاتے پر واسطے استراحت کے قلب سے ہمراہ استصحاب ادب کسا ہی ہو تو افیع کے عذاب نہین کرتا ہے عذاب تو اوس قلب پر کرتا ہے جسکے ساتہ تکبر ہوتا ہے یہ طریقی کہہ بہ نیت و اکل شرب و تکلفات سے حاصل نہین ہوتا ہے بلکہ اسکی بنیاد صبر علی الاوامر و الیقین فی الهدایہ پر ہے **قال تعالی** وجعلنا هم ائمة یهدون بامرنا لما صبروا و کانوا بآیاتنا یوقنون کہتے تھے من لم یزد دیعلمه وعلمه اتقاء لربه رقی اضعاف الخلقه فهو هالك تو اگر عمر میں موتی ہے تو سب کو بارش رحمان کہا و آل ابراہیم علیہ السلام فانهم عدو لی الا رب العالمین صادق مومن کو اگر سارے اہل زمین جہٹلا دین تو زیادہ نہو گی و سکو اس تکذیب سے مگر تمکین فرماتے تھے ما تم کرامۃ اعظم من کرامۃ الایمان و متابعة السنة فمن اعطیهما و جعل یشتاق الی غیرهما فهو عبد مفتر کذاب او ذو خطاء فی العلم بالصواب کمن اکرم بشهود الملك فاشتاق الی سیاسته الدواب **حکایت** کہتے تھے بیشے ایک اتقی کو سنا کہتا تھا ان ارید کل امتی نعذبك بطاعتی و بالاعراض عن معصیتی ایک رات بیشے یہ آیت پڑہی ولا تتبع اهواء الذین لا یعلمون انهم لن یغنوا عنك من اللہ شیئا پہر میں سو گیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکہا فرماتے تھے انا ممن یعلم و لا اغنی عنك من اللہ شیئا **ف** ایک شیخ مغربی ولی بزرگ اہل اللہ کا سب اوس شخص پر جسنے ادسپر ظلم کیا تہے حالانکہ اللہ پاک نے معصوم اکبر سے یہ کہا ہے فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل یعنی اللہ اوسکا ہلاک کرنا نہین چاہتا ہے تو اگر یہ چاہتا ہے کہ تیرے دل کو زنا نہ لگے اور کوئی غم و کرب تجہکو لاحق نہو اور کوئی گناہ تجہپر باقی نرہے تو اس قول کو سبت کہا کر سبحان اللہ و بحمده سبحان اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ هو اللهم ثبت علمها فی قلبی و اغفر لی ذنبی

کہتے تھے ہمارے نزدیک کوئی کبیرہ ان دو امر سے بڑا نہیں ہے ایک حب دنیا بالایثار دوسرے مقام علی الجہل بالرضا
کیونکہ حب دنیا اس ہر خطیہ ہے اور مقام علی الجہل اصل ہر معصیت ہے ف تو اگر چاہتا ہے کہ بات میں سچا ہو
تو انا انزلناہ فی لیلۃ القدر بہت پڑھا کر اور اگر چاہتا ہے کہ سارے احوال میں اخلاص ہاتھ آئے تو قرأت
قل ہو اللہ احد کی کثرت کر اور اگر تیسیر رزق منظور ہے تو قل اعوذ برب الفلق کثرت سے پڑھ اور اگر سلامتی
شر سے مراد ہے تو قل اعوذ برب الناس کو کثرت سے پڑھ شعرانی کہتے ہیں بعض نے کہا ہے کہ اقل الفقار یہ ہے کہ
ہر دن میں ستر بار رات ساعت سو بار تک پڑھے ف چار چیزیں ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے علم کچھ فائدہ نہیں دیتا
حب دنیا نسیان آخرت خوف فقر خوف مردم اصدق اقوال نزدیک اللہ کے کہنا ہے لا الہ الا اللہ کا اور افضل اور
اقل اعمال محبت خدا پر بغض رکھنا ہے دنیا سے اور یاس ہے اہل دنیا سے موافقت کرنے پر تو جب کوئی کام
عمل دنیا و آخرت سے کرنا چاہے تو کہہ یا قوی یا عزیز یا علیم یا قدیر یا سمیع یا بصیر تو پھر جب کوئی مرید دنیا یا
آخرت یاد ہو تو کہہ حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ انا الی اللہ راغبون ایک خصلت
ہے کہ جب بندہ اوسکو کریگا تو اپنے عصر میں امام الناس ہو جائیگا اعراض دنیا سے اور احتمال اذی کا اہل دنیا
سے ف جب کسی سے قرض لے تو یوں کہے اللھم علیک تابنت وعلیک توکلت والیک
انبت فوضت اس کہنے سے اللہ اوسکا قرض ادا کر دیگا فرماتے تھے ان جار صفاتی عارض من معلوم
مولاک فاهرب الی اللہ منہم فذلک من النار شعرانی نے کہا وهذه من غرائب المعرفة فی علوم
المعاملة کہتے تھے ایک خصلت ہے جو سارے اعمال کو حبط کر دیتی ہے اکثر لوگ اوس سے آگاہ نہیں ہیں وہ سخط
ہے بندہ کا اللہ کی قضا پر قال تعالیٰ ذلک بانہم کرہوا ما انزل اللہ فاحبط اعمالہم حکایت
کہتے تھے میں نے خواب میں ایک مرد صالح کو دیکھا کہ وہ ہوا آسمان میں چلا کرتا تھا انما تساق لما رزقت او
لاجلک او لما قضی اللہ علیک او بک او لک وھی خمسۃ لا سادس لها جو شخص فی الفور شر کسی
تو یا عام کا ہو تو اوسکو امر نہ کریں اور جو سیئہ مثمر کسی خوف من اللہ و رجوع الی اللہ کا ہو تو اوسکو گناہ نہ گنیں
دو خصلتیں ہیں کہ اونکے ہوتے ہوئے کثرت سیئات مضر نہیں ہوتی ہے ایک رضا بقضاء اللہ تعالیٰ دوسرے
صفح عن عباد اللہ تعالیٰ کہتے تھے اتق اللہ فی الفاحشۃ جملۃ وتفصیلا وفی المیل الی الدنیا صورۃ
وتمثیلا فرماتے تھے من النفاق الظاہر بفعل السنۃ واللہ یعلم منہ غیر ذلک ومن الشرک باللہ
اتخاذ الاولیاء والشفعاء من دون اللہ قال تعالیٰ ما لکم من دونہ من ولی ولا شفیع
افلا تتذکرون ایک بدگمانی ساتھ اللہ پاک کے یہ بھی ہے کہ غیر اللہ سے استمداد کرے یعنی خلق سے
مدد چاہے قال تعالیٰ من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ الآیۃ شعرانی رح

نے انکے اقوال نصف کراسہ تک لکھے ہیں جنکو تعلق کنز القرآن کے علم حقائق سے ہے جو فہم عوام سے باہر ہے اسلئے ترجمہ انکا اسوقت میں کہا گیا پھر کہا ہے انما بسطنا ذالک یا اخی فی ذالک الامور الخاصۃ بالکملین من اھل اللہ تعالی تشویقالک الی مقاماتھم و تحذیرالک من التعدی لھا اذا سمعتھم یذکرون ذالک وھذا الکلام لصاحبہ لغیرہ من الاولیاء والی وقتی ھذا نسیان المنعم علی من یشاء بما یشاء واللہ اعلم +

امام احمد ابو العباس مرسی رح جو اکابر عارفین سے تھے کہتے ہیں کہ علم شاذلی کا سوا انکے کوئی شخص عالم نہیں ہوا یہ کہتے تھے علوم اس گروہ کے علوم تحقیق ہیں ان علوم کو عقول عموم خلق کے نہیں اٹھا سکتے ہیں اسیلئے کوئی کتاب انہوں نے نہیں لکھی اور شاذلی شیخ رح نے یہ کہتے تھے کتبی اصحابی یعنی ہماری کتابیں ہمارے اصحاب ہیں مخفی ہیں اور بات یان فرماتے تھے سارے انبیاء رحمت سے مخلوق ہوئے لیکن ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عین رحمت ہیں جیسا کہ بیان ہوا ہے اللہ نے فرمایا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اس حدیث کے من عرف نفسہ عرف ربہ یہ معنی کہتے تھے من عرف نفسہ بذلہا وعجزہا عرف ربہ بعزہ وقدرتہ شعرانی فرماتے ہیں قلت وھذا اسلم الاجوبۃ واللہ اعلم اپنے شیخ سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے فرمایا ہے اگر ہو میرے عاصی کا کشف کیا جائے تو میں اور مومن رسائیہ ہو جائے پھر ساتھ نور مومن مطیع کے ہیرا کیا کہتا ہوں

حکایت فرماتے تھے ایک بادشاہ نے ایک عارف سے کہا تھا کچھ مجھ پر تمنا کرو یعنی مجھ سے مانگو عارف نے کہا تو مجھسے یہ بات کہتا ہے میرے دو غلام ہیں جنکا میں مالک ہوں اور تو ان دونوں کا مملوک ہے وہ میرے مقہور ہیں تو ان کا مقہور ہے ایک شہوت دوسری حرص سو تو میرے غلاموں کا غلام ہے میں کیا تجھپر تمنا کرونگا والا کمہ تو غلام غلامان ہے کہتے تھے شاذلی رح نے کہا ہے جسکی ولایت اللہ کی طرف سے ثابت ہو چکی ہے وہ موت کو مکروہ نہیں رکھتا ہے یہ ایک میزان ہے واسطے مریدوں کے تاکہ اسمیں اپنے نفوس کو وقت ادعائے ولایت کے امتحان کریں کیونکہ شان نفوس کی وجود ہے دعوی مراتب عالیہ کا بغیر سلوک سبیل موصل کے **قال تعالی** فتمنوا الموت ان کنتم صادقین **ف** کہتے تھے طے دو طرح ہے ایک اصغر دوسرے اکبر طے اصغر واسطے عامہ اس طائفہ کے ہوتی ہے کہ زمین مشرق سے مغرب تک ایک نفس میں طے ہو جائے طی اکبر طے اوصاف نفوس ہے فرماتے تھے ہمارا یہ طریقہ منسوب مشارقہ کی طرف نہیں ہے اور نہ طرف مغاربہ کے بلکہ وہ امام من واحد تا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم پہنچا ہے اور وہ اول اقطاب تھے انسان کو جبکہ طریقہ اونکا لیں خرقہ ہو لازم ہے کہ مشائخ مستند الیہم کو متعین کرے کیونکہ یہ روایت ہے اور روایت کے لئے تعیین رجال سند ضرور ہے اور ہمارا طریقہ ہدایت سے ہے اللہ کبھی بندہ کو طرف اپنے جذب کر لیتا ہے اور پیر کسی کا احسان نام کی منت نہیں رکھتا کبھی اوسکا متصل ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمع کر دیتا ہے یہاں تک وہ حضرت سے

وغیرہ ترکیا ہے و نہی جو لوا صستر حکایت یا اکثر قال الشیخ قال الشیخ کہا کرتے تھے ایک انسان نے کہا ہم نہیں دیکھتے
کہ کوئی بات تم اپنی طرف منسوب کرتے ہو جواب دیا کہ اگر میں چاہوں تو جیسے و الفاس قال اللہ قال اللہ کہوں اور اگر چاہوں تو
کہوں قال رسول اللہ صلعم قال رسول اللہ صلعم کہوں اور اگر چاہوں تو ثلث آیا کہوں لیکن میں قال الشیخ کہتا ہوں
اور ادبا ذکر اپنے نفس کا نہیں کرتا ہوں کہتے تھے شیخ نے فرمایا ہے و ذکر وہ جنہیں کوئی امام ولی صدیق شیخ ہوتا ہے
اور آپ یہ نہیں ہوتا فرماتے تھے چالیس برس ہوئے ہیں کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حجاب میں نہیں ہوں
اور طرفۃ العین محجوب ہوں تو اپنی جان کو مجلہ مسلمین شمار نکروں یہی بات حق میں جنت اور دوزخ کے ہر سال کہتے
تھے و کان یقول شارکنا الفقہاء فیما ہم فیہ ولم یشارکونا فیما نحن فیہ فرماتے تھے خریدار مرجان کے بہت
ہوتے ہیں اور خریدار یاقوت کے کم ہوتے ہیں و لم یزل اتباع اہل الحق قلیلون کما قال تعالی فی اہل الکھف
ما یعلمہم الا قلیل فاہل اللہ کھف لا سوا الناس و لکن قلیل من یعرفہم حکایت نائب اسکندریہ
نے چاہا کہ انسے بیعت کرے یہ اونکے شیخ ہوں قاصد سے کہا لست ممن یلعب بہ اور وہاں نہ گئے یہانتک کہ
انتقال ہوگیا سفر میں جب کسی شہر میں رات کو سوجاتے اور معلوم ہو جاتا کہ کبیر شہر اونسے ملاقات کرنا چاہتا ہے
تو پہلے رات سے اوٹھکر چلے جاتے کہتے تھے نہ دیکھی ہمنے عزت مگر رفع ہمت میں خلق سے ایکدن ایک کتا
کیا میرے پاس سو دعا تہی بیٹے اوسکے روبرو رکھی اوسنے التفات نکیا بیٹے منہ سے قریب کی تب بھی التفات
ہوا انہوں نے مجھسے کہا اف لمن یکون الکلب ازہد منہ فرماتے تھے لوگوں کے لیے اسباب ہیں ہمارا سبب
یہی ایمان و تقوی ہے اللہ نے کہا ہے و لو ان اہل القری آمنوا و اتقوا لفتحنا علیہم برکات من السماء
والارض ف جب کوئی شخص قصیدہ مدحیہ کہتا تو اوسکی طرف متوجہ ہوتے اور جائزہ وعطایا دیتے
اپنے اصحاب سے کہتے جب کسی قوم کا رئیس آئے مجھے خبر کر دیا کرو کہ میں باہر نکلکر اوسکو لوں جب وہ رخصت
ہوکر جاتا تو چند قدم اوسکے ساتھ جاتے پھر واپس آتے اور کہتے ان لوگوں نے اپنی جان کو تکلیف دیا رہی ہماری
لیاقت وہی ہے کہ ہم اونکی زیارت کو نہیں گئے کسی محسن کے لئے دعا نکرتے جب تک کہ وہ مجلس سے چلا نہ جاتا
جب اوٹھ جاتا آپ پس پشت اوسکے دعا کرتے اگر کوئی شئے میسر ہو جاتی آپ خوش ہوکر بشاشت سے قبول کر
لیتے کھیر آتی تو بغیر نفس و اظہار غنی لیتے ف انکی نماز موجز ہوتی مگر تمام کہتے تھے یہ نماز ابدال کی ہے
جب کسی شخص کو سنتے کہ کہتا ہے ہذہ لیلۃ القدر تو کہتے نحن بحمد اللہ اوقاتنا کلہا لیلۃ القدر ہر شخص کا
اکرام مطابق اوسکے رتبہ کے کرتے کبھی کوئی شخص مطیع آتا اوسکی طرف التفات نکرتے اسلیے کہ وہ اپنی عبادت
کو دیکھتا ہے کبھی کوئی عاصی آتا اوسکے لیے کھڑے ہو جاتے اسلیے کہ اوسکا آنا ساتھ ذل نفس و انکسار کے
ہوتا ایک شخص حاجی سے پوچھا کہ کہو تمہارا حج کیسا ہوا اوسنے کہا پانی بہت تھا نرخ بھی ارزان تھا اوسکی طرف سے

سخن پہ پیر لیا کہا میں حال رنج کا یہ پوچھتا ہوں کہ اونہیں اللہ کی طرف سے کیا علم ہوا دفتح ہوا یہ قفس حال کثرت آب و دانہ
مرج کا بیان کرتا ہے **ف** کہتے تھے ہم دنیا میں اپنے ابدان سے مع وجود ارواح ہیں اب قریب ہے کہ آخرت میں
مع وجود ابدان ہونگے ایسے شعرانی فرماتے ہیں اس کلام میں رد ہے اوس شخص پر جو کہ یہ بات کہتا ہے کہ لوگ جنت میں
اپنی ارواح سے ہونگے نہ اجسام سے ایک جماعت اہل کشف ناقص کی اسی طرف گئی ہے سبب غلط کا یہ ہے کہ
اونھوں نے اہل جنت کو دیکھا کہ جس صورت میں چاہتے ہیں متحول ہو جاتے ہیں یہ شان ارواح کی ہے خایت
کی یہ بات اونسے غائب رہی کہ وہاں اجسام مثل ارواح میں ہو نگے نہ معدوم جس طرح کہ یہاں ارواح مثلی
ہیں اجسام میں واللہ اعلم **ف** کہتے تھے معصیت مومن و معصیت فاجر میں تین فرق ہیں ایک یہ کہ قبل فعل
کے مومن کا عزم اوس معصیت پر نہیں ہوتا ہے دوسرے یہ کہ وقت فعل کے اوس سے خوش نہیں ہوتا تیسرے
یہ کہ اوس پر اصرار نہیں کرتا اور فاجر کا یہ حال نہیں ہے اپنے اصحاب سے کہتے تھے کہ تم نام پاک اللہ کا بجہت ذکر
کیا کرو یہ اسم سلطان الاسماء ہے اسکے لئے ایک بساط ہے ایک ثمرہ ہے بساط علم ہے ثمرہ نور ہے جب نور حاصل
ہوا تو اب کشف و عیان ہوگا حضرت آب ورنگ نہیں ہے بلکہ نفوس فاجر ہدایت ہے جس سوء ادب کا ثمرہ
ادب ہے وہ ادب ہوتا ہے **ف**

بہر سے اپنی کو مستی امید		تا صبح فرد گزار مارا	

کہتے تھے حضرت سید قطب تھے علم میں سہل تستری قطب تھے مقام میں ابو یزید قطب تھے حال میں تھوڑا عمل
ہمراہ شہود منت کی طرف سے اللہ کے بہتر ہے عمل کثیر سے ہمراہ شہود تقصیر کی طرف سے نفس کے اپنے شیخ سے
نقل کرتے تھے کہ جس شے سے اللہ نے ہمکو منع کیا ہے وہ ہمکو شجرہ آدم علیہ السلام میں ہے لیکن ہم اونسے
اس بات میں جدا ہیں کہ اونھوں نے جب شجر دکھایا تو وہ طرف ارض خلافت کے اوترے اور تو جب شجر کی
کھائیگا تو تیرا نزول طرف ارض قطیعت کے ہوگا فاپاک تم پاک **حکایت** کہتے تھے ایک شخص اولیا
میں سے تھے وہ زمین مغرب میں لوگوں پر تکلم کرتے تھے یعنی وعظ اور وہ بادین تھے یعنی قریۃ اندام ایک
شخص سر برہنہ کلاں سر آیا اور سے کہا یہ شخص دنیا میں سیر کرتا ہے اسے کاذب ہے تسبیح کو کشف ہوا اوسنے
کہا ماہی نار ولیس ما سعدنی الا حبہ یعنی مرتا نہیں کیا مجھکو مگر اوسکی محبت سے اپنے اصحاب سے کہتے
تم جب مکہ میں پہنچو تو قصد کرنا رب البیت ہو نہ بیت تم ازمین مت ہو جو عبادت ہم وادثان ہیں **حکایت**
ابن عطا اللہ کہتے ہیں میں شیخ پر کتاب لرعایہ تالیف محاسبی پڑھتا تھا مجھسے کہا جو کچھ اس کتاب میں ہے
وہ کلمہ اس سے مغنی ہیں اعبد اللہ بشرط العلم ولا ترضی عن نفسک ابدا پھر مجھکو اذن قرأت کا
نہ دیا فرماتے تھے جو کوئی مشتاق ہے کسی ظالم کی ملاقات کا وہ ظالم ہے کہتے تھے الخالق یعنی الخالق

الکبر من المناجی لیہا شعرانی رح نے انکے اقوال چار ورق تک لکھے ہیں بسبب غموض حقائق کے ذکر اونکا
نہیں کیا گیا ٭

یاقوت عرشی رح امام سعادت عابد زاہد مرید شیخ ابو العباس مرسی رح تھے جس دن یہ بلاد حبشہ میں پیدا ہوئے
اوسی دن شیخ نے اسکندریہ میں زمانہ فالبستان عصیدہ طیار کیا لوگوں نے کہا یہ تو ایام زمستان میں بنایا جاتا
ہے کہا یہ تمہارے بھائی یاقوت کا ہے جو بلاد حبشہ میں پیدا ہوا ہے اب وہ عنقریب تمہارے پاس آئے گا
چنانچہ ایسا ہی ہوا انکو عرشی اسلئے کہتے ہیں کہ ہمیشہ دل انکا نیچے عرش کے رہتا اور زمین میں ممدد تھا یا اسلئے کہ
اذان حملہ عرش کی سنتے تھے **حکایت** یہ سفارش کرتے یہانتک کہ حیوانات میں بھی شفیع ہوتے ایکدن
ایک کبوتر حرشی انکے دوش پر بیٹھا یہ حلقہ فقرا میں بیٹھے تھے کچھ اسنے کان میں کہا انہوں نے کہا بسم اللہ میں ایک فقیر
تیرے ساتھ کئے دیتا ہوں اوسنے کہا کوئی نہیں تم ہی چلو آخر خچر میں سوار ہو کر اسکندریہ سے مصر میں آئے
جامع عمرو میں پہنچکر کہا فلاں موذن کو بلا دو وہ آیا اس سے کہا یہ پرند کہتا ہے کہ جب اوسکے بچے منارہ پر ہوتے
ہیں تو تو اونکو پکڑ کر ذبح کرتا ہے اوسنے کہا سچ کہتا ہے فرمایا اب ایسا مت کیجیو اوسنے توبہ کی شیخ اسکندریہ کو
واپس آئے انکے مناقب طائفہ شاذلیہ مصر وغیرہ میں بہت مشہور ہیں [illegible] میں انتقال کیا ٭

شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ سکندری رح زاہد مذکر کبیر القدر تلمیذ شیخ یاقوت و شیخ مرسی تھے لوگ انکے اشارات سے
منتفع ہوتے انکے کلام کو نفوس میں حلاوت و جلالت تھی [illegible] میں الکاسہ میں انتقال ہوا کتاب التنویر
فی اسقاط التدبیر کتاب الحکم کتاب لطائف المنن وغیرہ انکی تالیف ہیں کتاب تنویر مصر میں طبع ہو چکی ہے
رحمہم اللہ تعالی ٭

شیخ موسی بکنی چاپی عمران یہ عبد خاص شعرانی رح ہیں بلاد مغرب میں تھے منجملہ اصحاب شیخ ابو مدین تلمسانی رح کی
اولاد میں سلطان مولائی ابو عبد اللہ زغلی کے جو زغلا ایک قبیلہ ہے عرب مغرب کا محل تلمسان و حوالی تلمسان کے
بادشاہ تھے شیخ موسی نے جوان ہو کر طریق الی اللہ کو سریر ملک پر اختیار کیا باپ کو نہایت تشویش ہوئی جب
انکو مغلوب الامر پایا مجبور ہو کر پاس شیخ ابو مدین کے آئے اونہوں نے کہا تمہارا انتساب کس طرف ہے کہا طرف
سلطان زغلی کے پوچھا انتہائی نسب کیا ہے کہا محمد بن حنفیہ بن علی بن ابیطالب شیخ نے فرمایا طریق فقر و ملک
دونوں مجتمع نہیں ہوتے انہوں نے کہا یا سیدی انما اشھدک انی قد خلعت نسبتی الی غیرک تب شیخ نے
اپنے عہد لیا ٭

کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست	بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی

انکے ہاتھ پر کرامات ظاہر ہوئی سیاہ کہ سنے اسنے کلام کیا بغیر السنہ و رہنے تھے شیخ نے انکو بھی ہمراہ لیکر ابھی آ

شعرانی رح نے بیان مین اُنکے مشرکا شکل نہایت طول دیا ہے ۸ ورق کی صفحہ ۴ سطر تک اور وہ لکھے مین یہ کلام نہایت
نامعقول [illegible] اقسام عوام بلکہ اکثر خواص سے بھی باہر ہے مشتمل ہے بیان پر معانی بعض آیات و حدیث
کے طریقہ قوم پر بلسان تحقیق ف فرماتے تھے علماء السوء اضر علی الناس من ابلیس لان ابلیس اذا
وسوس للمؤمن عرفہ المؤمن انہ عدو مضل مبین فاذا اطاع وسواسہ عرف انہ قد عصی فاخذ
فی التوبۃ من ذنبہ ولا کذلک علماء السوء یلبسون الحق بالباطل ویزیدون الاحکام علی وفق
الاغراض والاھواء [illegible] فضل [illegible] یحسب انہ یحسن صنعا فاستعذ
باللہ منھم وکن مع العلماء الصادقین کہتے تھے ہم متقدمین سے استفادہ دعوی علم کا باحکام دین کرتے
مین اور علماء زمانہ حال سے استفادہ عمل باحکام دین کا کرتے ہین اب تو دیکھ کہ ان دونون فائدون مین کونسا فائدہ
اقرب تر الی رضا رب العالمین کے ہے اور یہی کہتے تھے ساتھ استہزاء کہ اگر متقدمین سے یہ بات کہین کہ تو نے صوفیہ
صادقین سے کیا استفادہ کیا تو وہ کہہ سکتا ہے اُن سے استفادہ حسن عمل کا اون احکام دین پر کیا ہے جنکا استفادہ
قبل ازین تم سے کر چکے ہین یعنی تم سے علم حاصل کیا تھا اون سے عمل کرنا سیکھا ہے رح ◆

شیخ یوسف عجمی کورانی رح سب سے پہلے مصر مین طریقہ جنیدیہ رح کو انہین نے تازہ و زندہ کیا انتقالات تسلیک
مین انکی عمدہ [illegible] تھی ۷۶۸ مین انتقال کیا ایک خلائق بے حساب نے اُنپر نماز جنازہ پڑھی انکا طریقہ تجرید تھا ہر دن
ایک فقیر کو زاویہ سے باہر نکال دیتے کہ جا لوگون سے آخر روز تک بھیک مانگ لا جو کچھ وہ مانگ لاتا وہی سارے
فقراء کا اوس دن قوت ہوتا کوئی کسی شی کا ذخیرہ نہ کرتا انکے کرامات و خوارق مشہور ہین دروازہ زاویہ کا بند رکھتے سوا نماز کے
کسی کام کے لیے نکلتے جب خلوت سے باہر آتے آنکھین سرخ ہوتین گویا ایک انگارہ ہے آگ کا جسپر نظر
پڑتی اوسکو [illegible] فی الفور حالت [illegible] ہو جاتی ایک دن ایک کتے پر نظر پڑی سارے کتے اوسکے مقتدا ہو گئے جب
وہ ٹھیر جاتا سب ٹھیر جاتے جب چلتا تب وہ بھی چلتے اسکا ذکر شیخ سے کیا ایک شخص کو بھیجا کہ اوسکو
حاضر کرے [illegible] سب کتے اوسپر لوٹ پڑے نوچنے کھسوٹنے لگے رح ◆

شیخ حسن تستری یہ شاگرد یوسف عجمی ہین بعد اونکے بجائے اونکے بیٹھے لوگ ہر طرف سے زیارت کو آتے تھے
[illegible] و عمل مین کمال تھا بادشاہ بھی اُنسے ملنے کو آتا حاسدون نے چغلی کھائی کہ اعتقاد بادشاہ کا بدل دیا
کہا اگر تیری [illegible] باشہر سے نکال دے وزیر کو حکم دیا کہ دروازہ زاویہ کا بند کر دے شیخ باہر گئے تھے
جب مع فقرا کے واپس آئے دروازہ زاویہ کا مسدود پایا پوچھا کہ یہ دروازہ کسنے چنوا دیا ہے کہا وزیر نے بحکم
سلطان فرمایا ہم بوابات اوسکے بدن و علیقات کے بند کر دینگے وزیر اندھا بہرا گونگا ہو گیا ناک بند ہو گئی
[illegible] سب مسدود ہو گئے فی الحال مر گیا یہ خبر بادشاہ کو پہنچی وہ دوڑے آئے

صبح کو بعد اوسکے کھانے سنار الشکر سلطان کا اونکا صفا دیکھا اونکی ہی اطاعت بادشاہ کی بہی نکر تیا تھا جیکا بیت تھا ایک
سنار نصرانی اونکے پاس آیا اونسے کہا بادشاہ نے ایک نگ قیمتی مجھکو دیا تہا کہ مین اوسکو خاتم خاتون مین جڑ دون تو
میرے ہاتھ سے دو ٹکڑے ہوکر نصف نصف ہوگیا ہے مجھے ڈر ہے کہ مین قتل ہونگا ان مین اوسکی قیمت دیکہتا
اگر ہزار دینار ہوں اور سماست ہے مین کہ اسکو شیخ کہا کہ بادشاہ کو پہنچے دیکھ سکے شیخ خلوت میں گئے اور فلفر سلطان کو اونکی
طرف متوجہ کیا خود بادشاہ نے اونکو حکم دیا کہ اوسکو نصف نصف کر دو وجہ اسکی یہ ہوئی کہ بادشاہ کی ایک سرپرستی
اوسنے ایک نگ مانگا اوسکو سب نگ دکھلائے اوسنے پسند کیے کہا فلان نگ کو دو نصف کر دو بادشاہ نے
اپنا آدمی اس سنار کے پاس بہیجا لڑکون نے کہا وہ پاس شیخ کے گیا ہے قاصد نے وہین جاکر یہ حکم اوسکو
سنایا وہ مسلمان ہوگیا امنہ زادہ شیخ مین دفن ہوا انکی وفات ۹۷۲ھ مین ہوئی ہے +

شیخ محمد ابو المواہب شاذلی ہیں اصل انکا تونس کا رہنے والا علما ابدالون مین سے تھا قریب جامع
ازہر کے رہتے تھے صاحب مصنفات فائقہ ہیں انپر حالت سکر کی غالب رہتی تھی خلوت سے نکلکر بازار
مین پہنچتے پہرتے لوگ انکے حق مین موافق اپنی نظر کے حسن و قبیح بیان کرتے انکی کتاب القانون علوم
فائقہ مین کتاب بدیع ہے کہ مثل اوسکی تالیف نہین ہوئی شاہد ہے انکے ذوق کامل کی طریق مین اور
ابو الوفا انکو کچھ خیال مین نہ لاتے تھے اسیلیے اونہوں نے اونکے واقعہ کا جواب لکہا تہا اور وہ کلام انکا مواہب
انجابات و مساجد مین علی رؤس العلما بروا الصالحین پڑہا جاتا تہا وہ لوگ اوسکی حلاوت سے طرب و تمائل مین آ جاتے
تہے وہ ماخلا جسد میں حسب اور یہ اونکا نہایت ادب کرتے اور براہت و مذمت سے پیش آتے تہے ایک دن
اونہوں نے انکو پکڑکر خوب مارا ایسا تک کہ سر خون آلودہ ہوگیا یہ تبسم کرتے جاتے تہے اور کہتے تہے انتقوا سیادی
ولا عبید کم فرماتے تہے اگر تو چاہتا ہے کہ اخوان سوء کو چہوڑ دے تو اخلاق سوء کو ترک کر پہلے اونکے ترک کرنے سے
کیونکہ تیرا نفس تجہسے اقرب تر ہے اور اقربین اولی تر ہین ساتھ معروف کے سالکین اپنا دنیا تو دنیا پر متوجہ ہین
اور وہ ہرروز دنیا سے رحلت کرتے رہتے ہین کیونکہ یہ شہود انجام سے اندہے ہین کہتے تہے العقل میزان
بالاحوال والنقصا میزان بالاقوال فرماتے تہے یصل الولی الی حد یسقط منہ التکلیف کے یہ معنی
ہین کہ کلفت و مشقت اعمال کی اوسسے ساقط ہوجاتی ہے جیسے ارحنا بہا یا بلال اور کہتے تہے لا تظن ان
اسامی اہل اللہ یعتقد تفضیل الولایۃ علی النبوۃ والرسالۃ بعض بارئین سے کما سبق الخضر مقام
لا الشان اسکا مطلب یہ ہے کہ ولی محبوب کو کرامات عطا ہوتی ہین جسطرح کہ خضر کو معجزات دیے گئے تہے
یہ بات وقت وراثت کی ہوتی ہے اور وراثت بلا شک ایک مقام ہے ف کہتے تہے اہل طبیعت جو
ہین قائل ہین اسباب کے کہ عالم کا کوئی صانع نہین ہے مگر وجود طبیعت اور اہل علت علت سفلی مین تائل

ہین قدم عالم کے وکلمھم فی ظلمات بعضھا فوق بعض فرماتے تھے جو چیز دلالت کرے تجھکو اللہ پر وہ نور ہے
اور جو چیز دلالت نکرے اوسپر وہ ظلمت ہے فقال وکان یقول کل شیٔ ماسوی اللہ لھو ولعب فلو اعطاک
من الشھود ما اعطاک فلکل مقام مقال **حکایت** رابعہ عدویہ نے ایک شخص کو یہ آیت پڑھتے سنا
وفاکھۃ مما یتخیرون ولحم طیر مما یشتھون کہا مسکین اذا صغلہ حتی تفرح بالفاکھۃ والطیر یہ جگہ
خیال کرنیکی ہے کہ اونکو غیر اللہ کی کچھ خوشی نہوئی اور یہ جانا کہ جو سوہیت وعطا سوا اللہ کے ہے وہ خشخاش
کی طرح ہے جس سے بچون کو چپ کرلیتے ہین **شیخ** فرماتے تھے مجربات صحیحہ مین سے ایک یہ تجربہ ہے کہ جو شخص
ارادہ کسی قضاء حاجت یا دفع مصیبت کا کرے تو چاہیے کہ رفع اوس امر کا طرف اللہ پاک کے قبل علم مردم کے
کیجیے اللہ کی عادت اسی طرح جاری ہے کہ جو کوئی اول مرتبہ اوس سے متعلق ہوجاتا ہے اوسکی مشکل آسان
کردیتا ہے فاعمل علی ذلک فانہ الکبریت الاحمر والفرج القریب والمعین علی ذلک الصبر **حکایت**
شبلی نے یہ آیت سنی منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الآخرۃ ایک چیخ ماری اور کہا فاین الذین
یریدون اللہ تعالی کہتے تھے اذا المعکیۃ ایھا المرید صاحب الحال فعلیک بصاحب القال
فان لم تصبھا او ابن فطل ولابالک وصحبۃ من لا المقال ولا حال وکان یقول سام علیک بتکثیر
سواد القوم فان من کثر سواد قوم فھو منھم فرماتے تھے وللہ عباد یتولی تربیتھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بنفسہ من غیر واسطۃ بکثرۃ صلوٰتھم علیہ صلی اللہ علیہ وسلم شیخ ابو عثمان کہتے تھے من اعترض ھذا الطریق لا
یفلح ابدا **شیخ** حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دیکھا کرتے تھے کہتے تھے مینے حضرت کو سطح جامع
ازہر پر ۲۵ مین دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے دل پر رکھکر فرمایا اے بیٹے غیبت
حرام ہے تونے اللہ کا قول نہین سنا ولا یغتب بعضکم بعضا بات یہ ہوئی تھی کہ میرے پاس ایک جماعت
بیٹھی تھی اونمین بعض لوگون کی غیبت کی تھی پھر مجھکو ارشاد کیا کہ اگر ایسے غیبت کے سنے تو سورۂ
اخلاص و معوذتین پڑھکر ثواب اوسکا مغتاب کو دیدے تاکہ غیبت و ثواب دونون مساوی ہو و متوافق ہوجائین
انشاء اللہ تعالی **حکایت** فرماتے تھے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھسے فرمایا ہاتھ
بڑھا مین تجھکو مرید کرون مینے کہا میری یہ طاقت نہین ہے مین ڈرتا ہون کہ بعد بیعت کے کہین مجھسے
کوئی معصیت ہو فرمایا تو مجھسے بیعت کر ہاتھ لا اگر کوئی فلتت وزلت تجھسے واقع ہوگی اور تونے اوس سے
توبہ کرلی ہے تو وہ تجھکو ضرر نکریگی گویا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا کہ اللہ تعالی اصلاح حال بندے
کی کرتا ہے تاکہ اوس بندہ سے اوس رخنہ کو بند کردے جو اوسکے دین مین عجب یا کبر سے واقع ہو **حکایت**
ایک جماعت آئی کہ مجھسے اخذ طریقہ کرے تھے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرمایا یہ جماعت تجھپر تلقین

روایت ہے مانگرین اوسنے کچکو تھوڑا سا دیا دیئے اور عذر کیا کہ میرے سوا اوسکے پاس کچھ نہیں ہے **حکایت** کہتے
تھے میںنے ایک عورت کو دیکھا کہ ساجواب سر پر پھیرا کرتی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں تعشق
کرتی میںنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکا حال پوچھا فرمایا یہ ولیکبیرہ ہے لیکن وہ اپنے حال کو ٹھیک
محبوب ہے مستور رکھتی ہے تو نے نہیں دیکھا کہ وہ اپنے کلام میں سوا حمد کے اور کچھ ذکر نہیں کرتی ہے ؏

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران	گفتہ آید در حدیث دیگران

حکایت یہ کہتے ہیں جامع ازہر میں بیٹھے اور ایک شخص سے قول صاحب بردہ پر مجادلہ ہوا ؏

فمبلغ العلم فیہ انہ بشر	وانہ خیر خلق اللہ کلہم

اوسنے مجھسے کہا کہ اس قول پر کوئی دلیل نہیں ہے میںنے کہا اسپر اجماع منعقد ہے اوسنے نہ مانا میںنے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ نزدیک منبر جامع ازہر کے بیٹھے ہیں اونکے ہمراہ ابو بکر وعمر ہیں رضی اللہ
عنہما تیسے کہ اس حباب مجیب نا پھر اپنے اصحاب سے فرمایا تم جانتے ہو کہ آج کیا ہوا اونہوں نے کہا نہیں
فرمایا فلان تعیس یعنے مالک یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ ملائکہ مجھسے افضل ہیں سب نے کہا روی زمین پر آپسے زیادہ
کوئی افضل نہیں ہے فرمایا پھر اس تعیس کا کیا حال ہے یہ نہ جیئے گا اور اگر جیا تو ذلیل وخوار وذائل تنگ
حال دنیا وآخرت میں رہیگا اسکا یہ عقیدہ ہے کہ میری تفضیل پر اجماع نہیں ہوا ہے اوسنے یہ نہ جانا کہ مخالفت
معتزلہ کی ما تنہا اہل سنت کے تو مع اجماع بھی نہیں ہوتی ہے **حکایت** دوسری بار حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا اے رسول خدا اس شعر بوصیری کے معنی نزدیک میرے یہ ہیں کہ منتہی علم آپ کے
حق میں ہر شخص کا علم جسکو آپکی حقیقت کا نہیں ہے یہ ہے کہ آپ فقط بشر ہیں ورنہ آپ تو روح قدسی وقالب آدم
سے ماورا اسکے ہیں حضرت نے فرمایا تو نے سچ کہا یعنے میری مراد بھی یہی تھی **حکایت** میںنے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھا مجھسے فرمایا تیری مجلس بہت اچھی ہے جو لوگ اس مجلس میں حاضر ہیں اللہ نے اونکو بخشدیا
کہ بعد فراغ قاری کے تم اللہ کا ذکر کرتے ہو انتہی میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے ذکر سے بڑھکر کوئی شے
اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں ہے اور حضار مجلس ذکر کے حق میں فرمایا ہے ھم القوم لا
یشقی جلیسھم **حکایت** یہ کہتے ہیں میں رؤیت رسول خدا اسلام سے ایک مدت تک منقطع ہو گیا تھا مجھکو
نہایت غم ہوا میں ایک جماعت کو فقہ پڑھاتا تھا میرے اور اونکے درمیان میں بابت ادعا من [illegible] بعض علما کے جدال
ہوا میں نے استدلال بالفقہ ترک کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا اے رسول خدا
فقہ آپکی شریعت ہے فرمایا ہاں لیکن محتاج ہے طرف ادب میں للائمہ کے انتہی معلوم ہوا کہ بے ادبی حق میں
ائمہ علم کے جنکا فضل وصدق وخلوص وعلم معلوم ہے بہت بڑی چیز ہے خواہ ائمہ اربعہ مجتہدین ہوں یا

علماء ظاہریہ و محدثین یا فقہاء زمانہ نہیں اور اولیاء مقربین رضی اللہ عنہم اجمعین **حکایت** یہ کہتے ہیں میں مدت
سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متمتع ہو گیا تھا پھر دیکھا عرض کیا کہ ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پھر کیا مقصود ہے فرمایا کہ لائق ہماری رویت کے نہیں ہے اسلئے کہ تو لوگوں کو ہمارے اسرار پر مطلع کر دیتا ہے
بات یہ ہوئی تھی کہ میں نے ایک شخص سے اپنے اخوان میں سے بعض حال رؤیا کا ذکر کیا تھا میں نے سامنے اللہ کے توبہ کی
بعد اسکے پھر حضرت کو دیکھنے لگا **حکایت** مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لا
اجتمع مین مجلس بمجالس الغیبة مع الناس ولا یفوتہما معلوم ہوا کہ غیبت کرنیوالے کو حضرت کی زیارت
حاصل نہیں ہوتی ہے **حکایت** یہ کہتے تھے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھ سے کہا ای فلان
یہ کیا غفلت ہے یہ کیا رقدت ہے یعنی خواب یہ کیا اعراض ہے مجھکو کیا ہوا ہے کہ تو نے تلاوت کرنا قرآن کا ترک
کر دیا ہے یہ کیا واردات ہیں بمقابلہ تلاوت قرآن تو ہرگز یہ کام کر بلکہ ہر دن تلاوت کر اگرچہ دو ہی حزب ہوں
اس سے کم ہر دن نچاہیے بعض اصحاب شیخ نے کہا کہ اوس دن سے شیخ نے پھر تلاوت ترک نہ کی اور بعض
آیات کو بہ تکرار پڑھتے اور روتے آنسو رخسار و ریش پر بہتے آہ کرتے یہانتک کہ کسیکو اوس وقت
سامنے انکے قدرت بات کرنیکی نہوتی بسبب کثرت بکا و تعبد کے یہ اکثر بعد سلام پھیر لینے کے نماز نفل
سے بعد دعا کے سجدہ شکر کرتے تھے **حکایت** میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا ای
رسول خدا میں نے سارا ثواب اپنے درود وکذا وکذا اعمال کا آپکو دیا کیا مراد آپ کی بجواب سوال سائل جب یہ کہا تھا
انا اجعل لک ثواب صلاتی کلہا اور آپنے اوس سے فرمایا تھا اذا تکفی ہمک ویغفر لک ذنبک
یہی ہے کہا ہاں یہی میری مراد ہے لیکن فلان فلان عمل کا ثواب تو اپنے لئے باقی رکھ کہ میں اوس سے غنی ہوں **حکایت**
یہ کہتے تھے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا حضرت نے میرے دہن پر بوسہ دیا اور فرمایا میں اس
دہن کو چومتا ہوں جو ہزار بار دن میں اور ہزار بار رات میں مجھپر درود بھیجتا ہے پھر فرمایا اگر بات کہ انا
اعطیناک الکوثر تیرا ورد ہوتا تو کیا اچھا ہوتا پھر کہا تو یہ دعا کیا کر اللہم فرج کربا تنا اللہم اقل عثراتنا
اللہم اغفر زلاتنا پھر مجھپر درود پڑھ اور کہہ وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین **ف**
یہ فرماتے تھے کہ نہیں آتی ہے مدد مگر بعد حصول ذل کے **قال تعالیٰ** ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم
اذلۃ **ع** تا اسید نشوی براحت نرسی **حکایت** میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض
کیا ای رسول خدا جو کوئی آپ پر ایکبار درود بھیجتا ہے اللہ دس بار اوس پر درود بھیجتا ہے هل ذلک لمن
کان حاضر القلب فرمایا لا بل ہو لکل مصل علی غافلا ویعطیہ اللہ امثال الجبال من الملائکة تدعو
وتستغفر لہ واما اذا کان حاضر القلب فما لا یعلم ذلک الا اللہ

جیسا کہ اللہ پاک نے امام احمد کو خواب میں فرمایا تھا کہ میرا تقرب تلاوت قرآن سے حاصل ہوتا ہے جب انہوں نے
پوچھا کہ فہم یا بغیر فہم سے فرمایا فہم اور بلا فہم دونوں طرح پس معلوم ہوا کہ سارے اذکار میں ذکر قرآن و ذکر درود ہر حال
میں لیاقت قبول کی رکھتا ہے والحمد للہ **حکایت** فرماتے تھے ایکبار میں نے اپنی مجلس میں کہا محمد بشر لا
کالبشر بل هو یاقوت بین الحجر میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھے کہا قد غفر اللہ لک
بکل من قالها بعدک تب سے یہ اس کلمہ کو ہر مجلس میں مرتے دم تک کہا کرتے تھے **حکایت** یہ کہتے
ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا کہ اے رسول خدا میں علم تصوف میں مشتغل ہوں فرمایا
تعلم مقام کو پڑھ جو کوئی مشتغل ہے اس علم پر وہ ولی ہے اور جو عالم ہے اس علم کا وہ نجم ہے اوسکو کوئی
نہیں پا سکتا هذا منقول من لفظہ پس اے اہل ہر ایک تیرا بندہ عاصی سہی کسی قدر طفیلی اس علم کا ہے تو برکت
سے اس علم کے اوسکو محروم نہ کر ؎

	گرچہ از نیکان نیم خود را بہ نیکان بستہ ام	:	در بہار آفرینش رشتۂ گلدستہ ام	

اللھم غفرا و توفیقا حسنا **حکایت** یہ کہتے ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھے کہا
میں مردہ نہیں ہوں میری موت عبارت ہے میرے تستر سے اوس شخص سے جو کہ تفقہ عن اللہ نہیں ہے
اور جو کہ تفقہ عن اللہ ہے سو میں اوسکو دیکھتا ہوں وہ مجھکو دیکھتا ہے ؎

	نہ در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست		می بینمت عیان و دعا میفرستمت	

میں کہتا ہوں کہ جس صورت میں حیات شہدا نزدیک اللہ پاک کے بنص کتاب عزیز ثابت ہے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ تو سارے شہدا امت سے بڑھ کر ہے اگر آپ مردہ نہیں ہیں اور نزدیک
اللہ تعالی کے زندہ ہیں اور اہل اللہ کو آپکی رؤیت ہوتی ہے خواب یا بیداری میں بچشم دل یا بچشم سر تو یہ
کچھ تعجب کی بات نہیں ہے واللہ اعلم **حکایت** یہ کہتے ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا
اس حدیث مشہور اکثروا من ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون رواہ ابن حبان فی صحیحہ سے سوال کیا
فرمایا ابن حبان اپنی روایت میں صادق ہے اور اذکروا اللہ حتی یقولوا مجنون کا راوی بھی سچا ہے میں
دونوں الفاظ کو سنا کہا تھا کبھی یوں اور کبھی یوں **حکایت** میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دیکھا مجھے کہا لا تخف من الحساد و الخصماء کا دعوے فان اللہ عز وجل یکفیہم الم تسمع
قول اللہ عز وجل انہم یکیدون کیدا و اکید کیدا فمہل الکافرین امہلہم رویدا **فائدہ** یہ کہتے
تھے جو کوئی یہ چاہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھے وہ رات دن ذکر حضرت کا کثرت سے کرے
اور اولیا سے محبت رکھے ورنہ دروازہ رؤیت نبوی کا مسدود رہیگا اسلیئے کہ اولیا سادات عموم ہیں جل اور رب

اور انکے خفا ہونیسے خفا ہوتا ہے اسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انتہی مین کہتا ہون یہ بات ماخوذ ہے حدیث
صحیح سے من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب **ف** فرماتے تھے اولیاء اللہ مطلع ہوتے ہین ایسے امور پر
جنپر علما کو اطلاع نہین ہوتی ہے سو جسکو اپنے دین پر خوف ہو اوسکو چاہیے کہ ادب و تعظیم سے سب و کان
یقول قد غلط اکثر الناس فی وصف اہل الصلاح بالنحول والتقشف فقط ولیس الامر کما ظنوا
بل فیہم السمین والهزیل والمترفہ والمتقشف ودلیل السمین قولہ تعالی وزادہ بسطة
فی العلم والجسم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک مین موٹاپے سے شکن تھے اور علی مرتضی
و بہ امام کلان شکم تھے اسی طرح ہمارے شیخ حافظ ابن حجر نے استاد کبیر سید احمد بدوی کے وصف مین ذکر
کیا ہے کہ وہ عظیم الساقین عظیم البطن تھے یہی دلیل تند و تقشف کی سو سنت محمدیہ مین بہت سی دلیلین
اسپر موجود ہین **ف** ایکبار انہون نے یہ اشعار پڑھے ~~شعر~~

تغیر اخوان هذا الزمان	فکل خلیل عراه الخلل
وکانوا اذا ما علی صحة	فقد داخلتهم حروف العلل
قضیت التعجب من امرهم	فصرت اطالع باب البدل
دوستانی که اندرین عهد اند	~~شعر~~ ما لهم ذمة ولا الّ
همه در خون یکدگر بسته اند	ثم افتوا بانه حلّ

فرماتے تھے جب کوئی شخص کوئی بات کسی تیرے دوست کی تجھسے نقل کرے تو تو اوس سے یہ بات کہہ کہ
مجھکو اوسکی محبت و مودت کا یقین ہے اور تیری بات کا ظن و گمان ہے سو یقین کو گمان سے ترک نہین
کیا جاتا ہے **ف** کہتے تھے جب نیا شکثیر ہوتی ہین تو عمل بہی معنی مین کثیر ہو جاتا ہے اگرچہ صورتا مین
مفرد ہو جیسے کوئی شخص ایک نماز پڑھے اوسکی نیت یہ ہے کہ فرض ادا ہو سنت جماعت کی زندہ ہو اور کام
مین لوگ اوسکی اقتدا کرین تقویت اسلام ظاہر ہو تکثیر سواد مسلمین ہو تماشا مین نماز ہو طرف تنماز کے کچھ
التفات نکرے یا مثل اسکے تو یہ بہت سے حسنات ہوے جنہون نے ایک عمل کو گھیر لیا ہے **ف** فرماتے
تھے عبادت ہمراہ محبت دنیا کے شغل قلب و تعب جوارح ہے اگرچہ بہت ہو لیکن قلیل ہے گو وہم صاحب عبادت
مین وہ کثیر ہے یہ صورتیں ارواح ہین انما هی اشباح خالیة غیر حالیة اسیلئے تو دیکھتا ہے کہ بہت سے
ارباب دنیا کثرت سے نماز روزہ حج بجالاتے ہین حالانکہ اونپر نام و نزاد ہے اور نہ حلاوت عبادت **ف**
کہتے تھے اللہ نے مثال حیات دنیا کی پانی سے دی ہے یہ اسلئے کہ جب تو پانی کو روک رکھے گا تو وہ متغیر
و متعفن ہوکر ایک بلا ہو جائیگا اسی طرح دنیا بلا ہو جاتی ہے **ف** کہتے تھے اللہ کا ذکر نماز سے اسلئے بڑا ہے

اور اسمیں کا بہ نسبت عبادات سے یہ طرح بعض اوقات میں جائز نہیں ہوتی ہے بخلاف ذکر کے کہ یہ عموم حالات میں مستدام ہوتا
ف فرماتے تھے اسمیں اختلاف ہے کہ ذکر سرًا افضل ہے یا جہرًا میرا یہ قول ہے کہ اہل بدایت میں جسپر تشتت
غالب ہوا اوسکے لئے ذکر جہر افضل ہے اور جسپر جمعیت غالب ہوا اوسکے لئے ذکر سر افضل ہے انتہی میں کہتا ہوں ایک
صورت توفیق کی وہ ہے جو جناب شوکانی رح نے تحفۃ الذاکرین میں اور بیٹے نزل الابرار میں لکھی ہے کہ جس جگہ
جو ذکر جہرًا آیا ہے وہاں جہرًا اور جس جگہ سرًا آیا ہے وہاں سرًا افضل ہے اور جہاں نہ جہرًا آیا ہے اور نہ سرًا وہاں ذاکر
کو اختیار ہے خواہ جہر کرے یا سر **ف** فرماتے تھے اہل تعریف نے فقط ذکر اسم جلالہ کا اختیار کیا ہے نہ ذکر
لا الہ الا اللہ کا بسبب وحشت کے توہم ثبوت الہیت سے یہانتک کہ اوسکی نفی کریں لکن میں یہ کہتا ہوں کہ جس شخص
پر غلبہ اہواء ہوا اوسکے لئے ذکر لا الہ الا اللہ انفع ہے اور جو شخص کہ خالص وخالی ہے اہواء سے اوسکے لئے ذکر اسم جلالہ
انفع ہے انتہی دلیل واسطے ذکر اسم جلالہ کے یہ آیت شریفہ ہوسکتی ہے قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون
لکن شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے فرمایا ہے کہ مراد اس آیت سے فقط اسم جلالہ نہیں ہے بلکہ اس جملہ میں مقدر ہے
اور سنت مطہرہ سے بھی فقط ذکر جلالہ ثابت نہیں ہوتا ہے بلکہ ذکر کلمہ تامہ ثابت ہے واللہ اعلم **ف** فرماتے
تھے ذکر اہل حضرت کا یہ ہے الحمد للہ استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پر کثرت کرینے ایک آیت کتاب اللہ
کی اوراسپر زیادہ کروعی ہے تاکہ اونکے لئے حرز ہو کیونکہ ہر کوئی اپنے لئے دوام نعمت چاہتا ہے دیہی **قولہ
تعالی** ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ امام مالک رح کی عادت تھی کہ جب اوٹھتے بیٹھتے اسکو کہتے یہانتک
کہ اپنے گھر کے دروازے پر اس آیت کو لکھکر کہتا اور کہتے تھے بہشت آدمی کی اوسکا گھر ہے اور اللہ تعالی کہتا ہے
ولولا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یعنی اگر وہ آدمی اس کلمہ کو کہتا تو اوسکی
جنت آفات سے سلامت رہتی **ف** کہتے تھے من لم تؤدبہ الصوفیۃ فلیس بادیب یہ بھی فرماتے تھے
الطریق کلھا ادب وتادیب وصاحب الادب لم یزل مستور العورۃ فی الدنیا والآخرۃ والعکس بالعکس
دنیا میں درجات کا ہونا دلیل ہے درجات آخرت پر جیسا انکی کرامات دلیل ہیں وہاں انکی کرامات پر جسطرح کہ بیان کا ایسا
دلیل ہے طرد فی الآخرت پر **قال تعالی** ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی مراد اس سے کوری
بصیرت کی ہے بسبب ضلال کے رشد وطریق حق سے نسأل اللہ العافیۃ **ف** فرماتے تھے جسکا علم
متعلق ظواہر ہے اوسکے لئے جنت میں منزلت مناسب ظواہر کی ہوگی اور جسکا علم متعلق بواطن ہے اوسکی
منزلت مناسب بواطن کے ہوگی اور جسکا علم دنیا سے ہے اوسکی منزل آخرت میں مناسب اوسکے اعمال حاضیہ
کے ہوگی اسی طرحکا قول اوسکے باب میں ہے جسکا علم قلبی یا مدحی یا سری ہے فلکل حال مقام عند اللہ
وعلی قدر سلوک الطریق یکون التحقیق **ف** فرماتے تھے تم اپنے اس قول سے بچو کہ اکابر گئے فقرا

سادہ تعین باقی رہے کیونکہ وہ حقیقت میں نہیں گئے ہیں وہ تو مثل کنز صاحب میلاد کے ہیں کہیں اللہ اس تصرف
کو جو آخر زمان میں آیا ہے وہ چیز دیتا ہے جس سے اہل عصر اول حجاب میں رہے دیکھو اللہ نے ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ کچھ دیا جو کسی نبی کو نہ دیا تھا یہ حضرت کی صوم اور شہر مقدس کی **ف** کہتے تھے
اذا رایت من رزق الحلوم و فتح لہ خزائن العلوم فلا تحاجہ بنقل الطروس ولا تجادلہ بعزۃ النفوس
و تقول ہذا لم یجد لاحد فی الاسفار عن احد من الاخیار فان المواہب تفوق المکاسب فرماتے تھے
من انکر ما لم یجد حرم برکۃ ما وجد ومن کان کثیر التشویش بعید التقدیر وکان یقول تولوا الجمیل
للرجل الجلیل لعموم الاخیار من غیر احتیاج محب اللہ مشہور و محبوب اللہ مستور اساءۃ الادب
علی اہل الرتب توجب العطب فرماتے تھے بعض علماء نے کہا ہے لا یقال لید النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وانما یقال الیمین لا الاول والیمین الثانی اور یہ میں وجہ ورود میں خلاف میں کیا ہوں اطلاق یمین کا حدیث
صحیح میں حق تعالیٰ کی اس عبارت سے آیا ہے وکلتا یدیہ یمین اس صورت میں شاید مراد قائل منع لینا
کی یہ ہو گی کہ حق میں بادہ من الثانی کے تو اطلاق یمین کا بمعنی وصف اول و ثانی کے آتا ہے اور حق میں
رسول کے متعلق اصل و ثانی ہونا چاہیے تاکہ درمیان مرتبہ الوہیت و رسالت کے فرق ثابت رہے واللہ اعلم
ذکر شیخ حسین ادریسی ہیں یہ شیخ تھے سید احمد زاہد کے اصل میں مراکش کے ہیں بیچ مصر کے دہان
کھیتی کرتے تھے بکریاں چراتے تھے جب مصر میں آ گئے پھر وہاں بکریاں ہمراہ نصیب کے بیچتے وہ مراکش میں
جا کر جو ہیں شام کو مصر میں آ جاتیں **حکایت** سید احمد کہتے ہیں ایک دن میں انکے پاس بیٹھا تھا ایک
یہودی آیا اور اپنا پاؤں جو پوشش کے اندر تھا باہر نکالا شیخ نے کہا اے مسلمان یہ کمال جو تم کو اذیت دیتی ہے کاٹ ڈال
کہا بسم اللہ مجھکو لی اور اللہ اکبر کہا یہودی نے چیخ ماری اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ
کہا پھر کہا اے احمد اگر میں زندہ رہا تو ایسا ہی کروں گا رح ؛
ذکر شیخ احمد بن سلیمان زاہد یہ بڑے امام عالم عامل ربانی شیخ طریقہ فقیہ اہل طریق مربی رجال تھے طریق قوم عبد اللہ عظم
تھے لوگ کہتے تھے کہ وہ جب یہ قوم میں مقتدر بالقدرت تھے کیا ذکر ہے کہ ایک عرب واحد روایت قوم کا اونکی زبان
سے سنا جاتا تھا اور دین میں انکے کئی ایک رسائل ہیں مساجد میں بیٹھکر عورتوں کو وعظ سناتے خاص اونکو تعلیم
احکام دین و حقوق زوجیت و ہمسائگی کے کرتے ؛ مرد ان کو شعرانی کہتے ہیں میرے پاس اونکے خط سے
کرامہ لکھے ہوئے ہیں اور نہیں وہ صوامعہ میں جو عورتوں کو سنایا کرتے تھے فرماتے تھے یہ عورتیں نہ درس
علماء میں حاضر ہوتی ہیں اور نہ اسکے ازواج انکو تعلیم کرتے ہیں **حکایت** یہ کہتے تھے میں بھی تھا ایک
مکتب کو جاتا تھا مجکو ایک شخص منجملہ اولیاء اللہ کے ملا سیلاب کہا لا کر دالو وہ مجھے کھانا مانگتا ہے اور سکو پہیہ یاد رہتی

مین ارادہ کیا اوراج مین ہوکا ہوتا گا ادرستے وقت کہا کہ مجھسے ذکر کیا ای احمد تیرے لئے ایک جامع خط مقسم مین بنایا جاتا ہے تیرا لقب براہ ہو گا اوسکی عمارت مین ذیک جماعت تیرا معارضہ کریگی اللہ اونکو مخذول کریگا تو سفر مین سشار الیہ ہوگا رجال تیرے ہاتہ پر تربیت پاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اوسدن سے پہر وہ شخص مجہکو نہ ملا شعرانی کہتے ہین ایک جماعت علماء نے ان سے تعرض کیا تہا منجملہ انکے ایک شیخ الاسلام ابن حجر و جمال الدین صاحب جمالیہ ہین انہون نے تراب ایسی سٹی ڈہونے والے کو کہلا بہیجا کہ تراب عمارت جامع شیخ مت ڈہو شیخ نے کہا جس تعمیر کے لئے برہان ظاہر نہین ہوتا اوسکی جناب کا احترام نہین کیا جاتا ہے مرحبا کہ تغییر خاطر سلطان مین جمال الدین پر توجہ کی بادشاہ نے اوسی وقت جمال الدین کو بلاکر قید کردیا اور کوئی تصور بیان نکیا جب تک جامع شیخ طیار ہوئی وہ قید رہے انہون نے تراب سے کہا تو شیخ لاجل توہی رکہہ جبتک تو اپنے کام سے فارغ ہوگا ہم اوسکو قید سے چھوڑ دینگے اس سے پہلے شیخ سراج الدین بلقینی نے بہی انپر انکار کیا تہا جب زیادہ مبالغہ انکار مین ہوا شیخ نے پوچہا کس بات کا انکار کرتے ہین کہا تم طریب مساجد ویران کیکر اپنی جامع مسجد بناتے ہو کہا کہا بیوت اللہ پہر بلقینی جامع ازہر مین آکر صحن جامع مین کرسی پر کہہ کر بیٹھے حال مین تہے انہین مثل الکارہ کے سرخ ہو رہی تہین کہا من یسالنی عن کل علم نزل من السماء جیبہ عنہ سب لوگ دم بخود ہو گئے کسی نے کچہہ نہ پوچہا جب اوس حال سے افاقہ ہوا کہا مجہکو یہان کون لایا لوگون نے کہا تم بین آگئے ہو یہ ہوا وہ ہوا کہا کسی نے مجھسے کچہہ سوال کیا کہا نہین فرمایا الحمد للہ اگر کوئی شخص نکل کر آتا تو مین بہاگ کہاتا پہر جامع ازہر سے چلے گئے **ف** فرمایا جو کوئی میری اس مسجد مین آکر دو رکعت نماز پڑہیگا مین عرصات قیامت مین اوسکا ہاتہ پکڑونگا اللہ نے میری شفاعت حق مین سارے اہل عصر میرے کے قبول فرمائی ہے کہتے تہے طریق موہبت ہے اگر اختیار سے ہوتا تو میرا بیٹا احق تر تہا وقت سحر باب جامع پر نکل کر بیٹہتے جو کوئی مسافر مین سے داخل مصر ہوتا اوس سے برکت لیتے کہتے انہم من علیہم سیماء الانتظار یعنی ع نسیم صبح نے اپر گذر کیا ہے آج **ھ**

نسیم صبح کہ دیوانہ وار میگذری — غلامت نہ کہ ازین بہار میگذری
بنکہت تو کہ صد مستی بہار درست — زخود رشدم مگر از کوی یار میگذری
بجلوہ تو چہ نیرنگہاست حیرانم — کہ نقش حیرت از روزگار میگذری

جب کوئی آدمی اپنا بچہ لاتا کہ اوسکے لئے دعا کرین تو کہتے اللھم لا تجعل لھذا الولد کلمۃ ولا حرمۃ فی ھذہ الدار **ف** جو فقرا ونکے نزدیک رہتے تہے اونکو فقط اجازت تعلیم فرائض و واجبات متعلقہ عبادات کی دیتے اور تعلیم امور متعلقہ فصل احکام سے جیسے بیوع و رہون و شرکات ہین منع کرتے اور فرماتے

ابن قُوا بالاخمر ولا اقصد من معرفة الله فی هذه الدار فقلنا تاکم بعرو ح شریعت میں اگر کرم بہتا

والعیاذ باللہ اور احکام معطل ہونے لگیں گے تب تسہیر تعلم ان فروع کا واجب ہوگا تاکہ شریعت منہدم نہو اوسکا اتفاق

نہوا اسلئے ہوا کہ ایک بار پانچ نمازیں سونے کی طرح کیمیا بنائی ہیں اونکو بیچکر کہا ان اللہ دنیا پیدا اونکو سراپا جامع میں

ہیچکیا انکا انتقال ہونے کے بعد ہوا اپنے ہی جامع میں مدفون ہیں ہیں ❊

شیخ عمر کردی ہیں یہ حوض میدان قاہرہ میں رہتے ہر نماز کے لئے غسل کرتے موسم گرما ہوتا یا سرما امرا و دوئیات و

الکابر انکے لئے اطعمۂ فاخرہ وحلاوات نفیسہ لاتے یہ مسکینوں کو کھلا دیتے شیخ امین الدین امام غمری کہتے ہیں

انکو یہ حوض قدم میں دفن کیا مجھکو حاضر ہو سکے ابراہیم متبول ہیں ہمیں سنتے اور دونوں نے کہا وعظ اسم ری علیہم ہے

اصبر منہ نازل فی قطعہ من مجید وما فیہ شرۃ تقدیر ہیں ❊

شیخ ابراہیم متبول ہیں یہ منجملہ اصحاب معاصر گزرا ہی ولایت کے تھے انکا کوئی شیخ نہ تھا مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

جامع امیر شرف الدین میں بیٹھنے جیسے بیچتے تھے اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کرتے تھے انہی باتیں

یو ذکر کرتے وہ کہتیں میاں مردہ وہ ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری میں دیکھے تب بیداری میں بھی

ماں سے کہا اونہوں نے فرمایا ہاں اب تونے قدم رجولیت میں رکھا ہے **حکایت** یہ قدس کو گئے اور ان

حضرت مریم علیہا السلام کی زیارت کی اوس رات ایک ختم شب بعض فقرا نے عیسی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا

کہتے ہیں سلّمنا علی ابراہیم وقل له جزاک الله عنه وعن والدته خیرا پھر بابت عدم تزوج

کے انکار کیا گیا تھا وہ کہتے تھے کہ میری پشت میں اولاد نہیں ہے کہ میں اس قصد سے نکاح کرداں اسی برس

کے ہو کر مرے کبھی غسل جنابت نہیں کیا اسلئے کہ احتلام ہی نہوا جب کسی شخص کا انکار اپنے اوپر سنتے کہتے

یا اولادی انا تم ساحترنا الناس ولی ۵

مانہ بہر تعلیم نشستے دست مدتاب	مرد طمانچہ خوردن بال مگس نیم

حکایت یہ فقرا سے حال اونکا پوچھتے اور مباسلہ کرتے ایکدن ایک شخص کو دیکھا کہ کثیر العبادۃ و قائم

اعمال صالحہ ہے لوگ اوسکے معتقد ہیں اوس سے کہا تیرا کیا حال ہے تو عبادت بہت کرتا ہے اور مسند ضرور اتقن

ہے شاید تیرا باپ تجھسے ناخوش ہے کہا ہاں کہا تو اوسکی قبر پہچانتا ہے کہا ہاں فرمایا مجھکو لے چل شاید وہ تجھسے

راضی ہو جاوے شیخ یوسف کردی کہتے ہیں واللہ میں نے دیکھا کہ اوسکا باپ قبر سے خاک جھاڑتا ہوا نکلا جبوقت

کہ شیخ نے اوسکو پکارا جب وہ سامنے آکر کھڑا ہوا اوس سے کہا فقرا اوسواسطے سفارش کے آئے ہیں کہ تو اپنے

بیٹے سے خوش ہو جا اوسنے کہا میں تم سب کو گواہ کرتا ہوں کہ میں اس سے راضی ہو گیا کہا اچھا جا وہ قبر میں

جا سویا **حکایت** ہم واپس آتے تھے کہ راستے میں راہ میں ایک عورت نے کہا شیخ ذرا ٹھیر جا

طرف ابوبکر و عمر کے التفات کرکے فرمایا مین ان آدمی کو دوست رکھتا ہون مگر اسکے ساتھ تمہارا بار بار عمر اکو ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے کہا اگر حکم ہو تو مین انکے سر پر عمامہ باندھون فرمایا ہان پھر اپنا عمامہ اتارکر انکے سر پر رکھدیا اور جب بیدار ہوئے
شکایتا یہ خواب اسکی گئی یہ روئے اور لوگ بہی روئے اور شریف سے کہا اگر تم پہر حضرت کو دیکھو تو اسکی علامت
پوچھنا کہ یہ کس عمل کے سبب سے ہوا چنانچہ پہر دیکھے اونہون نے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور
سوال علامت کا کیا فرمایا وہ ہمیشہ خلوت مین قبل غروب شمس یہ درود پڑہتا ہے اللھم صل علی محمد النبی الامی
علی آلہ وصحبہ وسلم عدد ما علمت وزنۃ ما علمت وملء ما علمت اونہون نے کہا حضرت رسول
نے سچ فرمایا ہے پہر عمامہ لیکر عذیہ چھوڑا اور سارے اہل مجلس نے اسی طرح عمامہ رکھا یہ کہتے تہے بیشے مقام
شیخ ابو الحسن شاذلی رح کا مقام سیدی عبد القادر جیلانی سے اعلیٰ تر پایا ہے یہ سبب لوگون کو بقدر ذرہ زنا وعظ
کرتے تہے ان الذی یشبک الکلب مع الکلبۃ قادر ان یشبک الزانی مع الزانیۃ فی حال زنا
یعنی کتے کتیا کو پس لوگ بہی فریاد کرنے لگے **حکایت** ایک لباس بہت قیمتی نفیس عمدہ ہوتا تہا ایک شخص
نے کہا پیشوا اولیا کو اس لباس سے کیا واسطہ ہے ایسا لباس تو بادشاہ پہنتے ہین پہر جی مین کہا اگر شیخ مجہکو
یہ لباس عطا کرین تو مین اسکو بیچکر اپنے عیال پر صرف کرون جب شیخ میعاد سے فارغ ہوئے لباس اوتار کر کہا
اس شخص کو دیدو کہ یہ اسکو بیچکر اپنے عیال پر صرف کرے اوسنے لے لیا اور بعید یا دوسری میعاد پر پہر آیا دیکھا
شیخ وہی لباس پہنے ہوئے ہین بعض محبین نے اوسکو خرید کرکے کہا کہ یہ لائق شیخ کے ہے بطور ہدیہ انکے
پاس بہیجدیا تہا شیخ الاسلام عینی تاریخ کبیر مین لکہتے ہین کہ ہمنے ایسا کامل شخص کسی کتاب مین نہ دیکہا نہ سنا
جو عزت ورفعت اللہ نے انکو دی ہے وہ کسی کو نہین ملی مشہور کیا وابلغ من ذلک انہ لو طلب السلطان
ان ینزل الیہ منہ حاجتی بمجلس بین یدیہ ویقبل یدیہ لکان ذلک الیوم احب الایام الیہ
ہمارے شیخ عبد القادر جیلانی کے بہی آیا ہے کہ ایکبار خلیفہ نے قصد اونکی ملاقات کا کیا جب قریب نزدیک کے
پہنچا شیخ اپنی خلوت مین اوٹھ گئے جب خلیفہ آکر بیٹھ گیا تب باہر آئے سلام کیا بیٹھ گئے یہ اسلئے کہ وہ واسطے
خلیفہ کے کھڑے ہونے مین ہوتے تہے اسی طرح شیخ شمس الدین حنفی بہی کسی امیر وزیر بادشاہ کے لئے کھڑے نہوتے
اور نہ کسی قاضی کے لئے قضاۃ اربع وغیرہم سے اور نہ کبھی کسیکے لئے اپنی نشست کو چھوڑا یہ سب لوگ
جب نزدیک اونکے آتے نہ پاس بیٹھتے اور نہ سامنے بلکہ بادب خاضع ہوکر گھٹنے کے بل رہتے ادہر اودہر کوئی
بیگانا ع ہیبت حق ست این از خلق نیست **حکایت** جب شیخ الاسلام ابن حجر رح معزول ہوئے تو
مہون نے اپنی کنیز یرکہ مام نزدیک فطر کے بیجکر کہلا بہیجا کہ شیخ کا عہدہ شیخ کو دیدو وہ قاضی القضاۃ تہے
وہی وقت بادشاہ نے فرمان قضا جاری کیا اور خلعت بہیجا ابن حجر رح اس احسان شیخ کو کبہی فراموش

موت بالذکر کہاگیا اور اماکن میں اللہ کا ذکر کرو کیونکہ اماکن دن قیامت کو تمہارے لئے گواہی دینگی اور اسمعیل طسیح
نفس کو جلاؤ کیونکہ جب تک تم اوسکو نہ جلاؤ گے حجاب میں رہو گے **حکایت** ابن البارزی کاتب السر
نے ایام ملک مؤید میں ولیمہ کیا اور کہا کہ اسماء ایسے فلان وفلان فقیر کو بلاتے ہیں قاصد سے کہا اوس نے کہ تحریر
لیت کرے حضور فقرا میں وہ حاضر ہونگے اونکا حاضر ہونا اسلئے بیجا کہ تو کہے ہمارے پاس ولیمہ میں فلان فلان
آئے اور فقرا کو ایک حکایت مشہور اپنی پہر کہا میرے گھوڑے کا سم کبھی کسی کے در پر اسطرح نہیں گیا مگر وہ گھر ویران
ہو گیا تا ہمد سنتے پہر کبھی کہا اوسنے سکوت کیا اور ہمیشہ نزدیک مؤید کے ممقوت رہا یہانتک کہ مؤید نے اوسکو
قتل کیا **نفت** یہ جب سوار ہوتے انکے سامنے ایک جماعت اللہ کا ذکر کرتی چلتی جسطرح کہ طریقہ مشائخ
عجم کا ہے کہتے یہ ہمارا شعار ہے دنیا و آخرت میں اسی طرح ایک جماعت کو اپنے پیچھے رکھتے وہ بھی ذاکر ہوتے اگر
اہل آہٹ مساجد یا گھروں میں سنتے تو باہر نکل کر دیکھتے ہیں اونکو دعا دیتے یہ جب قرافہ میں واسطے زیارت اموات
کے جاتے اور اصحاب قبور پر سلام کرتے تو اموات جواب سلام کا باواز بلند دیتے جسکو سب ہمراہی سنتے انکو سماع
ملاہی و جمیع آلات لہو سے تنزہ تھا ایکبار ایک مدرس حنفی کو حال درس میں سنا کہتا تھا الحکم کذا خلافاً
للشافعی اوس سے کہا تو خلافاً للشافعی کہتا ہے قلیل الادب ہے کیوں نہیں رضی اللہ عنہ یا رحمہ اللہ
تعالی کہتا ہے مدرس نے کہا تبت الی اللہ یا سیدی اسی طرح جب کسی فقیر کے ہاتھ پر گرتا سجدہ کا
دیکھتے کہتے جھکا تہہ پڑ ہے کہ کہیں ریا سے ہو انکے سامنے ایک دن ذکر شیخ عبد القادر جیلانی کا آیا کہا اگر
وہ ہمارے پاس آتے تو ہم ادب کرتے جب کسی اسپ سرکش پر اپنا ہاتھ رکھدیتے اوسکی شرارت دور ہو جاتی
مشائخ قرمی و مدینین بلاد کو مکروہ رکھتے اور کہتے تھے میں انکے اسلام کا قائل نہیں ہوں فرماتے تھے
جو کوئی کہ شیخ کا معتقد ہے اور اسنے اوسکو نہیں دیکھا ہے وہ اتنی بات سے اوسکا مرید نہیں ہو سکتا ہر
ہاں اوسکا محب ہے انسان کا شیخ وہ ہے جس سے یہ اخذ کرتا ہے اور اوسکا مقتدی ہوتا ہے واللہ کیلانی
وابن الرفاعی نے طریق الی اللہ کو نہیں پہچانا مگر ہاتھ پر شیخ کے شیطان نے بہت عابدوں سے تلعب
کیا ہے اور اونکو اللہ سے منقطع کر دیا ہے **نفت** کسیے کہا صالح کون ہوتا ہے کہا جو لائق حضرت الہی کے
ہے اور لائق حضرت کے وہی ہوتا ہے جو کونین سے متخلی ہے پوچھا فضلی کون ہوتا ہے کہا جو لا الہ الا اللہ کہتا
ہے اور تمام شرائط کلمہ طیبہ ہے شرط اس کلمہ کی موالات خدا و رسول ہے یعنی شہادت وحدانیت
و رسالت دیکر دوستدار خدا و رسول ہوا ہے فرماتے تھے جب ولی مرجاتا ہے تو تصرف اوسکا کون میں
اولاد سے منقطع ہو جاتا ہے اگرچہ اکثر بعد موت کے مدد لی یا کسی کی حاجت اوسکی بر آئی کچھ طرفہ اللہ
کے ہیں ہاتھ پر قطب صاحب وقت کے وہ زائر کی مدد کرتا ہے بقدر مقام مزور کی **نفت** انکو کبھی فرمن تھے

یہ تو علی ہیتی رح میں مواہب الحق صفۃ میں تک یہ بات شیخ کو پہنچی شیخ نے کہا انما رایتہ مبیتی معلقا تحت
هذا لافی الجنۃ بیح ؁

شیخ محمد بن احمد فرغل رح یہ رجال متمکنین و اصحاب تصریف سے تھے حکایت ایک عورت کو ضرورت
جوز ہندی کی ہوئی مصر میں نہ ملا نقیب سے کہا اس خلوت میں باوجود درخت وہاں ہوا ہمیں سے پانچ جوز
لے آؤ گیا اوسنے ایک درخت جوز کا پایا پانچ عدد جوز توڑ لایا پھر دوبارہ گیا تو وہاں کوئی درخت نہ تھا
حکایت ایک دن اپر گذر شیخ الاسلام حافظ ابن حجر کا ہوا انہوں نے چپکے سے اونکے کان میں کہا کہ
اللہ کسی جاہل کو اپنا ولی نہیں کرتا ہے اور اگر کرتا ہے تو اوسکو علم بھی دیدیتا ہے یہ بات بطور انکار کے کہی
انہوں نے کہا است قاضی فلاں شہر اونکو پکڑ کر دو چار تھپیڑ لگائی اور کہا بل اتخذنی ولیا و علمنی حکایت
ایک بار اونسے آکر بلیغ اصفر مانگا وہ موسم بلیغ کا نہ تھا لیکن شیخ نے لا دیا اور کہا و عزۃ ربی یلمد احبدا لا
الا خلف جبل قاف حکایت ایک تمساح یعنی مگرمچھ نقیب کو نگل گیا تھا وہ روتا ہوا انکے پاس آیا
اونسے کہا جس جگہ سے وہ نگل گیا ہے وہاں جا کر پکار دے تمساح کو فرغل سے بات کر وہ دریا میں سے نکلکر
ایک مرکب کی طرح آیا خلق دیکھ رہی تھی دروازہ کہ شیخ پر آکر کھڑا ہوا شیخ نے لوہار کو حکم دیا کہ اسکے سارے
دانت توڑ ڈال اور تمساح سے کہا لڑکی کو اگل دے اوسنے اوگل دیا وہ صحیح تھی تمساح سے عہد لیا کہ پھر دوبارہ
کسی کو ہمارے شہر میں سے پھر اسطرح نہ نگلنا جب تک کہ تو زندہ رہیگا وہ تمساح روتا ہوا دریا میں چلا گیا
فـ فرماتے تھے میں اگر نیچے عرش کے سامنے اللہ پاک کے چلتا پھرتا رہتا ہوں اللہ نے مجھسے یہ فرمایا جیسے
اللہ نے یہ عرض کیا ایک قاضی نے اس بات پر انکار کیا اوسکو بد دعا دی وہ گونگا ہوگیا مرتے دم تک ابھی
وہ آخر عمر میں مقعد ہوگئے تھے مگر سائر اقالیم و اطراف ارض کے اخبار بیان کرتے انکا انتقال ۸۵۰ھ کے بعد
ہوا انکی چند کرامات اور بھی لکھی ہیں ؁

شیخ ابو بکر وقادسی رح منجملہ اصحاب تصریف نافذ کے تھے انکے لیے قلب اعیان ہوجاتا تھا شیخ عثمان
خطاب کہتے ہیں میں انکے ہمراہ حج کو گیا یہ راہ میں قرض لیتے ہزار دینار تک یا کم اور بیری معرفت لیتے جب
لوگ انسے مطالبہ کرتے میں انسے کہتا فرماتے ان سنگریزوں میں سے بقدر قرض لیکر دیدے میں اونکو
گن کر لیتا اور قرضخواہ کو جا کر دیتا وہ اوسکو دنانیر پاتا جب ہم مکہ میں پہنچے شیخ ہر صبح شام حلوا پکاتے کسیکو
بیع نکرتے جو کوئی آتا کھاجاتا جب تک مکہ میں رہے یہی کیا حکایت شیخ عثمان کہتے ہیں انکا ایک مرید
تھا وہ حشیش بنا کر فروخت کرتا تھا شیخ اوسکے پاس اصحاب حوائج کو بھیجتے وہ سبکے حوائج قضا کرتا ایکدن
بیٹھکر ما المعصیۃ تخالف طریق الولایۃ مجھسے فرمایا اسے ولد یا اہل معاصی سے منبر پہ بیٹھکر

سررت ہیچ شیئی ہین لوگون سے تو یہ کرتا ہے جو کوئی اس مے سے تین خرید کر پیتا ہے کیا خوب کر ہے کہا او پھر
نکل گیا رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

شیخ عثمان حطاب ہیں انکا انداز کرد قدوسی سے ہے بیزار بد منتشف ستے ایک بیٹی تھا جسکو گہرا سر پا مین بیٹھے رہتا ایک چھپر اگر مین بجای کمر شانہ ہے بچون اور یتیمون پر بہت رحم کرتے فرماتے انا فانا سیتہ الیتیم لموت ابی وانا صغیر ؎

	مرا باشد از حال طفلان خبر		که در طفلی از سر برفتم پدر	

مدام سرنگون رہتے اور آسمان کی طرف سر نہ اوٹھاتے مگر واسطے کسی حاجت یا مخالطت کے ہمیشہ فقرا اور بیوہ کے کام مین رہتے کبھی آٹا چکی مین پیساتے کبھی چکی پیستے کبھی آلات طعام درست کرتے کبھی انکا کپڑا سیتے کبھی انکی جوتیان درست کرتے کبھی چولہا سلگاتے کبھی بازار سے لکڑی لاتے ایک سو عدد سے زیادہ فقرا اور اہل انکے پاس جمع ہوگئے تھے انکے پاس نہ کوئی رزق تھا نہ وقف مگر جو بہم دن اللہ دیدیتے تھے کبھی زیادہ تنگ حال ہوتے تو پاس سلطان قاتیبائی کے جا کر کچھ مانگتے وہ کسی قدر گیہون و بسر وغیرہ دلوا دیتا ایک دن اوسنے انسے کہا اے شیخ عثمان تم کس بلا مین پڑے ہو ان سب لوگون کو رہنے دو یہ چلے جائین تمہاری جان کو چین ہو کہا و ایک مین ہمین ہو دوسرا شخص تو ہے تو بھی ان جمالیت والشکر کو جاتا دیکر اکیلا بیٹھ رہا اوسنے کہا یہ لشکر اسلام ہے انہون نے کہا یہ لشکر قرآن ہے سلطان نے تبسم کیا ف شیخ شمس الدین طحمی کہتے ہین مینے نہین دیکھا کہ فقرا کسی فقیر مصر کے لئے کھڑے ہو جاتے ہون سوا شیخ عثمان حطاب کے کہ انکا استقبال و مشائخ جامع سے کرتے تھے اسی طرح قدولی ہین انکی تعظیم کرتے اور باہم ملاقات رکھتے ایسے جب کوئی کہتا یا سیدی عثمان المدد تو فرماتے مقال حطیۃ من حطایئکم فما ذا ینفعکم مقال شیخ نور الدین شونی کہتے ہین مین مدت تک انکے پاس رہا ایک رات دیکھا اوٹھا ایک شخص کو راہ وضو مین لیٹا ہوا بیدار کیا مینے کہا اسے قم یس ان اسہر ہیکا ہوئے کی بہین ہے کہا اے بھائی مین عثمان ہون مجکو ام الاولاد نے بیوی سے نکال دیا ہے اور قسم کھائی ہے کہ آجکی رات گھر مین نہ سونے دیگی وہ اپر مسافر تھی ؎

	باشد عونی مایہ راحت ہمیان		ما را نزد تیر نگرد سی شادان	
	دشوار بود طالع ام الصبیان		بر صاحب فرزند بود علت لشت	

اسی طرح انکے صاحب شیخ عثمان دیمی کی بی بی بھی ان پر غالب رہتی تھی اور ہر ایک کے عیال ہو دوسرے کے عیال پر تخرج کرتے اور پھر کوئی دوسرے کو یا عثمان کہکر بلا لقب و کنیت پکارتا یہ واسطے مراعات قدر کے

شیخ شمس الدین صعیدی کہتے ہیں شیخ نے اول ہی مرتبہ اوسکو توڑ دیا بغیر تجربہ کے واسطے صیانت غیرت کے
تاکہ اوسکو عادات حاصل نہ ہو جاوین کہ فقرا اس کیمیا سے بے نیاز ہین اور انکا کنز اس گہر مین قناعت ہے لاغیر واللہ اعلم

ای قناعت توانگرم گردان	کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست

شیخ علی محلی رحمہ منجملہ رجال اللہ کے تھے یہ سوکہی مچھلی اور بطیخ و ترنج [illegible] دیا کرتے و فروخت کیا کرتے حکایت انکے پاس کوئی فقیر آکر کچھ مانگتا اوس سے کہتے جتنا سیسہ تجکو ملے
جب وہ لاتا کہتے اسکو آگ مین پگلا جب وہ پگل جاتا ایک ذرا سی مٹی انگلی سے اوٹہا کر اوسمین ڈالدیتے
پہر کہتے بسم اللہ اور اوسکو ہلاتے وہ اوسی وقت سونا ہو جاتا حکایت ایک قاضی نے انپر انکار کیا انسے کہا تیرا مذہب کیا ہے کہا حنفی پہر قاضی پر ایک پہونک ماری وہ اوسی دم مرگیا یہ شہر مین
چلتے پہرتے کہتے یا علماء البلد ما یصلح الملح اذا الملح فسد حکایت ایکبار شیخ حسین ابو علی نے
اونکو سلام کہلا بہیجا انہون نے کہا ہم عوض سلام کے تمکو یہ دیتے ہین پہر دریا مین سے ایک ٹوکرہ بہر جواہر
نکال کر دیئے فقیر نے کہا اسکی حاجت نہ مجکو ہے نہ میرے شیخ کو تب وہ جواہر دریا مین پہینک دیئے
[illegible] انتقال کیا ۔

شیخ عارف باللہ علی بن شہاب جد قریب شعرانی رح یہ مدققین فی الورع مین سے تھے فرماتے تھے اصل طریق
الی اللہ حسن طیب مطعم ہے شعرانی کہتے ہین میرے باپ انکے پاس فتاوی علما لیجاتے یہ انکو حل کرتے
اور کہتے یا ولدی تکلم من الخلق نفسی بقدر ما علمہ اللہ عز وجل لڑکون کو پڑہاتے اور کچھ انکے
آباء سے لیکر کہاتے اور نہ کسی کاشتکار و شیخ بلد و اعوان ظلمہ کے یہان کا کہاتے تھے شیخ الاسلام زکریا
انصاری فرماتے تھے کہ یہ منجملہ ہمارے اخوان کے تھے جامع ازہر مین ضرب المثل تھے شدت اجتہاد و صیام
اور قیام لیل مین ہر رات نصف قرآن پڑہتے اور ورع مین ماہر فائق تھے کبہی طعام اہل مصر سے نہ کہایا
تھے طعام اہل مصر مشتبہ فی الادیان جو کوئی نیل مصر سے پانی بہر لاتا نہ پیتے اپنے لئے خود جاکر پانی
اپنے والدین کے ساتھ بہرتے حکایت فرماتے تھے مجکو یہ بات پہنچی ہے کہ جو جسم اکل حلال سے
پالا جاوے اوسکو زمین نہین کہاتی ہے بعض فقہا نے اسپر انکار کیا اور کہا ہذا خاص بالانبیاء علیہم السلام
القصہ جب میرے باپ مرے تو انکو انہین کی قبر مین رکہا دیکہا تو اوسی طرح تر و تازہ تھے [illegible] برس بعد
وفات پائی شیخ علی عیاشی کہتے ہین ایک رات مین انکے مزار مین سے دیکہا کہ قبر مین قرآن پڑہتے ہین
اول سورہ مریم سے تا سورہ رحمن پڑہا کئے جب فجر ہوئی خاموش ہو گئے فائدہ کہا میری قبر پر کوئی علامت
نہ ہو دیوار زاویہ کے نیچے مجہے دفن کر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا فلیس لقبرہ علامۃ الی وقتنا ہذا

میں کہتا ہوں یہ منع اسلئے تھا کہ حدیث صحیح میں ہالی القبر سخت منع آئی ہے شعرانی کہتے تھے میرے
چچا شیخ عبدالرحمن نے کہا جب میرے باپ مرنے لگے مجھ سے کہا کتاب طہارة القلوب تالیف شیخ عبدالعزیز دیرینی
لے آؤ اور تیرے باپ سے کہا اس میں ہے وہ مقام پڑھ جہاں احوال قوم کا وقت خروج ارواح لکھا ہے جب
وہ جگہ پڑھی تو کہا سبقوا بانفسہم الی خیولہم وبقوا فی اثرہم علی خیل دیرة ہو گئے تھے مجھے کثرت عبادت
کی مدد سے اونچی خوشی ہے پس آپ نے کہا کثرت خوف من اللہ ومناقشة النفس پسند آتا ہے **حکایت** انکے ایام میں
کہ شہر میں کوئی فعل ایسا تھا جیسے آگ کا کھانا ہاں پر تلوار کھینچا کرتے تھے شیخ کہتے اگر تم سید ہو تو لوگوں کے
کتاب وسنت سے یا فعل سید ابراہیم دسوقی سے پیش کرو ایک جماعت اہل شہر نے کہا آجکی رات انکو یہ کام
کر لینے دو اور اس رات سید ابراہیم نے آکر کہا تم شیخ علی کا کہنا مانو اور میں بری ہوں ہر ایسے کام سے جو
ہمی خلفا اور مشایخ وائمہ مجتہدین کی بات سے ہے صبح کو ان سب لوگوں نے استغفار کی یا اور اپنے فعل سے توبہ
کیا اسی طرح کا ماجرا فقراء احمدیہ کے ساتھ گذرا ان فقرا کے شیخ کا نام عبدالرحمن سطوحی احمدی تھا ایک رات
انہوں نے کہا اے عبدالرحمن اگر تو چاہے اس شہر میں آنا ہے تو کتاب وسنت کے طریقہ پر آ ورنہ تو مجھ سے جدا رہ
نے آواز بلند پکار کر کہا ای فقیرو تم میرے پاس سے جاؤ مجھے اس طریقہ سے رجوع طرف اللہ کے کیا پھر وہ
رات انکے ہاتھ پر توبہ کی اور سامنے بحر الحمیص کے ایک جھوٹا ساکر پا بند ہو گئے ہر جمعے دریا میں جاتا تھا لوگ انکے
ہمراہ واسطے زیارت کے جاتے وہ کہتے کل ہذا ببرکة الشیخ علی فانہ انقذنی من الضلالة پھر انسے ظہور
کرامات کا ہونے لگا ایکبار لوگ کہیں انکے جزیرہ کی بغیر اذن کاٹ کر مرکب پر لادکر لیچلے وہ مرکب قریب بولاق
جاکر لوٹ گیا لوگ ڈوب گئے مرکب ٹکڑے ہو کر انکے جزیرہ پر آلگا کہا حدثنا ابنہا عتا رحمت الیناف شعرانی
کہتے ہیں میرے دادا صاحب شاذ کو نکالتے کسی تارک صلوة کو یہ قدرت نہ تھی کہ وہ انکو چھوڑ کر چلا جاتا اونکی
ہیبت سے نماز پڑھتا جماعت فلاحین کو جب مجلس لغو میں دیکھتے کہتے یا اولادی الحمر یضیع من مثل
ذالك وعن قريب تقدموا ان کا نسب طرف سلطان تلمسان کے منتہی ہوتا تھا لیکن یہ اس بات کو ظاہر
نہ کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفاخر بالنسب منع فرمایا ہے انسان حقیقت میں مقدس نہیں ہوتا
ہے مگر عمل سے اگرچہ اماما دا کا بڑا ہے کیوں نہ تم موالی حضرت کو دیکھو جیسے سلمان و بلال کہ اونکی شان
بسبب طاعت خدا و رسول کے کسقدر بلند ہو گئی انکا انتقال ہجرہ سال ۹۱۶ھ میں ہوا **ف** اس جگہ
پر شعرانی رح نے لکھا ہے کہ یہ آخر ذکر اہل قرن تاسع ہے جنکے ذکر حالات کثیرہ اہل ہر دو قرآنہ کو ترک کر دیا ہے
اسلئے کہ کتب زوالہ اسی معنی میں ہیں جیسے اس کتاب کو اسالة واسطے بیان اہل طریق واحوال اس فریق کی تصنیف
کیا ہے فانہم کانوا علی الکتاب والسنة فرمیا تکاثر البدع من فقراء اہل ہذا العصر زیادہ تر

ما هي عليه الآن فيعتقد العامة ان السلف الذين يزعم هولاء انهم على قدمهم كانوا على
هذه البدع فلذلك لم نذكر في الغالب في هذا الكتاب من المشائخ الا من له كلام في الطريق
اعمال تنشط المريدين هذه الطريق التاسي بالاشياخ واما الكرامات ونتائج الاعمال فليست
هذه الدار محلا لها انما محلها الدار الآخرة فلذلك لم نذكر منها الا بقدر تسكين القلب
ذلك الولي ليؤخذ كلامه بالقبول والاعتقاد والله حسبي ونعم الوكيل انتهى مین کہتا ہون
شعرانی رح نے اس کتاب طبقات مین جتنے ملفوظات حقائق باطنہ و اخلاق ظاہرہ اہل اللہ سے نقل کیے ہین
اور کرامات اونکے لکھے ہین ہینے اس ترجمہ مین اونکی تلخیص موافق اہتمام اہل عصر کے کی ہے تمام صفات مسائل تصوف
چھوڑکر اکتفا نقل اخلاق ظاہرہ پر کیا ہے جنکو تزکیہ قلب مین دخل تمام ہے اس زمانہ قرب قیامت مین اگر ہزار
دمی مین ایک شخص کو بھی اللہ عز و جل ایسی توفیق شامل حال کرے کہ وہ متصف ہو ان اخلاق و افعال کا ہو تو
غنیمت کبری ہے ورنہ نفس اسلام ان ایام متداولہ مین مثل عنقا و کیمیا و کبریت احمر کے عزیز الوجود ہو گیا ہے
ہر وجود اخلاص ایمان و ترک ریا احسان کا کیا ذکر ہے اب اگر دنیا تو کبھی بھی طالب تقوی و طہارت نہ تھے اب بقول ان اسلام
کے مراتب اسلامیت نا ریبہین وکان امر اللہ قدرا مقدورا اسوقت مین جو کوئی مسلمان ادا فرائض
و واجبات شرع پر قائم او کبائر ذنوب سے مجتنب اور صحبت بد سے دور اور طالب درستی اخلاق او رجالب اخلاص
مواب ہے اور اکل حلال و رزق حرام سے بیزار و صادق القول والفعل ہے سمجھو کہ وہ ولی اللہ ہے اگرچہ اوس سے
تمام عمر مین ایک خارق عادت یا کرامت بھی صادر نہو کیونکہ صدور کرامات کا شروط ولایت سے نہین ہے کرامات
نتیجہ اعمال صالحات کے ہوتے ہین خالق اون کرامات کا یا سبب اہل کرامات کے اللہ عز و جل ہے واللہ خلقکم
وما تعملون اہل کرامات کو اوسمین کچھ اختیار حاصل نہین ہے ہر اسوقت مین بڑی کرامت یہی ہے کہ کسی
مسلمان کو استقامت ظاہر سنت و واضح کتاب پر اعتقاداً و عملاً و قولاً و فعلاً رہا اللہم بصیب ہو اللہم و وفقنا
ربنا علینا واجعلنا من عبادک الصالحین ولا تحرمنا من برکات العارفین آمین یا رب العالمین
عبد شعرانی رح نے خاتمہ کتاب منعقد کیا ہے اوسمین ذکر ایک جماعت اولیا قرن عاشر کا لکھا ہے اب ہم
اوس جگہ شروع کرتے ہین و باللہ التوفیق ⁂

تتمہ بیان مین اولیا قرن عاشر کے رضی اللہ عنہم اجمعین

لکھتے ہین خاتمۃ فی ذکر مشائخ الذین ادرکتهم فی القرن العاشر وعدا بسبقنی الی
ذلک الشیخ عبد العزیز الدیرینی فی منظومۃ له فقال فی اولها و هو لسان حالی ایضا

یعنی تم کو مرید کرو یہ بیعت کریں تو فرماتے اے میرے بچے جا تو میں کر دیکھو بلا میں پڑ سکتا ہوں یہ سارا طریق بلا ہے تم
ایسے طریق میں ہو کہ جو چاہتے ہو سو کہلاتے ہو جو چاہتے ہو وہ دیتے ہو لوگ تم سے ڈرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ
تم ان سے سکوت کرو سو آپ طریق سو اس طریق میں تلامذہ گیری کی جاتی ہے اور لوگوں کی زبان تم پر کھولدی جاتی ہے
تم کو یہ نہیں سے کہ تم اس طریق میں دیوانگی زبانوں کو اپنی جانوں سے پھیرو تم میں اگر کوئی شخص خوب معقول
پہنے کیا اچھی ذات ہے اسام ادریس کا تو لوگ کہنے لگیں گے کہ یہ فقیر ان کا لباس نہیں ہے فقہاء جب یہ بات سنتے تو چپکے
اور خاموش رہتے آپ سے یہ خواستہ اجنبی صد تکرفی دعوی الکذب ف شیخ ابراہیم سوا ہی انکے پاس طلب
تربیت گئے اور کہا تربیت خانگی چاہتے ہو یا تربیت بازاری عرض کیا اسکے کیا معنی ہیں فرمایا تربیت سوقیہ
یہ ہے کہ میں تمکو چند کلمات انہاں ات سکھادوں جسطرح کہ متوسطین فنا و بقا و احوال قوم میں کلام کیا کرتے ہیں اور
اجازت دوں کہ تم ایک سجادہ پر بیٹھ کر بات چیت کرو اپنی کھوا بسروں کی سو تربیت بیتیہ یہ ہے کہ تم سا ہے ہی بلا
کے ساتھ تمہارا رہن میں شریک اور کی بلا کے ہو اور جو زہد و بہتان انکے بارہ میں کہا گیا ہے وہی تمہارے بارہ میں
کہا جاتے اور جسطرح کہ تم سے پہلے اولیا اولوالعزم نے صبر کیا ہے ویسا ہی صبر تم بھی کرو ورنہ کلام جو نہ سمجھا وہ
ف فرماتے تھے سالک تین طرح کے ہوتے ہیں ایک جلالی اونکا میل طرف شریعت کے زیادہ ہوتا ہے دوسرے
جمالی یہ طرف حقیقت کے مائل تر ہوتے ہیں تیسرے کمالی یہ جامع ہوتے ہیں ان دونوں مراتب کے علی حسب سواء
و هو منهما اكمل و افضل کہتے تھے توحید صفات کی مشتمل ہے نفی و اثبات پر مثل ہو کلمہ شہادت کے سو
اگر تو اوسکی طرف نظر من حیث عدم الذات بالصفات کریگا اور یہ طرف نفی کے ہے تو تو کہیگا لیست هی هو کلا
الا اور اگر تو نظر طرف اوسکے من حیث تعلق الصفات بالذات کریگا تو تو وکالو غیره کا لا الا الله کہیگا سو جسطرح کہ
وقوف نزدیک قول لا الہ کے واسطے حذر کے اول میں اثبات غیریت محضہ صفات الٰہی سے اور ثانی میں واسطے
حذر کے نفی محض ذات الٰہی سے جائز نہیں ہے اسیطرح وقوف نزدیک لیست هی هو کے بھی جائز نہیں ہے
یہی حکم ہر اوس کلام کا ہے جو متعدد اللفظ متحد المعنی ہو ف اس قول غزالی کے لیس فی الامکان ابدع
مما کان یہ معنی کہتے تھے ای لیس فی الامکان ابدع حکمة من هذا العالم یحکم به عقلنا بجزئ نسبت
ملابستنا فان الله تعالی بعلمه و یا درا که وابدعیته خاصة به فهو اکمل و ابدع حسنا من هذا
العالم بالنسبة الیه تعالی وحده ف اکثر فرماتے تھے اطلب طریق ساداتک وان قتلوا و ایاک و
طریق غیرهم وان جلوا وکفی شرفا بعلم القوم قول موسی للخضر علیهما السلام هل اتبعک
علی ان تعلمن مما علمت رشدا و هذا اعظم دلیل علی وجوب طلب علم الحقیقة کما یجب
طلب علم الشریعة ف کہتے تھے ابن شریعت آنکہ ہے حکم ظاہر و نسبت فعل خلق کر طرف خلق کریگا

کیونکہ توجیہ خطاب کی بہ ترتیب احکام کا فاعل پر ہے واللہ خلقکم وما تعملون اور ابن تیمیہ آگے ہیں سے ثابت
بالنسبت فعل الی العبد کو نظر کرتا ہے کیونکہ حقیقت میں فاعل مختار حق تعالیٰ ہے جیسے پہلے ربک یخلق ما یشاء و
یختار ما کان لہم الخیرۃ سبحان اللہ وتعالیٰ عما یشرکون **ف** مرامہ ۔ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے تعلیق میں فرماتے تھے کہ مراد اس حدیث سے یقظہ قلب ہے نہ یقظہ حواس جسمانیہ اسلئے کہ جو کوئی کمال
استعداد و تقرب میں سالک کرتا ہے وہ محبوب حق ہو جاتا ہے جب حق کا محبوب ہوا تو اب سوا اوسکا کثرت بیداری دل
سے مثل حال بیداری ظاہر کے ہو جاتا ہے اس وقت وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھتا مگر روح متشکل
بتشکل شبیہ کو بغیر اسکے کہ ذات حضرت صلعم اپنی جگہ سے انتقال کریں جیسا بعض شیخ کے نزدیک اس دیکھنے والے کے
آگے اسلئے کہ وہ کاملیت آمد و رشد سے کریم و ستر ہے ھذا ھو الحق الصراح اتنے میں کہتا ہوں عفا اللہ
عنہ جو معنی اس حالت شریفہ کے جناب شیخ رح نے اس جگہ ارشاد فرمائے ہیں شاید اسی معنی کا اشارہ ہے دل میں
ابھی قبل الطلوع کے اس تاویل صحیح پر سعادی فتاوی سابقین گذرا تھا کہ یہ صورت شبیہ مبیدی ہیں یا اسکا جو معلق
ہے جسطرح کہ اس جگہ ذکر کیا والحمد للہ علی موافقۃ المعنی فرماتے تھے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ کسی بندے کا ایمان وقت
موت کے سلب کرے تو اوسکو کسی ولی پر مسلط کر دیتا ہے یا اوسکو ایذا دیتا ہے کہتے تھے شکار سگ معلم کا حلال ہو جاتا ہے
گو شبیہ ہے کہ وہ حکم میں اپنے صاحب کے ہوتا ہے اور بے معلم بیحنی سے اوسکا حرام ہو جاتا ہے گویا ہاتھ میں صیاد کے ایک حجت
یعنی مسکین ہے اور اگر وہ سگ ہمراہ اپنے نفس و ہوی کے ہو تا کہ کھاتا اوسکے صید کا حرام ہو جاتا ہے اپنے عیال میں
ایک کھیت رکھتے تھے اوس میں سے مثل ملوک کے خرچ کیا کرتے لوگوں کا قرض ادا کرتے محتاجوں کی حاجت روائی
کیا کرتے ایک رحمت تھی بندوں پر رح ۔

شیخ محمود بن عثمان رح سے بڑے عابد تھے مثال انکی اور انکے احوال کی طاؤس یمانی یا سفیان ثوری کی ہے شعرانی
کہتے ہیں میں نے اپنے عصر میں انکی جوڑ کا کوئی نہیں دیکھا مشائخ مصر جب انکے سامنے آتے مثل اطفال کے گود
میں تڑپتے کے ہو جاتے زمانہ بلوغ سے قدم عبادت و صیام و قیام لیل پر تھے انکی کرامات بہت ہیں ایکبار شش عدد
آرد سے پانسو آدمی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیا اور کھا تو تیرہ سو نوشت الملازات البلد کلھا خبزا
من ھذا العجین بعون اللہ تعالیٰ **حکایت** ایک شخص جامع اسکندریہ میں تھا جب کسی سے تنگ
ہوتا کہتا یا قمل اذھب الی فلان فتعلق بثیاب ذالک الشخص تملا حتی یکاد یہلک یعنی اوس
شخص کے کپڑوں میں اتنی جوئیں ہو جاتیں کہ وہ قریب ہلاک ہو جاتا یہ خبر انکو پہنچی کہا مجھکو اوسکے پاس لیچلو پہنچے گئے
اوس سے فرمایا است ماعرفت من طرق اللہ الا القمل پھر اوسکا ہاتھ پکڑ کر ہوا میں پھینکا وہ لوگوں کی
نظر سے غائب ہو گیا اوس دن سے پھر کسی نے اوسکو نہ دیکھا کہ شیخ نے کس طرف پھینکا **ف** کہتے تھے مجالست

اکابر محتاج ہے دوام طہارت کی اگر کوئی شخص انکے روبرو کچھ چیز دنیا کی لاکر رکھتا اور کہتا کہ آپ اسکو فقرا پر تقسیم کر دو تو
نہایت مکدر ہو لیتے اور کہتے ما وجدت احد الفرق و سخات فی الدنیا غیری **حکایت** شیخ شمس الدین کہ
کہتے ہیں ایک دن میں پاس انکے گیا مجھکو الم شدید تھا وسواس سے وضو و نماز میں میں نے اسکا شکوہ کیا کہا ہمارا حضار
سے ساتھ اللہ کے ہے کہ وہ طہارت وغیرہ میں وسواس نکیا کریں اوسی دم ہمارا وسوسہ دل سے جاتا رہا پھر کسیکو
زمانے میں علاج طریق نہیں جانتے تھے کہتے تھے ہوگیا طریقہ نصیحت لطریق اللہ اسی لیے کسیکو تلقین ذکر کی نکر
سوا شیخ احمد مجاہدی کے کہ وہ ایک دن مصحف لیکر پاس انکے آئے اور کہا تمکو قسم ہے صاحب اس کلام کی کہ تم مجھے
ذکر کرنا بتاؤ سو اس قسم سے بیہوش ہو گئے پھر اونکو ذکر کرنا سکھایا اور کہا یا ولدی الطریق ماھی بھذا انما ھی
باتباع الکتاب والسنۃ انکی عادت تھی کہ ایک مسجد میں جمعہ نہ پڑھتے بلکہ ہر جمعہ کو مسجد جامع دیگر میں جاتے
کبھی جامع عمرو میں اور کبھی جامع محمود میں کبھی جامع قرافہ میں کبھی جامع ازہر میں فقرا و صادقین کی زیارت کیا
کرتے خواہ وہ زندہ ہوتے یا مردہ سوا حال مرض کے کبھی ترک زیارت نکرتے شعرانی کہتے ہیں میں اونکو دیکھتا تھا
کہ ہمیشہ متفکر رہتے اور قرآن پڑھا کرتے اور فقیر کے لئے ننگے سر رہنا انکو خلوت میں ہوتا ناپسند کرتے کہتے
طریق اللہ ما بنیت الا علی الادب مع اللہ تعالی و کل من ترخص فیھا لا یصلح لھا انکا انتقال [illegible] سنہ
میں ہوا اگرچہ سلطان طومان بائی نے نماز پڑھی پادشاہ نے پاؤں شیخ کے کھول کر اپنے گال اوس سے ملے وہ
دن ایک یوم مشہود تھا مصر میں رح
شیخ ابو العباس غمری رح ہوا ایک کوہ سنگین اوسکے مطلسم صاحب ہیبت تھے ملوک و رعایا انسے دہشت کھاتے
انکے کرامات بہت ہیں شعرانی نے چند کرامات انکے ذکر کئے ہیں شیخ محمد صالح عجمی کہتے ہیں والد اگر حسد انکو پاتے
تو انسے اخذ طریق کرتے یہ کسی صغیر کو کسی کبیر سے مزاح کرنے نہ دیتے تھے ایکبار ایک حبشی کو دیکھا کہ ایک مرد کبیر کا
عذر کرتا ہے دونوں کو نکال دیا اور اونکے حوائج اوٹھا کر ہمیشہ واسطے کسی امرد کو اپنی مسجد میں اذان کہنے نہ دیتے
جبتک کہ اوسکی ڈاڑھی نہ نکلتی سلطان قایتبائی نے بہت تمنا ملاقات کی ظاہر کی اذن نہ پایا میں نے انکو ایکبار دیکھا تھا
جبکہ میری عمر آٹھ سال کی تھی انتقال انکا ۹۰۵ھ میں ہوا رح
شیخ نور الدین حسنی مصری رح یہ عارف باللہ تھے رایتہ وانا صغیر قالہ الشعرانی ایک شخص خشب شیخ حبس سے
عورتیں کتان بنتی ہیں فروخت کرتا تھا اوسکو سنا وہ کہتا ہے یا قفۃ شیوخ بنصف فضۃ انہوں نے اوس
سے سنا لئے اور کہا قد رخصت الطریق قفۃ شیوخ بنصف فضۃ پھر مرتے دم تک کسی کو تلقین نہ کی ہمہ عمر
قضا حوائج خلق تھے نزدیک امرا و حکام سب کے رح
شیخ الاسلام زکریا انصاری خزرجی رح یہ ایک رکن تھے طریق فقہ و تصوف کے شعرانی کہتے ہیں ملے بیس برس

انکی خدمت کبھی غفلت یا استعمال بالایعنی میں نہیں دیکھا رات کو شب کو بار دیتے تھے کہیں کسے ستر و ابراہیم حکم
ہوکو غیبت اور دیکھتے میں اپنے نفس کو عادت کسی کی منہ پر تعمیل نہ تھی اگر کوئی آدمی آتا اور کلام طویل کرتا تو کہتے یا مخلی
ضیعت علینا الزمن یہ کہتے تھے مگر رد کی ہواتفاق کی اور کہتے تھے کہ واقف اہمیں تاثیراہ کا میں جبرائیل صالحین کے تھا
یہ وقت اور جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوقات سے کیا ہے انکی مصنفات اقطار ارض میں شائع ہیں لوگ
اونکو بسبب انکی حسن نیت و اخلاص کے پڑھتے پڑھاتے ہیں جیسے تنبیہ المغترین رسالہ قشیریہ پر مجھکو اشارہ کیا حضرا
روح کا جیسے تفسیر بیضاوی و حاشیہ طیبی علی الکشاف و حاشیہ سید و حاشیہ تفتازانی و حاشیہ سیوطی و حاشیہ
جمع الجوامع و شرح بخاری مثل فتح الباری و کرمانی و عینی انہیں سے ہے جب انکے پاس شیخ ثبت کو دیا پاس
ملوک صالحین عارفین ارض کے پاس بیٹھتا ہوں محققین مصر انکے سامنے مثل طفل کے ہوتے یہی حال امرا
و اکابر کا تھا یہ کثیر الکشف تھے مجھکو جب کوئی خطرہ گزرتا تو امین رو کر دیتے اور کہتے قل ما سنذاک رقت مقا
آئے میرے سر میں درد ہوتے لگا کہتے تمنت شفا کی عادت کرکے نیت کرتا اوسی وقت درد سر جاتا رہتا انکی دعا
سے ایک اندھا آنکھ بصیر ہوگیا تھا ۹۲۶ھ میں انتقال کیا شعرانی نے تلقی ذکر کی طریقہ سید محمد غمری الیہ میں
سے کی تھی اور خرقہ پہنا تھا رح ◆

شیخ علی عزیز نبتیتی رح اکابر علماء عاملین و مشائخ کاملین میں سے تھے شام و حجاز و مصر و غیرہ سے انکے پاس
مشکلات و معضلات مسائل آتے تھے یہ سب کا حل العبارت سہل کرتے سب علماء انکو مانتے تھے باوجود نبتیت میں
رہتے سارے اقطار سے لوگ انکے پاس قصد کرکے آتے شعرانی کہتے ہیں میں نے بار ہا انکو دیکھا مجھکو حدیث عائشہ
بمقدار شانہ صاحب خدا بسط ناس الخرسانی اور بحث کیا تو اس حدیث کو یاد کر لے قریب ہے کہ تو مبتلا ہوگا سا تنہ
لوگوں کے انکی ملاقات خضر سے بارہا ہوتی کہتے تھے خضر کسی شخص سے نہیں ملتے ہیں جب تک کہ اوس میں
تین خصال مجتمع ہوں اگر یہ خصال اوس میں نہیں ہیں تو پھر کبھی ملاقات نہیں ہو سکتی اگرچہ عبادت
میں برابر ملائکہ کے کیوں نہ ہو الخصلة الاولی ان یکون العبد علی سنة فی سائر احواله الثانیة ان
لا یکون له حرص علی الدنیا الثالثة ان یکون سلیم الصدر لاهل الاسلام لا غل و لا غش
و لا حسد انتقال ۹۱۶ھ میں ہوا رح ◆

شیخ علی بن جمال نبتیتی رح یہ ہر سال غلہ لیا کرکے مصر میں فروخت کرتے محتاجوں کے ہاتھ بیچتے کہیں حرام مشہور
تھا سلئے کہ منہ مانگے دام لیتے کہتے اس سے کم قیمت نہ لونگا جو کوئی اس قیمت پر راضی ہوتا اور جان لیتے
کہ وہ محتاج ہے اوسکو مفت میں دیدیتے اور قیمت نہ لیتے اور کہتا کہ یہ غلہ گراں ہے اور وہ محتاج ہوتا
اوسکے ہاتھ فروخت نہ کرتے ہر سال ثیاب بکثرت لیا کرتے اور مصر میں تقسیم کرتے اگر کسی کو خبر ہو جاتی تو اوس سے پھیر لیتے

وہ کہتے بھائی مجھسے غلطی ہوئی یہ تھا ایمنیں ہے شعرانی کہتے ہیں میں نے اونکو فقط ایکبار دیکھا ہی مجھکو دعا کی جسکے قبول کی امید ہے رح ؛

شیخ عبد القادر بن عنان رح شعرانی کہتے ہیں میں نے سات برس انکی خدمت کی آناء اللیل و اطراف النہار قرآن پڑھا کرتے خواہ چلتے پہرتے یا قعود کرتے یا کشتکاری کرتے انکا ورد فقط قرآن کریم تھا اونکے رفیع ساتھ کلام و شکایت کے بہت ہیں یہ اونکے حق میں کثیر الطلب تھے کہتے تھے کل فقیر لا یقتل من ہولاء الظلمۃ من حوشہم الا سم دنیا ہو نقیر سنہ میں انتقال کیا ؛

شیخ محمد عدل شعرانی کہتے ہیں میں انکے پاس پانچ سال تک رہا صاحب ہمت حسن و تقوی تام تھے میں الخاص للامام **حکایت** ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا قل لمحمد العدل الطناحی یتبع سنتی وینفع الناس اوس دن سے مشہور بعدل ہوگئے ؛

شیخ محمد بن داؤد منزلاوی رح شعرانی کہتے ہیں میں بارہا انسے ملا مجھکو دعا کی عمر دی یہ اتباع کتاب وسنت میں ضرب المثل تھے فقراء و منقطعین کی خدمت کرتے کہانے پینے میں اونسے ایثار کرتے انکی بی بی کبھی مرغ پکاتی جب فقراء سوتے تو انکے پاس لاتین کہ یہ کھائیں یہ لیکر زاویہ میں جاکر فقراء کو جگاکر کہلاتے انکے بیٹے شہاب الدین بھی اتباع کتاب وسنت میں ضرب المثل تھے میں نے اپنے عصر میں انسے اور شیخ یوسف حریثی سے زیادہ کوئی اضبط السنۃ نہیں دیکھا رح ؛

شیخ محمد سروری مشہور بابی الحمائل رح یہ بھی احد الرجال تھے بہت دعا ورد میں اکثر جب حال غالب ہوتا عبرانی سریانی عجمی میں بات کرتے اور جو بات منہ سے کہتے اللہ ویسا ہی کر دیتا شہر والون نے آکر شکوہ کیا کہ ہمارے کشت بطیخ میں چوہے ہیں کہ بہت ستاتے ہیں کہا تم جاکر پکارو حسب ما رسم محمد ابو الحمائل انکم ترحلوا اجمعون ایساہی کیا پہر اوس دن سے کوئی چوہا نظر نہ آیا اور شہر والون نے یہ حال سنا وہ بھی شاکی ہوکر آئے اونسے کہا یا اولادی لا اصل الاخذ من اللہ اور انکے جو سبب ہیں تو بہ گانے **حکایت** یہ مبتلا ہاشہ میں ایک بی بی کے جو اوس سے ڈرتے تھے یہانتک کہ کسی فقیر کو خلوت میں جگہ دیتے وہ اوسکو نکال دیتے شیخ سے اذن بھی نہ لیتے یہ بول نہ سکتے انکی بی بی کہتی ہیں کہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک گروہ فقراء کا ہوا پر گزر کرتا انکو پکارا یہ بھی انکے ساتھ اوڑتے پہر کہیں صبح کو نظر آتے وقت غلبہ حال کھڑے ہو کر دیواروں پر ہاتھ مارتے **ف** انکے مریدین حزب شاذلیہ وغیرہ پڑہتے تو ناخوش ہوتے اور کہتے ہیں کسی کو نہیں دیکھا کہ بجز قرأت حزب و اوراد کے کوئی اللہ تک پہنچا ہو ہم تو سوا لا الہ الا اللہ کہنے کے عزم و ہمت نہیں رکھتے کچھ نہیں پہچانتے ارباب احزاب کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اسافل مردم سے رات دن اس دعا

میں مشغول ہو کہ انکا دستکار یا کسی دختر پارسا سے کرادے جب مکہ کو حج کے لئے گئے تیار کرکے وہ ہم نے انہیں اجماع کیا
انہوں نے اپنے خادم سے کہا کیا ہم تجارت کرنے کو آئے ہیں یا اس شہر میں عبادت کے لئے آئے ہیں یا لوگوں سے
مشغول ہوں تو وقت سفر کے ہر ایک کے پاس اہل جماعت سے جا کر الگ الگ ایک ایک سے یہ بات کہہ کہ شیخ محتاج ہو گئے ہیں
ایک ہزار دینار مانگتے ہیں سو اس رات کوئی انکے پاس نہ آیا جب سب کا آنا بند ہو گیا کہا الحمد للہ رب العالمین
تابع مسعود میں جامع ازہر میں اخیر نماز جنازہ پڑھی گئی سنہ میں انتقال کیا ہے ❊

شیخ نور الدین علی بن عمر مصری رحمہ اللہ کہ شیخین فی العالم سے تھے انکی مولفات طریقت میں بہت نافع ہیں رسالہ قشیریہ کو
مختصر کرکے انکے مشکلات پر کیا ہے حالانکہ یہ ہدایت امر میں امی تھے آٹھ برس کی عمر میں انہوں نے شیخ مدین کو دیکھا
تھا وقت انکا رقائق طریق کے اگر کوئی ناواقف انکے پاس آ جاتا تو لفظ کلام طرف مسائل فقہ کے کرتے یہاں تک کہ وہ
اٹھ جاتا اور کہتے نکلو انکا دین غیر اہل علم ہوتا **ف** انکی یہ وصیت تھی کہ قرار لینا چاہیے یا نادر میں
سکونت کر جسکے لئے وقف یا مستحق لوگ ہوں بلکہ سو مسجد پھر وہ مسند جسکے لئے وقف مقرر ہو تو انکو صرف کرنا
چاہیے مگر اوسی کے ساتھ جو اونکے خرقہ میں ہے عشرت باہمد کہ تیز نفوس ہوتی ہے مدت سنہ کے انتقال کیا

شیخ تاج الدین ذاکر رحمہ اللہ انکا چہرہ انکے قریب قلب سے منور تھا صاحب سمت حسن وتجمل باخلاق حمیدہ تھے
قریب تھا کہ پہلی بار انکا اول اور کہ پڑھا کہ لوگ کے دل میں انکے اصحاب نہایت جمال وکمال میں تھے خاص وعام کے
دل میں انکا اعتقاد تھا سلطان وامرا سے لوگوں کی بہت سفارش کرتے تھے سات سات دن تک ایک ہی وضو
پر رہتے آخر عمر میں گیارہ دن کے بعد ایک بار وضو کرتے فرماتے تھے قناعت یہ نہیں ہے کہ جو کچھ ملے وہ کھا لے
ملے وہ کھالے قناعت تو یہ ہے کہ نہ کھائے مگر بقدر تین دن کے چند لقمے جو پشت قوی رکھیں اور اکثر یہ شعر پڑھتے
نہیں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے یکفی ابن آدم لقیمات یقمن صلبہ اوکما قال صلعم ۔

	اگرچہ سررشتہ لبا ازی ہیچ تاب باچیا		سر از روی ہریک گو ہر آوردی فرما	

سنہ کے بعد انکا انتقال ہوا جامع انکا جنازہ آراستہ ہوا ہے ❊

شیخ ابوالسعود جارحی رحمہ اللہ یہ صاحب شیخ شہاب الدین مرحوم تھے اور نہیں سے طریقہ لیا مصر میں انکی کرامات بہت
ہیں کہ عام وخاص وملوک وامرا سب معتقد تھے سامنے انکے نیاز مند ہاتھ جاڑے حاضر ہوتے انکا زانو اپنے ہاتھ سے
تھامتے طلوب ومطلوب اور مٹاتے جس بات کو سنتے لبیع باطن سنتے ایک آدمی نے انکی اسماء پہ گیا ہیے کو ہے لے
میں شیخ یا کر کر لیے تھا ہی تو تیج ڈال کالا ایک دن کہا اسی حال پر ہے جب کبھی حال زیادہ غالب ہوتا تو
کپڑے پہا کر برہنہ ہو جاتے کہتے تھے میں اس جگہ ۴۰ برس سے ہوں آج تک ایک آدمی بھی میرے پاس طلب حق
کے لئے نہیں آیا کوئی سوال حسرت کرتا ہے نہ عزت سے پوچھتا ہے کسی شے کے تقرب الی اللہ کا سوال کرتا ہے

سے پہر سوار ہوتے اور سوار ہوتے ہی کی طرح چلا گئے حکایت شیخ یوسف حسینی کہتے ہین ایک رات مین دمیاط
مین تہا انہون نے قصد سفر کا مرکب مین کیا اوسمین جگہہ نہتی لوگون نے ناخدا سے کہا اگر تو انکو بٹہالیگا تو مرکب
ڈوب جائیگا اسلئے کہ یہ غلام مشغول نظر آتے ہین ناخدا نے انکو مرکب پر سے اوتار دیا انہون نے کہا یا مرکب ٹہہری یہ مرکب کہڑا
رہگیا نہ ہوا سے چلتا تہا نہ کسی اور طرح آخر سب لوگ اوتر پڑے وہ نہ چلا یہ مع اپنے ہمراہیون کے پانی پر چلکے شہر مین
پہنچے اور لوگ دیکہہ رہے تہے ایکبار امیر کبیر قرقماش کو ایام غوری مین سامنے اوسکی لشکر کے پکڑکر خوب مارا
یہانتک کہ اوسنے بہاگ کر دروازہ بند کر لیا تب اوسکو چہوڑا کسی کو قدرت نہوئی کہ اوسکو بچاتا انکا انتقال سنہ ۹۰۰
کے بعد ہوا رحمہ اللہ تعالی

شیخ محمد شربینی شیخ طائفہ فقرا شرقیہ تہے صاحب احوال و مکاشفات ہر سائر اقطار ارض پر تکلم کرتے درخت کی
چہال کا عمامہ و لباس پہنتے حکایت انکے بیٹے ضعف سے مرنے لگے عزرائیل علیہ السلام قبض روح کو آئے
کہا تم اپنے رب کے پاس جاؤ حکم موت منسوخ ہوگیا چنانچہ وہ چلے گئے احمد اچہے ہوگئے تیس برس تک بعد اسکے
زندہ رہے حکایت اپنی عصا سے کہتے انسان ہوجا وہ انسان ہوجاتا اوسکو واسطے کام کاج کے بہیجتے
وہ کام کر لاتا پہر عصا ہوجاتا انکی کرامات بہت ہین ہر رات اپنے شہر شربین سے وقت مغرب کے چلے جاتے پہر
نظر آتے معلوم ہوتا کہ حرم گئے ہین امیر قرقماس وغیرہ امرا انکے معتقد تہے شیخ محمد بن عنان ان پر بسبب عدم نماز
انکار کرتے تہے اور کہتے تہے نحن ما نعرف طریقا نتقرب الی اللہ الا ما درج علیہ الصحابۃ والتابعون
ہوا سے ہر چیز حاجت کی اخذ کر کے لوگون کو اور گہر والون کو دیتے دو برس پہلے سلطان سلیم کے آنے کی خبر دی
لوگ ہنستے تہے اسلئے کہ قوت چرکسیہ کی معلوم تہی کسیکو گمان نہ تہا کہ ایسے ذرا سی مدت مین انکا انقراض
ہوجائیگا یہ قبل سنہ ۹۲۰ کے مرے ہین

علی دویب شیخ لواتی بحر صغیر مین تہے منجملہ ملامتیہ کے شعرانی کہتے ہین بارہا مجکو سلام کہلا بہیجا میرے انکے
ملاقات نہین ہوئی مگر خواب مین سنا ایک قائل کو سنا کہتا ہے لا الہ الا اللہ علی الدویب قطب الشرقیۃ
انکا نام بہی نہ سنا تہا ایک جماعت سے پوچہا تب معلوم ہوا کہ ہان اس نام کے ایک شیخ ہین یہ شیخ محمد عدلی
شیخ تہے عمامہ و نعلین مثل شتر بالون کے پہنتے سو برس سے زیادہ زندہ رہے جنگل مین رہتے شہر مین نہ آتے
لوگ پہر کر پیدل چلے جاتے یہ دریا پر چلتے کسیکے کبہی انکو کشتی مین سوار ہوتے نہین دیکہا بیس برس مصر مین آکے
سامنے بیمارستان کے فجر سے عشا تک کہڑے رہتے پہر طرف ریف کے چلے گئے انکی کرامات خارق عادت بہت
معمولی کہتے تہے فلان ہند مین اور فلان شام مین اور فلان حجاز مین مرگیا بعد مدت کے خبر آتی ٹہیک نکلتی
مرے تو انکے گہر مین قریب ایک لاکہہ دینار کے نکلے کچہہ اصل اسکی معلوم نہین ہوئی اسلئے کہ یہ دنیا سے

انہوں نے رات کو نقرا کی طرف نظر کر کے ایک چیخ ماری اور کہا کہ تم دیکھو اللہ پھر ایک سبوی آب جو اوسجگہ رکھا تھا اوسکو پھینکا وہ سبو طرف سقف کے چڑھ گیا پھر اوترا یا ایک فقیہ نے کہا اوسکو ٹوٹ گیا کہا تو چھوٹا ہے جب وہ زمین پر گرا اتنا صحیح تھا پھر نیرہ برس کے بعد انہوں نے اوس فقیہ کو دیکھا کہا ان لیشاھد الزور الذی یشھدان القلة اکثر بہت انکے مکاشفات مشہور ہین اونہتر ۹ ہجری کے مرے ؎

شیخ عبد القادر دشطوطی رح اکابر اولیا سے تھے شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین بیس برس رہا مجکو انسے فتوحات حاصل ہوئے جنکی برکت مینے پائی یہ صاحب تھے لکن ہیئت مجاذیب مین سر برہنہ پا برہنہ رہتے مین ہیکم رمضان ۹۱۳ھ مین قبل انکے وفات کے پاس گیا تھا مجسے کہا یہ کلمات مجسے سنکر یاد رکہہ مجکو برکت ہوگی مینے کہا بہت اچھا فرمایا یقول اللہ عز وجل لو سقت الیک خزائن الکونین فملت بقلبک الیہا طرفة عین فانت مشغول عنا لا بنا مینے یہ کلمات یاد کر لئے نصف ربع کیا تھا یہ اولیا مین صاحب عصر کہلاتے تھے انہوں نے حج پیادہ برہنہ پا کیا سلطان قایتبائی بار انکے پاؤن پر ملتے تھے گوسیت الکی شان تطور تہی دو شخصون نے حلف کیا کہ شیخ تمام شب صبح تک اونکے پاس تھے ایکساہی شب مین شیخ الاسلام جلال الدین سیوطی رح نے فتوی عدم وقوع طلاق کا دیا شعرانی کہتے ہین ایکبار مین پاس انکے گیا مین جوان بے ریش تھا مجسے کہا بیاہ کر اللہ پہ بہر وسا کر و تحفہ شیخ محمد بن عنان نے وہ ایک سہیہ کا ملک ہے مینے کہا میرے پاس کوئی شے دنیا کی نہین ہے کہا ہان کہہ کہ میرے پاس اشرفی ہے دو تین چار پانچ انتی ہی اشرفی میرے پاس ایک شخص کی تہین جو نواحی منزل مین تہا اور مین اوسکو بہول گیا تہا شیخ نے گن کر بتا دین اتنے مین اذان ظہر کی ہوئی شیخ ایک ملاوہ مین تشغلی ہو کر ایک ساعت تک غائب ہو گئے پھر حرکت کی اور کہا لوگ مغرور ہین کہتے ہین عبد القادر نماز نہین پڑہتا واللہ جسدن سے مجکو جذب ہوا ہے مینے کوئی نماز ترک نہین کی گن میرے سبب سے مکان ہین جہان مین نماز پڑہا کرتا ہون مینے اس بات کا ذکر شیخ محمد بن عنان سے کیا کہا سچ ہے اونکے اماکن ہین جہان وہ نماز پڑہتے ہین وہ جامع ابیض رملہ مین نماز ادا کرتے ہین ف ایکبار فرمایا جو کوئی یہ بات کہتا ہے کہ سعادت سوا اللہ کے کسی اور کے ہاتہ مین ہے وہ جہوٹا ہے ؎

تا نہ بخشد خدای بخشندہ		این سعادت بزور بازو نیست

مین دنیا مین بڑی مشقت مین گرفتار تہا ضرب المثل تہا مجکو جذب الٰہی حاصل ہوا مین دو دو تین تین دن تک غائب رہنے لگا پھر سبب افاقہ ہوتا لوگون کو اپنے گرد پاتا وہ میرے حال سے تعجب کرتے پھر دس دن ایک ماہ تک غائب رہا انکو تا نہ پتہ مینے کہا اللہم ان کان ھذا وارداً منک فاقطع علائقی من الدنیا او میرا اولاد وبی بی بہائی سب مر گئے سوا اہل شہر کے کوئی باقی نہ رہا او سوقت سے ابتک مین سیاحت کرتا ہون بہلا یہ بات کسی بندہ کی قدرت مین ہے ف یہ اکثر شہر کی کسی شخص نصرانی کے پاس بجر بہ جا کر سوتے لوگ ملامت کرتے یہ کہتے وہ مسلمان ہے

تھی ماہ رمضان میں سیاہ سرائی میں کلام کرتے شعرانی کہتے ہیں مجکو سلام کہلا بھیجتے اپنے خادم سے پھر ایک رات کو واقعہ
میرا کہدیتے ہیں انکی قوت اطلاع سے سخت متعجب تھا کیا دیکھا کہ آپ ملا ایک آگ سی بھڑکی ہوئی اپنے کپڑے میں
اور ناسٹا ہے کو ڈھانپا ہوا شیر مردستان میں قبیل جستا کی گیا احسن سے اپنے خادم سے کہا کہ یہ چادر لیجا اور عبد الوہاب
کا ستر چھپا یہ سلامی اقطار ارض کے احوال واقعات کی خبر دیتے تھے سنہ ۹۳۲ میں انتقال کیا ہے ؁
شیخ محمد بن عیل عربلس رح صاحب کشف نامی تھے شعرانی کہتے ہیں ہے اکثر اکیبار سیت دور سے دیکھا مجھے میرے رفیق
نے کہا اهل مجلس السلام دا احر بہ جب ہم پاس گئے پہنچیں میرے رفیق نے کہا القصر مائی علی الیش ۃ اور دمی کی
دوکان میں مالکر سوبا کرتے شیخ شہاب الدین سلی شافعی کہتے تھے اصل میں جو کچہ علم وفتوی مجکو حاصل ہوا وہ برکت
سے ہمیں کی ملا ۹۲۲ میں بعنقل بادیگیئے لشکر اس مقال جب مصر میں آیا تو اس سے اکہد کہ قتل کر ڈالا احسان قتل ہو ہے
کرتے تھے احسان مجکو خبر دی کہ آج میری گردن ماری جایگی اور کہنے لگے اذن عمل الرجل لقطعوا رقبتہ
پھر شاکل شیخ محمد بن عثمان پر کثرت ہو کر یہی کلمہ کہا انتقلی میں کہتا ہوں وہ جو یہ پوچھتے تھے کہ بیٹے کیا ہے میری
میری گردن کاٹتے ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ جتنے کیا کہ تم صحبت رب شہید ہے اسلئے سب لوگ تھا ایسے سے متبرک ہیں

بجرم عشق توام میکشند و غوغا نیست	۵	تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشا نیست	

شیخ حبیب مجذوب رح شیخ علی خواص فرماتے تھے حبیب حیۃ القطا وحافظۃ اللہ آدمی عرفا [illegible]
سا یہ نقطہ دار سیاہ مدت سے اسکو فنا ابدا پیدا کیا ہے یہ جب انکو دیکھتے کہتے تو اللہ صراکتنا السویا لوگ انکے کتے
لیٹنے والے مزاح کرتے پہاں کو ملاک کر ڈالتے انکی کرامت بہتی تھی یہ ایسی مرحوم میں اسلئے ہمراہ کل حکایات میں
لکھتے شعرانی کہتے ہیں جب کبھی میر آگ انپر ہوا اور نظر پڑی تو قسمت عظیم ہو گیا او سدن سارے دن کسے اجیب
سیر کئے علی خواص رح سے کہا الحمد للہ علی ذالک ہے ؁
شیخ فرج مجذوب رح صاحب کرامات ظاہر ہوتے شعرانی کہتے ہیں دو وقع لی مصر کرامات سیلوگوں سے پیتے تھے
جب جمع ہو جاتے تو کھانے کچہ ورا اہل کو بانٹ دیتے اور اکثر یہ دیوار دفن کر دیتے لوگ آکر نکال لیجاتے شیخ اسلام
سکریا انصاری کہتے ہیں ایک دن میں حمام کو جاتا تھا اسوں سے مجکو دیکھا کہا نصف لاکر ہے دیا کہا اور لاؤ ہم
دیا پیا تھک کہ وہ نصف سلے کہا اور یہ بیٹے کہا اب ایک نصف حمام کے لئے ہے کہ مکتبت ملاک دصوف نکلی
تمول ایک یہودی سے میں حمام سے پھر کر آیا یہودی نے آکر مجھے ۴۰ دینار دیئے اور کہا کہ تمہارے باپ نے
مجھے چالیس دینار قرض لئے تھے سوا خدا کے کسی کو معلوم نہیں ہے لیکن مجھے زیادہ ۲۱ سے قدرت نہوئی
تم یہ لے او انکے ودائع سیت ہیں آخر عمر میں مارستان میں جا پڑے وہیں مرے پاس شیخ بہاء الدین مجذوب کے
دفن ہو سلئے ؁

شیخ ابراہیم مجذوب رح انکو جو پیسا ملتا وہ طبلیین کو دیکر کہتے طبلو الی زمر دالی جنتی مجکو طبلہ باجا بجا کر سنا کر بیشتر
کہا کرتے یا ابراهیم ادم للتوبة علی خواص کہتے ہین ہمارے صاحب نوبت سے بیٹھے علی خواص رح کو جب کوئی ضرورت ہوتی
انکو کہلا بھیجتے وہ کام ہو جاتا جو قمیص پہنتے اوسکو پہانکر گلے مین ڈالتے تہے اوسکو اتنا تنگ کرتے کہ گلا گھٹنے لگتا اوسوقت
لوگون کو شدت عظیمہ پہنچتی اور اگر کشادہ رکہتے لوگون کو کشادگی حال کی ہوتی شعرانی کہتے ہین مین انکے پاس سات برس تک
بیٹھا جب دیکہتے مسکراتے اسلئے انکو لوگ ابراہیم بوبہ کہتے تہے رح +

شیخ احمد مجذوب مشہور بحشیش رانی رح یہ سواے پیرکے کپڑہ نہ پہنتے دوکان پہ کہڑے ہوکر چلاتے کہتے یا مالی ومال السلطان
عند صاحب هذا الدکان آخر جو مانگتے وہ اوس سے لے مرتے پہر اوس مال کو نیچے ایک دیوار کے دفن کردیتے انکے
کرامات بہت ہین سنہ [illegible] کے بعد مرے رح +

شیخ ابراہیم عریان رح یہ جب کسی شہر مین داخل ہوتے تو سارے چہنار کیا کرتے اونکا نام لیکر سلام کرتے گویا اونہین مین پرورش
پائی تہی منبر پر چڑہ جاتے برہنہ خطبہ پڑہتے کہتے السلطان ودمیاط باب اللوق بین القصرین وجامع طیلون الحمد للہ
رب العالمین لوگون کو ایک بسط عظیم حاصل ہوتا جب کبھی ہوشیار ہوتے بہت کلام شیرین کرتے آدمی کا جی نچاہتا
کہ اونکو چہوڑکر جاوے شعرانی کہتے ہین مجہپر بارہا ویہ مین گذر گیا مجہپر اور میرے ماں باپ پر نام لیکر سلام کیا پہر ایک آدمی
کو جو اونکے پہلو مین تہا کہا ایش اسم هذا سامنے اکلام ہکے گوزمارتے اسے کہتے هذه ضرطة فلان پہر اسپر حلف کرتے
وہ کبہی مخجل ہوجاتا +

شیخ محیسن برنیسی صاحب کشف تام تہا اپنے پاس ایک بکری ایک مرغی باندہتے ہمیشہ انکے نزدیک گرمی جاڑے مین آگ جلتی
ہتی شیخ علی خواص کو جبکہ نزول بلا مین اہل مصر پہ کچہ تنگ ہوتا کہتے جاکر دیکہو آگ شیخ محیسن کی جلتی ہے یا بجہ گئی اگر بجہ گئی
تو مصر کو رخاء ونعمت حاصل ہوتی لوگ نہایت راحت مین ہوجاتے ایکبار شیخ محیسن نے آگ جلائی شیخ نے کہا اللہ اللہ
بنہا بجہاؤ لوگ شدت عظیم مین پڑگئے اور اونکو نہایت تضییق حاصل ہوا شعرانی کہتے ہین یہ مجکو دوست رکہتے تہے اور جو میرے
زمین واقعہ ہوتا ایک ایک بات کی مجکو خبر دیتے جس کسی لڑکے کا باپ چاہتا کہ اوسکو پڑہنے دیوے اوسکو کہتے کہ اسکو زاویہ ابو الحمایل
نامی بہیجدے چنانچہ بہت سے اطفال میرے پاس بہیجوادئے اونکو خیر حاصل ہوئی سنہ [illegible] کے بعد انکا انتقال ہوا قریب امام شافعی
مدفون ہوے رح +

ابو الخیر کلیباتی رح یہ اولیاء متقدمین مین سے تہے انکے مکاشفات عظیمہ تہے ساتہ اہل مصر کے جو کتے انکے ساتہ رہتے
وہ جن تہے انکے حکم سے سارے کام کرتے صاحب حاجت کو کہدیتے کہ یہ تیرے ساتہ جاتا ہے تو اسکے لئے ایک ٹکڑا گوشت
لیکر دینا اکثر اوقات اپنا سفرہ وضو کی مٹہری مین ڈالے رہتے جامع مین رح کتون کے چلے آتے بعض فقہاء نے اس بات
پر کہا اوسکو کہا کہ لا یحکمون بالملائکۃ [illegible] دن نہ ورا اوس قاضی پر تہمت زنا کی لگی اور ایک بیل پر سوار کرکے

پہر مرض اسہال ہوا انکو دو دن سے پہلے دونون انتقال ہو گیا انکے بہت کرامات ہین شعرانی کہتے ہین رح تعالی بدعوات
وارشاد تعالی الی فرجہ الصلوۃ علی النبی صلعم سنہ [illegible] مین وفات پائی رح ؛

شیخ احمد بہلول شعرانی کہتے ہین اصل امر مین انہون نے مجہے اشارہ خواجہ کا کیا تہا مجہسے کہا مینے تیرا بیاہ زینب بنت شیخ
خلیل قیسی سے کر دیا ہے اور تیری طرف کا مہر بیس دینار لے لیا اور مجہکو کہہ دیا تیس برس سالیان تیری خدمت کریگی پہر جیسے کہ
الگ ہو گیا پہر والد بیسہ لیکے آکر خود مجہکو بیاہ مہر دیا اوسکے نام مہری زینب نکلا اوسکی تین برس تہین گہر کرا دہ سکے نام پہ
منقول ہے یا یہ فرماتے تہے مجہکو شرک ہے دفن کرنا جامع باب قراوت اور میری قبر پر کوئی شاہد نہ بنانا یعنی گنبد وغیرہ
بنا الحمد و مثال کو میرے اوپر چلنے پہرنے دینا خبردار جو میری قبر پر کبہی تابوت بنایا بلکہ ہر کسیکو میری قبر پامال کرنے دو
لوگون نے کہا ہمینے تمہاری قبر جامع کی بلیطہ مین بنائی ہے کہ اگر مجہے لیجا سکو تو لیجاو مگر کتنا ہی ہو پاک فرش کو حرکت دین حاجب
رہے جب ہماری وصیت لیجانا یا پاک ہو گئی سنہ ۹۳۰ مین انتقال کیا رح ؛

شیخ امین الدین امام جامع غمری رح آنحضرت فی العلم مین سے تہے ریاست سند عالی کتب ستہ انہین کی طرف منتہی
ہوتی تہی قرأت سبعہ پڑہتے انکی آواز محراب مین ہی لے شتل تہی گہر سے آکر وضو کرکے نماز تہجد پڑہ کے ستر ضرب قرآن
سرا پڑہتے جب اذان صبح ہوتی جہرا پڑہنے لگتے قریب ہوتا کہ دل اپنی جگہ سے سرک جائین ایکبار ایک نصرانی ملازم کچہری
کا انکی طرف سے ہوا اوسکا دل نرم ہو گیا آکر انکے ہاتہ پر اسلام لایا انکے پیچہے نماز پڑہا کرتا تہا یہانتک کہ مر گیا لوگ انکی
طبعی دوری سے چلکر اونکے پیچہے نماز پڑہنے کو بسبب انکی خوش آوازی کے کثرت خشوع و بکا کرکے آتے یہانتک کہ اکثر لوگ رونے
لگتے شیخ ابو العباس غمری کہتے تہے جامع ایک حبشہ ہے پیادہ اوسکی سرحد مین حد رق اسکا یہ تہا کہ لوگ جامع مین سے
جمعہ کو نکلکر چلے جاتے سوا انکے کوئی وہان باقی نہ رہتا ایسا معلوم ہوتا کہ وہان سے کوئی نہین گیا ہے اور جب یہ سفر کر جاتے
تو ایسا ثابت ہوتا گویا کوئی وہان نہین رہا ہے **حکایت** شعرانی کہتے ہین مین انکے ہمراہ مقابلہ شرح بخاری
کا کرتا تہا باب جزاء الصید کا تہا انہون نے ذکر جزاء التمثیل کا کیا مینے کہا تمثیل کیا ہوتا ہے کہا انکو بہی اوسکو دیکہ لیگا تنے
مین محراب سے تمثیل نکلکر پاس میرے دروش کے کہڑا ہو گیا مینے اوسکو دیکہا بکری سے بڑا گدہے سے چہوٹا تہا اوسکے
دانت ہی سہی تہی مگر خرد مجہسے کہا دیکہ لے یہ ہے پہر وہ دیوار مین گہس گیا مینے اوٹہکر پاؤن چومے مجہسے کہا
اسکو مخفی رکہہ جب تک کہ مین زندہ رہون **حکایت** بعد دو برس کے انتقال سے مینے انکو دیکہا مجہسے ایک حدیث
کی روایت کی سند سے برابر ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من ادمن النوم بعد صلوۃ
الصبح ابتلاہ اللہ تعالی بوجع الجنب و فی روایۃ ابتلاہ اللہ فی جنبہ بالمعجوبہ ۵۰ برس امام رہے کبہی
وقت بے وضو نہوتے لباس زہد و سیاہ جبہ پہنتے زوی کا عمامہ باندہتے ارامل و مساکین و یتیمان کی خبرگیری کرتے
اور انکے حوائج کے لیے تعصب کرتے زکوات جمع کرکے انپر بانٹتے خود کچہہ نہ لیتے اور مخفی دیتے یہ حال بعد موت کے

سنہ ۹۰۱ ہجری مین انتقال کیا ہے۔

شیخ ابوالحسن غمری رحمۃ اللہ علیہ صاحب احوال ایک صاحب طریقت تھے فرزند تھے شیخ ابوالعباس غمری کے شیخ محمد بن عنان کہتے تھے فرمایا انا انا اصلیمانی الکرم والمیا وابو الحسن و عبد الحکیم بن مسلم معلوم ہے کہ جہان مین ہر ایک خادم کے کام کو بجا لاتے تھے جو لباس ملتے آنا کو دیتے جاتا رہتے اور کسی شخص کے پاس نہ بیٹھتے مگر وقت نماز یا ذکر یا تلاوت قرآن یا مصالح ضروری کے شہر مین سوار ہو کر نہ نکلتے تھے اور کہتے کا استطیع ان ارکب فوق من ہو مثلی انا ہی ابھا کسی ولیمہ مین جاتے تو مارے شرم کے پسینا پسینا ہو جاتے مرکب مین سفر کرتے تو شرم سے کھانا نہ کھاتے کہتے کوئی مجھے پیشاب کرتے نہ دیکھے مگر جو ضروری ہے کیونکہ شہر کے ساتھ ہوتے تھے رات کو دن کو کہتے مجھے ڈر لگتا ہے کہ سونے مین شیخ عبد الوہاب شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین تیس برس رہا مرتے دم تک ایک دن بھی مجھ پر خفا نہوئے جب مین انکے جامع سے پہلا تو میرے پاس آ کر تے مین ندامت سے پانی پانی ہو جاتا فرماتے انا استاذ الیک سنہ ۹۳۹ مین انتقال کیا۔

شیخ جنید بقیعی رحمۃ اللہ علیہ شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین دس برس رہا اصحاب احوال و کشف سے تھے جب کسی بات کی خبر دیتے مثل فلق صبح کے وقوع مین آتی سلطان قایتبای و سلطان ناصر محمد ہمیشہ انکی زیارت کو آتے تھے جب کلام کرتے فارسی مین [illegible] مثل [illegible] لیتے سترہ سے کے کپڑے ہو جاتے کسی کو طاقت نہ تھی کہ بیٹھا رہے جب کلمہ کر چکے [illegible] صاحب مقام حال تھے لباس نفیس پہنتے طعام لذیذ کھاتے انکے سامنے دنیا کی کچھ قدر نہ تھی [illegible] اپنا لباس قیمتی سائل کو دیدیتے اول عمر مین انکو جذب ہو گیا تھا پندرہ برس تک [illegible] ننگے سر ننگے پیر رہا تھا کہ ٹوپی کے نیچے سے کیڑے جھڑتے تھے عمر بہت بڑی سنہ ۹۰ کے بعد انتقال کیا ہے۔

شیخ یوسف حریثی رحمۃ اللہ علیہ اتباع سنت مین قدم عظیم پر تھے قائم اللیل تالی قرآن رہتے تھے اکل با افطار عبادت تھے کہتے تھے جب سے مینے نکاح کیا ہے ہر رات مدت دس سال تک کنار زوجہ مین ختم قرآن کیا مجھے گمان ہے کہ ایک بار بیوی کو یہ حال معلوم ہوا شعرانی کہتے ہین جس رات وفات کرینگے مجھسے کہا مین دنیا سے باہر جاتا ہون مجھے [illegible] کرنا [illegible] کہا گیا [illegible] کہا مینے بہت سے علما و حفاظ سے پوچھا کہ کیفیت تخلیل لحیہ کی وضو مین کیا ہے کسی ایک نے نہ بتایا کہ حضرت [illegible] خلال لحیہ کرتے تھے اپنے فرزند ابوالعباس سے کہتے یاولدی [illegible] سنہ [illegible] مین ہوئے ہین۔

شیخ عبد الرزاق [illegible] رحمۃ اللہ علیہ قدم عظیم پر تھے عبادت مین مشغول رہتے تھے لوگ انسے اعتقاد رکھتے تھے علم طریق مین انکے رسائل ہین احوال قوم مین صاحب نظر صائب ہین

حکایت ایکبار واسطے سفارش کے پاس نائب مصر کے گئے [illegible] انسے [illegible] قسم کھائی کہ مین [illegible] جب تک [illegible]

تیسرے دن گر گیا تب وہان سے باہر آئے سنہ ۹۵۳ھ کے بعد انتقال کیا ۔

شیخ مخلص رح یہ فقرا صادقین مین سے تھے شیخ محمد شناوی انکی تعظیم کرتے شعرانی کہتے ہین مین بار ہا ان سے ملا وحصل لی منہ نفحات وحبئت برکتھا یہ طریقہ فقرا اہل بیت کے کثرت صوم و تلاوت قرآن و اعراض عن الدنیا و اہل الدنیا سے سنہ ۹۴۵ھ مین وفات ہوئی رح ۔

شیخ صدر الدین بکری صاحب سمت حسن قلیل الکلام تھے گویا بولتے ہی نہ تھے بات کرتے تو سمجھ بوجھ کر کرتے شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین دس برس رہا و حصل لی منہ نفحۃ و حبلت برکتھا یہ جب حج کو گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کی تو جواب سلام کا سنا سنہ ۹۵۱ھ مین انتقال کیا ۔

شیخ مرداس مجدوب رح یہ شہر تونیز مجم کے تھے قدم اللہ در سلف صالح تھے اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کھاتے جو زیادہ ہوتا صدقہ کرتے پانچ برس تک یہ سیاں ولی کی ایک جھونپڑے مین رہتے اپنے ہاتھ سے متصل زاویہ کے درخت لگاتے شعرانی کہتے ہین مجھسے کہا ہے ان درختون کا ایک پھل بھی آجتک نہین کھایا اسلئے کہ یہ درخت واسطے فقرا اور مساکین و ابناء سبیل و سائلین کے لگائے ہین مین کئی شب انکے پاس رہا انکو سوتے نہ دیکھا اگر بہت کم وضو کرکے نماز پڑھتے کے تلاوت قرآن کیا کرتے کبھی پورا ختم کرتے مصر مین انکے پھل سے شیرین تر پھل نہیں ہے اوس باغچہ کو تین کمٹ پر وقف کیا تھا ایک مصالح زاویہ پر دوسری قربت پر تیسرے فقرا اسکنہ زاویہ پر اور مقرر کیا تھا کہ وہ سب فقرا او نوبت ہزار ان ایک ختم قرآن کا کیا کرین اور صاحب الفتوحات شیخ محی الدین عربی مین ہے یہ کرین انکے سارے کام عمدہ تھے سنہ ۹۴۰ھ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی ۔

شیخ ابراہیم رح انکے مجاہدات فوق الحد تھے شعرانی کہتے ہین مینے بار ہا انسے ملاقات کی یہ قدم عظیم پر تھے مگر ثقیل اللسان تھے اپنا مقصود اچھی طرح بیان نکر سکتے معتمد اللہ نے انکو قبول تام دیا تھا زمانہ ابن عثمان مین سارا لشکر انکی طرف متوجہ تھا اسلئے انکا نکالنا چاہا تھا انھون نے اپنا زاویہ چھپایا اور جتنے انکے اصحاب تھے ادنکی قبور بنائی طریقہ مشائخ عجم پر پھر وہین دفن ہوئے انکو مجاہدات لغیر تخلل راحت کے پسند آتے تھے کہتے تھے انا من مشائخ الحجار سنہ ۹۳۳ھ مین انتقال کیا ۔

شیخ مرشد رح قادری الخرقہ تھے سطح ایام ولیالی کرتے چالیس برس تک ہر روز ایک ہی منقی پر اکتفا کیا یہانتک کہ پیٹ پیٹھ سے لگ گیا شعرانی کہتے ہین مینے بار ہا ان سے ملاقات کی مجکو اپنے حال کی ابتدا اوسے اسوقت تک کی خبر دی اور چند اسرار باطن پر مجکو آگاہ کیا جنھین مجھسے اخلال ہوتا تھا مجکو انسے بہت مدد ملی آخر عمر مین ایک جماعت فقرا و سوداگران کے بہت معتقد انکے ہوگئے سنہ ۹۴۵ھ کے بعد مرے رح انکی عمر قریب سو برس کے ہوئی ۔

شیخ ناصر الدین ابو العباس کم زنفاوی رح یہ ایک عہد صالح احمدی الخرقہ تھے بجا رہ مین انکی زاویہ سمع لبتان بنایا تھا

منہا اللہ بجمیع الشان رحمۃ اللہ علیہ نے شہر محمد صلاحیہ سنہ ۹۷۱ میں انتقال کیا +

شیخ علی دمیشی مجذوب رحمۃ اللہ تعالیٰ اعیان مجاذیب و ارباب احوال سے تھے انکی کرامات و خوارق بہت ہیں شعرانی کہتے ہیں ایک دن میں پاس انکے گیا مجھسے کہا و دیتی المر لبانی میں نے ایسا ہی کیا کہنے رحم اللہ یعصارک علی ما بین یدیک من البلوی جو کوئی شخص انکے محا کا انکے سامنے سے نکلتا اوس سے کہتے تیرا جانا ہوں تیری شفاعت سامنے شاہ کے کی اون قبول اسکے کہ تو جاہے نکے بعد اوسکے حق میں شفاعت کرتے اور بعض کو ایک ایک دو دو دن تک روک رکھتے ممکن نہ تھا کہ وہ اونکے پاس سے جاتا جب تک کہ اوسکے حق میں قبول ہونا شفاعت کا معلوم نہ کر لیتے حق کی ہیبت کسی شیخ یا غیر کو دیکھتے تو اوسکو بے پردے اوتار کر کہتے تو اسکا سر کھینچ رہ میں اس سے حرکت کرون اگر وہ نہ آتا تو وہ حمار زمین پر جم جاتا ایک قدم نہ چلتا اور اگر مان لیتا تو ایک حالت عظیمہ حاصل ہوتی اور لوگ دیکھتے اسکے احوال عجیب تھے میں نے ذکر سیدی محمد بن عنان سے کیا اونہون نے کہا ہو کلا یفعلون الناس مثل ذلک الافعال ولیس لہا حقیقۃ سنہ ۹۷۱ میں وفات پائی +

شیخ شریف مجذوب رحمۃ اللہ علیہ انکے کشف و حالات تھے واسطے لوگون کے جو منکر انکار کرتے تھے یہ رمضان میں کھانا کھایا کرتے کہتے میں معتوق ہوں مجھکو میرے رب نے آزاد کر دیا ہے جو کوئی انپر انکار کرتا اوسکو فی الحال ہلاک کر دیتے حق کا شعرانی کہتے ہیں ایکبار مجکو ایک بھونی ہوئی مچھلی اور کھیرا سیب کا مجکو کہا کہ لے اوسمین ۵ دن کی بیماری تھی بیٹھے انکے کہا باقی حصہ نے کہا لے دو ۵ دن تک بیمار رہا حاصد نے کہا تو سنت ٹھہر میں اوسکو دوسری بار شکار کرونگا لکن یہ اونکے مقدر میں نہ تھا ظاہر میں حشیش کھاتے ایک دن اوس حشیش کو حلوہ پایا اللہ نے انکو بعد اوسکو شفقت کا مختار اصل میں تھا ایک شتر اون ستنے تو ایک لعض امراء کے سر انکو منہ سے ہو گیا اصحاب نوبت نے انکو خنجر سے زخمی کیا بعد ایک ماہ کے انتقال فرمایا ہے +

شیخ علی حمیری مجذوب رحمۃ اللہ علیہ یہ رات دن دروکان پتاج رقاق پر سامنے مارستان کے بیٹھے رہتے اتفاقاً بارہ برس تک سر برہنہ ایک چادر میں ملفوف رہتے جب وہ پھٹ جاتی تو لوگ دوسری چادر بدل دیتے بیس برس تک اسی حالت پر رہے شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کو جب دیکھتے مسکراتے تھے سنہ ۹۲۵ میں انتقال کیا ہے +

شیخ علی خواص برلسی مصری شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ و استاذ ہیں امی تھے نہ لکھتے نہ پڑھتے معہذا معانی قرآن عظیم و سنت میں ایسی تقریر فرماتے کہ علماء حیران رہتے جب کوئی بات کہتے اوسی صفت پر واقع ہوتی جیسا کہ کشف انکا لوح محفوظ تھا جو شخص انکے پاس جاتا قبل اسکے کہ اپنی حاجت بیان کرے خود ہی اوس سے کہہ دیتے کہ تو اس کام کو آیا ہے وہ شخص متحیر رہ جاتا اور کہتا انکو کسنے خبر کر دی انکی طب عجیب و غریب تھی اہل استسقا و جذام و فالج و امراض مزمنہ کی دوا اسطرح کرتے جس چیز کی طرف اشارہ کرتے اوسکے استعمال سے شفا ہو جاتی

اوسی وقت کہ عالم شریعت مطاہرہ ہو گئی ہیں ناسخ منسوخ خاص عام پہچان لے اور جو شخص ایک حکم سے بھی بےخبر ان احکام
کے جاہل ہے وہ درجہ سے بال سے ساقط ہے حکایت امام احمد نے رب العزت کو خواب میں دیکھ کر پوچھا تم
یارب تمہارے مقرب الملک المتقربون اور فرمایا تہا یا احمد بتلاوۃ کلامی احمد نے کہا یارب بفہم ام بغیر فہم
اللہ نے فرمایا یا احمد بفہم و بغیر فہم اس جواب کے معنی یہ کہتے تھے کہ مراد فہم سے وہ چیز ہے جو متعلق علماء شریعت
ہے اور مراد بغیر فہم سے وہ چیز ہے جو متعلق علماء حقیقت ہے کیونکہ علماء کے پاس آلہ فہم کلام اللہ کا نہیں ہے مگر فکر و
نظر اور طریقہ فہم عارفین کا کشف و تعریف الہی ہے یہ محتاج تفکر کی نہیں ہے جو پوچھا قرات عوام کے باب میں حکم کیا
کہتے تھے کہ وہ بغیر فہم کی تلاوت کرتے ہیں کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ ہر حرف پڑھنے میں نیکیاں
ملتی ہیں اسلئے بیچے قول بغیر فہم کے درست ہیں واللہ اعلم ف فرماتے تھے ہم سنتے ہیں میں ہیں سارے
ابواب اولیاء ہوکے بند ہوگئے اب کوئی ہدر دائرہ کمال ملتا ہیں ہے مگر دروازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اب جو
ضرورت ہے تو پھر تم اوسکو حضرت کی جناب میں داخل ہوکر کرو کہتے تھے زیادت علم کی جہل ہوریں مثل زیادتی آب کے
ہے اصلی شجر حنظل میں کہ جتنا پانی زیادہ ہوگا اوتنی ہی مرارت اوسکی زیادہ ہوگی فرماتے تھے حدیث ان اللہ
لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر میں وہ عالم اور مسلک داخل ہے جو اپنے علم پر خود عمل نہیں کرتا ہے لیکن فتوی
دیتا ہے اور لوگوں کو طریق الی اللہ بتاتا ہے اسی طرح وہ عالم و عابد داخل ہے جسنے طول عمر دنیا میں زہد کیا ہے جب
وفات قریب ہوئی میل الی الدنیا کیا دنیا کو دوست رکھکر مال غیر حلال جمع کرنے لگا پھر اسی حال پر مر گیا اوسکا حشر ہمراہ دنیا کے
ہوگا جو کہ دشمن ہے علماء عاملین سے خارج ہیں کہتے تھے مشائخ قوم اپنے تلامذہ کو قبور میں سے جواب دیتے ہیں نہ مشائخ
فقہاء میں اسلئے کہ فقراء اپنے اعتقاد میں بحق اشیاخ صادق ہیں نہ فقہاء اگر متفقہ صادق ہو تو امام شافعی اوسکو جواب
دیں اور مشائخ ہر طالب کو پیش اللہ پاک کا یہ خبر دیتا کر دہ بہت اقرب جار ہے بشارت ہے انواع فضل و رحمت
کی ہمیشہ نجل خلق کے اور ہم اقرب ہیں طرف عفو و مغفرت و فضل و مسامحت کے اسلئے کہ اللہ تعالی اولی تر ہے
ہر شئی کی حفظ جوار سے اگر چہ ہم متوفی اوسکے حق کے نہیں ہیں ۞

نہ امانت کنم نہ دوست نہ رحیم کنم	شکست توبہ امید وار از کریم کنم

عداوت ہماری اوس شخص سے کہ افعال سے جسکی عداوت کا حق ہے ہمکو حکم کیا ہے عداوت شرعیہ ہے اور عداوت
جاری اوسکی ذات سے عداوت طبیعیہ ہے اور سعادت عداوت شرعیہ میں ہے نہ عداوت طبعیہ میں فرماتے تھے
کما یحب الحق تعالی عبدہ فی کل مسئلۃ کذالک العبد لم یفہم فی کل ما امرہ جزاء وفاقا
ف فرماتے تھے آفت عقل کی مذہب ہے اور آفت ایمان کی انکار اور آفت اسلام کی علل اور آفت عمل کی عجب
اور آفت علم کی نفس اور آفت حال کی امن اور آفت عارف کی ظہور اور آفت عادل کی جور اور آفت محبت کی شہوت

اور آفت تواضع کی ذلت اور آفت صبر کی شکوہ اور آفت تسلیم کی تفریط اور آفت غنا کی طمع اور آفت عزت کی بطر اور آفت
کرم کی سرزنش اور آفت طالب کی نقر اور آفت کشف کی آگاہی اور آفت اتباع کی تاویل اور آفت ادب کی تقصیر
اور آفت صحبت کی منازعت اور آفت فہم کی جدال اور آفت مرید کی تسلسل علی المقامات اور آفت انتفاع کی تشاغل
اور آفت فتح کی التفات اور آفت تفصیل کی کشف اور آفت سالک کی دہنا اور آفت دنیا کی شدت طلب اور آفت
آخرت کی اعراض اور آفت کرامت کی استدراج اور آفت داعی الی اللہ کی میل بطرف ریاست اور آفت ناظر کی
انتشار اور آفت عمل کی استکثار اور آفت تقیید کی وسوسہ اور آفت اطلاق کی خروج حسن الحدود اور آفت محبت
کی نقص **ف** کہتے تھے مجذوب کو مجذوب اسلئے کہتے ہیں کہ بندہ ہمیشہ عاشق و آلف اپنے محل کا ہوتا ہے
اور کسی محل سے منجذب نہیں ہوتا مگر ساتھ اقوی تر کے اوس سے پھر جب اللہ تعالی ارادہ کرتا ہے کہ کسی بندہ کو
رہائی دے اور اوسکو خالص اپنے لئے کر لیوے تو اوسکو اوس امر دنیا سے و آخرت سے جسکا وہ آلف ہے جذب
کر لیتا ہے پھر جب اسکو اوس چیز کا عشق ہوتا ہے جسکی طرف حق نے اوسکو جذب کر لیا ہے تو پھر دوبارہ
سہ بارہ اوسکو جذب بجانب دیگر کرتا ہے یہ فعل حق کا ساتھ بندہ کے اسلئے ہوتا ہے کہ اوسکو تنبیہ کرے
اس بات پر کہ ساری حرکات اوسکی معلوم حق ہیں قال ومن ادرک من نفسہ التبدل والتغیر فی کل
نفس فہو العالم بقولہ تعالی کل یوم ہو فی شان ترجمہ مطلب دلیل الوحدانیۃ
کان العارف اعرف منہ باللہ کہتے تھے العلوم الالہیۃ لا تنزل الا فی الاوعیۃ الفارغۃ ثم انشد
لبعضہم شعر

	اتانی ہواہا قبل ان اعرف الہوی		فصادفت قلبا خالیا فتمکنا	

فرماتے تھے مجاذیب کے لئے جنت اعمال میں نہ کوئی قدم ہے اور نہ مکان مخصوص اسی طرح اطفال و مجانین و مشائخ
و غیر ذلک میں بھی کوئی قدم نہیں ہے جسکی طرف وہ راجع ہوں صرف مشاہدہ حق کے فقط یہ لوگ جنت میں شریک
اہل جنت ہونگے اور خصوصیت وصف مشاہدہ علیحدہ ہوگی پھر کہا کہ سو قدم اہل صنائع و حرفت کا درجہ نزدیک
اللہ کے رتبہ مجاذیب سے اعظم و انفع تر ہے اسلئے کہ یہ اکثر اسباب ہیں اور ساتھ اللہ سے بہت مدد لیتے ہیں فقراء
و طلباء انکا سوال ہی سے کیا گئے ہیں وہ اپنے نفس میں حقیر ہیں انکے لئے ہر جنت میں مکان تمام
ہوگا جنت فردوس جنت الماوی جنت نعیم جنت عدن یہی جنات مخصوص ہیں ساتھ مشاہدہ و زیارت کے فرماتے
تھے نشات اہل جنت مثال نشاۃ دنیا ہے جسمیں اسلام ہم موجود ہیں صورۃ و معنی چنانچہ حدیث ان فی الجنۃ
ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اس طرف اشارہ کرتی ہے ایضاح اسکا یہ ہے
کہ جب ایک شخص میں حجاب بشریت کا موجود ہے تو وہ احوال اہل جنت کا معلوم نہیں کر سکتا ہے کیونکہ جنت

الشاقۃ شور والفراق ہے نہ حجاب التقریب پیدا ہوتا اسی وجہ سے علم اہل جنت و احوال اہل جنت خاص بالعارفین ہو گئے
تھے تھے جب تو مومن ہو اور الله کو ستے کر دیا آج سے ہمین ہے تو تو جلدی نکل اپنے مومن ہو نیکی طرف اس سے پہلے تامل
کر کہ تو اوس وصف پر ہے جو الله نے مومنین کا وصف کیا ہے یا نہیں ہے اگر تو اوس وصف پر ہے تو تامل کر کہ اوسی
وصف پر تو مریگا یا نہیں اگر تجھکو معلوم ہو جاے کہ تیری موت اونہین اوصاف مومنین پر ہوگی تو اب تو الله کے
مکر سے امن مین ہوا ولا یامن مکر الله الا القوم الخاسرون اور اگر تو جان لے کہ تو ان اوصاف پر نہ مریگا
تو تو رحمت الہی سے مایوس ہے ولا ییأس من روح الله الا القوم الکافرون فکن علی الخوف والرجا
فانہ الصراط المستقیم فرماتے تھے لا یخرج احد من الدنیا حتی یکشف له عن حقیقة ما هو علیه ویستاہل
معہ اهل الکشف الماہ وتقدیہ ہوتا خبر شعرانی رح نے انکا کلام و مقام گیارہ ورق تک لکہا ہے اور کریمہ
اذا الشمس کورت کے معنی نقل کرکے کہا ہے قلت وھذا لسان لا اعرف له معنی علی مراد قائله وانما
ذکرته تبرکا والله اعلم مین کہتا ہون یہ قول شعرانی کا خاص بنسبت تقریر تفسیر آیہ مذکورہ کے ہے ورنہ تمام
کلام ان سادات حضرات عالیمقام کا بنسبت عامہ خلق کے اسیطرح کا ہے کہ افہام عوام بلکہ خواص انام سے بالا
ہے دلهذا اس ترجمہ مین اونہین کلمات و عبارات پر اقتصار و اکتفا کیا گیا ہے جو کسیقدر قریب الفہم و سہل التحصیل
ہین وما توفیقی الا بالله اللهم زینا باخلاقهم الشریفه واحوالهم اللطیفة ؛

شیخ علی بحیری رح بیداولیا و مکملین مین سے تھے خوف و ورع و تقوی و رثاثت ثیاب مین قدم سلف صالح پر تھے اپنے
عصر مین جامع شریعت و حقیقت تھے شعرانی کہتے ہین مین جب انکو دیکہتا مجھے شیخ عبد العزیز دیرینی یاد آتے
لوگون کو درس علوم کا دیتے فتوی دیتے تعلیم آداب و اخلاق کرتے تو اگر انکو دیکہتا ہرگز لسنیہ بدا ستو اگر کسیطرح
ہوتا انکو دیکہکر احوال آخرت کا اسیطرح یاد آتا تھا کہ گویا رائی العین ہے بید کثیر البکا تھے جب کوئی انکو روکتا تو کہتے
وھل النار الی الا المثلی انکے فتاوی مصر مین آتے علما وحلاوت لفظ و کثرت تحقیق سے مصر سے تاکہ وہ مراجع ہرطرف
مین ہوتے نہایت تعجب کرتے فرماتے تھے عشنا الی زمان صار الخلق فیه فی غمرۃ ولیسوا التشبیب فیه
لا طفال ویسامرنیه الحیال الذکا ادب الاطفال پر پہرتا اونکو سلام کرتے اونسے دعا کراتے کہتے تھے ہمنے
ایک جماعت پائی ہے جو ساری برائے سرقی اور فلق کے حق مین تضرع کرتی اور کہتی تھی کہ جو بلا ان پر لام پر
نازل ہوتی ہے وہ بسبب ہمارے افعال کے ہے اگر ہم انکے درمیان مین سے نکل جائین تو وہ بلا ان سے کٹ جاے
[illegible] مین انکا انتقال ہوا رح ؛

شیخ ابو العباس حریثی شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین تیس برس رہا مینے کبھی نہین دیکہا کہ اپنے نفس کا
غضب انکو کبھی آیا ہو انکا شغل و عبادت و اشتغال بعلم و قرات قرآن پر ہوا یہ خادم شیخ محمد بن عنان کے تھے

اور ہوا ایک تن ہو گئے ہیں فرق ذرہ بھی کا درمیان سے اوٹھہ گیا ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء ص

	حبذا بیخودی کہ بحر پیوست میان من و تو		کہ رقیب آمد و پوشید گلستان من و تو

اس قصہ کو شیخ رح نے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے ولیّ اللہ احمد شعرانی کہتے ہیں اسی طرح ایکدیہ وقت عرفات میں عبارت کو
دیکھا یہانتک کہ ایک شخص نے حلف طلاق کیا اور کہا کہ میں نے انکو سلام کیا تھا لکن شیخ نے اعتراف نکیا کہا میں کبھی مصر
سے کسی جگہ بھی نہیں گیا فقط سالہا مجالس صلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی وجہ الارض انہیں سے منتشر ہوئی ہین
حجاز شام مصر صعید محلہ کبری اسکندریہ بلاد مغرب بلاد تکرور وغیرہ میں انسے پہلے کسی شخص سے معہود نہیں ہین
بلکہ لوگ تنہا درود صلوۃ پڑھتے تھے الگ الگ یہ اجتماع لوگوں کا اس ہیئت پر بعد رسالت صلعم سے اسوقت تک کسی
جگہ واقع نہیں ہوا تھا شعرانی کہتے ہیں جب انکی وفات ہو گئی میں نے انکو قبر میں دیکھا کہ مد نظر تک کشادہ ہے یہ
ایک تحایف منیر سبز اوڑھے ہیں پھر دوسری بار دیکھا احوال پوچھا کہا مجکو تو اب برزخ کا مقر کیا ہے برزخ مین
کوئی عمل داخل نہیں ہوتا ہے جبتک کہ تکبیر عرض نکر لیا جائے میں نے کوئی شئے انور تر عمل سے اپنے اعمال
کے نہیں دیکھی سوائے قرأت قل ہو اللہ احد اور درود پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ صلعم شعرانی کہتے ہیں ومناقبہ کثیرۃ وانشاء اللہ نترجمہا بالتالیف ان کان فی الاجل فسحۃ
واللہ اعلم

۴۷

شیخ ابو الفضل احمدی رح یہ صاحب کشف زیارات سے اولیاء وانوار قوت ساداتیہ و مواہب لدنیہ سے شعرانی کہتے ہیں یہ اکابر
اولیا سے ہیں انسے زیادہ میں نے کوئی عارف طریق الی اللہ عزوجل نہیں دیکھا احوال دنیا و آخرت سے خوب ہی تحقیق
رکھتے نادر الشکر تھے بہت لکھتے ہیں اگر افراد وجود میں کلام کرتے تو دفاتر تنگ ہو جاتے میں پندرہ برس انکی صحبت میں
رہا حکایت شعرانی کہتے ہیں مجھسے امیر محی الدین بن ابی الاصبغ نے کہا میرے لیے دعا کرو کہ میں قید سلطان
سے رہا ہو جاؤں میں نے وقت سحر دعا کی شیخ میرے پاس آئے اور کہا آج کی رات تیری دعا سے مجکو ہنسی آئی کیونکہ پانچ
ماہ ہفت روز ابھی اسکی قید کے باقی ہیں اگر تو شاطر مصر ہوتا تب بھی اوسکو رہا نکر سکتا جب تک کہ یہ مدت پوری نہو
میں نے تیری دعا کو دیکھا کہ بقدر قامت طرف آسمان کے چڑھ کر پھر تیری ہی طرف واپس آتی ہے کبھی میرے پاس
اکثر ایسا ہی کہا آئی رات کی خبر دیکھی متحمل ہو موم مردم تھے یہانتک کہ ایک اوقیہ لحم ایک برس رہا تھا حکایت میں نے
ایکبار اونکے کپڑے پر کچھ اثر دیکھا کہا شکی دہ تو میں اوسکو دھو ڈالوں کہا تجکو میرے حال کی خبر نہیں ہے دو مہینہ
سے پہنے ہے چادر نظیفت کی شرم آتی ہے کہ اس ذات تذریر اوسکو پہنوں ہاں اگر ملازمت کو سارا افطار ارض میں
پہچانتے تھے کہ کون آج مبتلی ہوا ہے کون معزول ہوا ہے باقدم تجرید پر حج کیا اور حج میں نہایت ضعیف ہو گئے
میں نے کہا اس حالت میں پھر سفر کرتے ہو کہا خاک کے لیے میری سعی تربت شہدا اودھ سے ملی ہوئی ہے چنانچہ

دفعات میں اسی طرح حفظ دل کا انکار لیا ہے کہ کہ یہ لوگ دربان بارگاہ ذات ہیں اور بسبب اقوال متکلمین کے
عقائد اولیاء پر اتفاق کیا ہے سمجھ کیونکہ انکے عقائد مطابق ہیں متبحر ذہن ہر آن میں بحسب تنزلات الہیہ ہوتی ہیں فرماتے تھے
تم اللہ سے عفو و عافیت مانگا کرو بسبب الحاح کے اگرچہ تم صبح ہی کیوں نہ ہوا اور جہاں تک ہو سکے اصلاح طعام کی کرو
کہ یہ تمہاری بنا اس سے بنا اسی سے تمام ہوتی ہے معانی اعمال صالحہ کی یہی بنا ہے اور اگر تم متجرد ہو اسباب سے
تو جو کچھ حق تعالیٰ تمکو بھیجے بے تغییر سوال کے جانداری سونے کے ثیاب فاخرہ کے وہ تم قبول کر لو تم میں جب کوئی بالغ مبلغ
رجال ہو جاویگا تو معلوم کر لیگا کہ یہ لقمہ کہاں سے آیا ہے اور مستحق اکل کو پہچان لے گا جسطرح کہ معمار پہچانتا ہے
کہ اس کا طوب یعنی خشت کو کس جگہ رکھے **ف** کہتے تھے محققین کا قول یہ ہے کہ اجسام اہل جنت ارواح میں
منطوی ہونگے ارواح ظروف اجسام ہو جاینگی بعکس اس دنیا کے لیس ظاہر و مکر رہا آخرت میں واسطے روح کے ہوگا نہ
واسطے جسم کے اسی وجہ سے جس صورت میں چاہینگے تحول کر جاینگے جسطرح کہ آج حال ملائکہ و عالم ارواح کا ہے کہتے تھے اہل جنت
اگر جماع میں لگے تو تمام عمر ہوگا مرد اپنی زوجہ اور حوراء سے جماع کریگا اللہ تعالیٰ نزدیک ہر دفعہ کے ولد ایک پیدا فرماویگا اسلیے
کہ اللہ نے نوع انسان کو بخیر متناہی الی الاشخاص مشہور کیا ہے دنیا و آخرت میں بسبب شرف کے فرماتے تھے اہل جنت کے
دبر نہوگی مطلقاً نہ مرد کے لئے نہ عورت کے لئے اسلیے کہ اللہ نے دار دنیا میں دبر کو مخرج غائط بنایا ہے وہاں غائط
نہوگا اکل و شرب پسینا ہو کر بدن سے بہجاویگا اور اگر ذکر بر دفعہ قبل زن وہاں محتاج جماع نہوتے تو یہ بھی ہوتون
جنت میں نہوتے اسلیے کہ وہاں بول بھی نہوگا لذت جماع اہل جنت کے خروج ریح سے ہوگی نہ خروج منی سے
کیونکہ وہاں منی نہوگی زوجین سے ایک ہوا رائحہ مشک کے طرح مثل انکل ریح کے سے ملاقی ہوگی شعرانی رح نے انکا کلام
بہت نقل کیا ہے سب کلمات سراپا نور و برکت ہیں رح۔

شیخ ناصر الدین نحاس رح شعرانی کہتے ہیں میں پانچ برس انکی صحبت میں رہا یہ بحال مستوری میں سے تھے
ترتیب پر اپنے نفس کو بالکل راحت ندیتے نہ کوئی خواہش اسکی پوری کرتے و لنعم ما قیل ۔ ص

نرم فربہی بمجلس در نیاید آسائش را
بہر دو خویش ہم آغوش کردی مارا

حکایت انہوں نے ایک دن پہلے موت شیخ افضل الدین سے خبر کر دی اور کہا کہ وہ آج مر گئے کل جمعہ میں
دفن ہونگے نتیجہ ایسا ہی ہوا انکے کرامات بہت ہیں چونکہ یہ محبت خمول و عدم شہرت تھے اسلیے زیادہ ذکر انکی کرامات
کا ہمنے نہیں کیا گیا سنہ ۹۴۵ھ میں انتقال ہوا رح۔

شیخ علی کازرونی رح یہ کثیر المجاہدہ والریاضہ تھے پانچ پانچ ماہ تک رات دن زمین پر پہلو نہ رکھتے شعرانی کہتے
ہیں میں سنہ ۹۳۱ھ میں بیس دن تک سفر حج میں مکہ معظمہ میں انکی صحبت میں رہا اسیطرح سنہ ۹۵۱ھ میں جب حج
کو گیا مدت موسم میں انکے کلام و اشارات و مواعظ دقائق علم توحید سے متمتع ہوا انکے رسائل نافعہ میں علم

منہ موڑنے لگے انکی پیر اول مرکب طرف گئے انہوں نے کہا کہ دست ٹو رکیب کی طرف اشارہ کیا کہ اسی جگہہ پانی میں تھم جاوو ہاتھ کیا جنبش بدن کی بستہ تھی کی تا خدا سے پوچھا تمہارا وہ جو ہے مرد کون ہے کہا شیخ شمس الدین دمیاطی کہا اونکو خبر کرو کہ ہم تائب ہوئے فرمایا الحمد للہ کہ مدد کی طرف مصر کے چلے جاوین **حکایت** ایکبار سلطان مصر پر ہیبت ترک جہاد کے غضبناک ہوا سلطان نے انکو بلا بھیجا جب آئے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلطان نے جواب نہ دیا انہون نے کہا اگر تو جواب نہ دیگا تو فاسق ہو جائیگا اور معزول ہو جائیگا کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر کہا تم سب کے سامنے کیون ہمارا حق ترک جہاد میں کرتے ہو جو ہمارے پاس مرکب نہیں ہیں جنپر ہم جہاد کرین کہا تیرے پاس مال ہے جس سے تو جہاد کی سبیل کر سکتا ہے جب باہم تو اور گفتگو ہوئی کہا اسی تو خدا کی نعمت کو بھول گیا اور تو نے مقابلہ نعمت کا عصیان کیا تجھکو یاد نہیں کہ تو ایک نصرانی تھا تجھکو پکڑ لیگئے تھے اور دست بدست بکتا رہا یہانتک کہ اللہ نے تجھپر احسان کیا آزادگی و مسلمانی بخشی اور اس درجہ کو پہنچایا کہ تو سلطان علی الخلق ہوا اب عنقریب تجھکو وہ مرض ہوگا جسکا علاج نہیں ہے پھر تو مر جائیگا کفن دیکر ایک تاریک گڑھے مین تجھکو ڈالدینگے تیری ناک خاک آلودہ ہوگی پھر تو ننگا پیاسا بھوکا اٹھیگا سامنے حکم عدل کے کھڑا کیا جائیگا جو ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا ہے منادی ندا کریگا کہ جس کسی کا اسپر حق یا کوئی مظلمہ ہو اور غیرہ کی ہو دعوی رکھتا ہو وہ حاضر ہو ایک خلائق لا تحصی حاضر ہوگی جسکی گنتی سوا اللہ کے کسیکو معلوم نہیں ہے سلطان کا چہرہ متغیر ہو گیا کاتب اسرار و حاجب نے سلطان سے کہا شیخ تا تحفہ پہونچا اسلئے کہ کہین عقل سلطان کی مختل نہ ہو جائے جب شیخ یہان سے چلے آئے اور سلطان کو افاقہ ہوا کہا شیخ کو لاؤ اسکو مثل ہزار دینار دئے کہ برج دمیاط طیار کر الو شیخ نے پھیر دئے اور کہا میں دیا کہ سبب میرا اللہ ہے میں کسی کی مساعدت کا محتاج نہیں ہوں ہان اگر تو محتاج ہو تو میں تجھکو قرض دیتا ہوں اور تجھپر صبر کرتا ہوں شعرانی کہتے ہیں فما رای اعز من الشیخ فی ذلک المجلس ولا اذل من السلطان فیہ هكذا كان العلماء العاملون پھر اپنے پاس سے چالیس ہزار دینار صرف کرکے برج دمیاط طیار کرا یا انہوں نے منہاج نووی اور ستین مسئلہ پر شرح لکھی ہے قاموس نام کتاب فقہ مین تالیف کی ہے انکی کرامات ظاہر تھی آپ مرنے کی خبر دیتے تھین یوم موت ویسا ہی ہوا کہا مجھے خضر کہہ گئے ہین **حکایت** انکی بی بی نے انکو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہا ما فعلت منکر نکیر جواب دیا کلمونا بکلام ملیح واجبناهم بجواب فصیح انکی عمر اٹھاون برس کی ہوئی سنہ [illegible] میں انتقال کیا ہے ؂

شیخ محمد سند فاوی رحمہ ایک جوان آدمی ہوا تمام قلیل الکلام حسن السمت کریم النفس محبب وحدت سے انکی نشست مساجد میں ہو و خلوت میں زیادہ رہتی تھی وہ سب سے استغنا لیا تھا پیسا و آلہ کے ساتھ بارستے اپنی آواز اونچی بولتے تھے مانگتے کہتے هيني الله عز وجل والميعاد بيننا في الآخرة تاکہ وہ انسے قطع طمع کر لیں پچاس سال تک تجرید پر باقی رہا نہ حج کیا کسی سے نہ سوال کیا نہ کوئی چیز کسی سے قبول کی اہل دنیا مین سیاحت اور

دیا گیا یعنی روایت ہے کہ جب موت کا عالم ہوا تو بلالی ہو تو مجھکو اوس رات کی کو ایک ہی اونٹ کا بچہ اپنے شہر کی

مسجد میں دیکھو تو ایسا دیکھا جیسے **حکایت** ملیت ہے ایک عورت آئی پاس انکے کہ اوسکی دختر کو اٹھا

لے گیا ہے یا مار ڈالی ہے کہ وہ ایک مدت سے غائب ہے وہ شب کو میرے گھر ہی میں تھی معلوم ہی نہ تھا مجھکو شیخ نے

مجھے کہا کہ صبر کر لا تفرق بین مراسیل فی الحلال میں سمجھا کہ اسکا خاوند عنقریب آویگا پیٹ میں عورت

کہ بیا وہ چلی گئی ایسا ہی ہوا اور بعد سے مجھے کچھ حال دیکھا تھا اور کے بھی میں نہ کہ دن شب ہے کیسی **ف** کرتے

مسجد میں مسجد کے پاس کی سعد میں سواے سو سو قرآن کے پٹھے پر کوئی انکا ذکر کرتا تھا کہ قرآن پڑھتے ہیں

کہ فواصل میں شبہ آیات کا ہوتا ایک دن اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے تھے اور کچھ پڑھ رہے تھے جیسے ذکر

منا کرتے تھے وما انتم فی تصدیق ہود بصادقین ولقد ارسل اللہ لنا فی قوما یاالو تکفات یہ

یاختر رب امرالنا ومالنا من ناصرین پھر کہا اللہم اجعل ثواب ما قرأناہ من الکلام العزیز

فی صحائف فلان وفلان الی آخر ما قال **ف** یہ بہت ہی ہنستا کیا کہتے یا شیخ سے تمثیل دیکھ ہیا

رکھتے یا ایسا باندھ لیتے زینت حلال دنیا کو مثل مردم کے جانتے تھے اور ہمیشہ کرتے تھے خلائق کو انکے ساتھ اعتقاد

تھا کسیکو میں دیکھا کہ انپر انکار کرتا لیکن آل روحیت کر ایک حمید جانتے تھے اور اللہ کی رحمت سمجھتے تھے سن کے بعد

انتقال ہوا

شیخ صالح یہ معتزل من الناس تھے جامع آل ملک ابراہیم میں رہتے تھے بائیس برس تک اکیلے ہے سلت دن گرمی

سردی میں اکابر انکے پاس جاتے برکت حاصل کرتے جو عمامہ یا پیرا پہنتے اوسکو ہی اوتارتے یہانتک کہ وہ خود گل

کر گر جاتا شعرانی کہتے ہیں میں تیس برس انکی صحبت میں رہا ہوں اسکے بعد انکا انتقال ہوا ہے

شیخ محمد صوفی سوختہ تبیل شمر قیوم یہ اکابر عارفین سے تھے حیاکت کرکے اپنے ہاتھ کی مزدوری مح صنعت سے کہاتے

کسی سے کوئی شے قبول نکرتے مشکلات مسائل شیخ ابن عربی کو بافصح عبارت حل کرتے فرماتے تھے سیر الی اللہ

دو قسم ہے ایک سیر الی اللہ دوسری سیر فی اللہ جب تک سالک مسالک فانیہ میں کے طریق عدم میں رہتا ہے تو وہ

سیر الی اللہ میں ہوتا ہے پھر جب کرہ وجود کو قطع کر جاتا ہے تو پاس معبود کے پہنچ جاتا ہے اسپر فیہ کا حاصل نہیں ہوتا

کہ طریق اسماء سے سو بابت میں تو تو ہے اور نام نام ہے اور بوسط طریق میں کبھی تو ہے اور کبھی نام ہے تا الدھا ہے

ہیں تو ہی تو ہے نام نہیں ہے الی آخرہ **شعر**

در کیش ما تجرد عنقا تمام نیست		در قید نام ماند اگر از نشان گذشت

میں کہتے ہیں وما طال فی ذالک بکلام یدق علی العقول پر کہتے تھے میری ملاقات حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے جب چاہوں ہو جاتی ہے یعنی بیداری میں شعرانی کہتے ہیں وھو صادق لانہ صالح

فی کل مکان وجدت فیہ شریعۃ وما منہم الناس من رؤیتہ الا اخلاط تھا بہ پھر کاکہ میں انکی
صحبت میں دو برس رہا اور انکے کلام واشارات سے منتفع ہوا ہے ❊

شیخ عبد العال مجذوب ہے یہ قمیص نہ پہنتے تھے گرما سرما میں ایک ازار پر اکتفا کرتے سر برہنہ رہتے ہمیشہ [illegible]
رکھتے نماز تمام بکمال باطمینان تمام و وضو بھی کامل پڑھتے کا نعجزع نخلۃ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
مدح کہتے تھے انکی شعرخوانی سے لوگوں کو عبرت ہوتی رہتے بلاد وقری میں گشت کرتے پھر مصر میں آ رہا ستے
میں ایک انار میں بامدبہ رہتے اور شکم سے کفن بند باندھا یہانتک کہ وفات ہوئی اور ایک بڑا ابریق لیکر آب لئے
پھرتے گلی کوچوں میں سبکو پانی پلاتے قریب وفات کے کہا فقرا کس جگہ دفن ہوتے ہیں بیٹے کہا الا [illegible] حکم کہا تالاب
میں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تین دن کے بعد وسط قلیب میں لیجا کر دفن کیا ہے سنہ [illegible] میں انتقال فرمایا ہے ❊

شیخ خلیل مجذوب ہے یہ اصل میں قریہ منیتین کے تھے ننگے رہتے پھر سنہ [illegible] میں قریہ شبیین میں آئے شعرانی
کہتے ہیں جب ہم وہاں واسطے عمارت جامع کے گئے انکو اسی قصبہ میں مقیم پایا جہان جامع بنائی ہے
لوگوں نے کہا یہ ایک سال سے میان گڑہا کھودتے تھے اور الجامع الجامع کہتے تھے جب ہم ساحل بحر پہ اٹے
انہوں نے نقل کرتے ہے سے ملاقات کی اور ہنستے تھے اور اظہار سرور کیا اور جب تک عمارت جامع ہوا ہمارے ارد
گرد رہتے انکے کرامات خارقہ وکشوفات صادقہ تھا [illegible] ہے سارے دن شہر میں چکر مارتے کبھی چلاتے کبھی
خاموش ہوتے حکایت ایکدن میں نے دیکھا کہ کوم بلند پر چپ بیٹھے ہیں جی میں آیا کہ [illegible] ہل ھو احمد [illegible]
مرھانی وہاں سے چلا گیا دائمیا دائر بشیرانہ برھانی سنہ [illegible] کے بعد انتقال کیا ہے ❊

شیخ عامر مجذوب ہے یہ اصل میں قریہ بہجورہ کے تھے رات دن خاموش رہتے لیل ونہار ایک کوم عالی پر کھڑے
رہتے ایک پتھر کا طوق تھا اسکو درمیان دونوں پاؤں کے حرکت دیا کرتے پاؤں [illegible]
افطار تھا کسیکی طاقت نہ تھی کہ اوسکو سر پر اٹھا سکتا نہایت وزنی تھا خود کچھ نہ کھاتے جب کوئی سامنے لاکر
رکھدیتا تب کھا لیتے اگرچہ ایک ماہ تک کھانا نہ ملتا سنہ [illegible] کے بعد انتقال کیا ❊

شیخ عمر مجذوب یہ کثیر المکاشفات تھے شعرانی کہتے ہیں جب سلطان قانصوہ غوری نے طرف مرج دابق کے سفر
کیا اور عسکر ابن عثمان میں قتل ہوا تینے انسے کہا کہ سلطان ابن عثمان مصر میں داخل ہونگے کہا ہان اور
اس جگہ پڑاؤ کرینگے یہ ہوگا یہ موضع اوسکے حافر فرس کا ہے تینے اس بات کو یاد رکھا جب سلطان سلیم مصر میں
آئے اوسی جگہ انکے فرس کا حافر واقع ہوا جو جگہ کہ شیخ عمر نے معین کردی تھی [illegible] مستقبلہ کی خبر دیتے
اور بعض [illegible] وموت ولادہ کا حال بیان کرتے ہیں

جو منکے کہ [illegible] باشند		گرستانند و دھند افسر شاہی

دونون پاؤن اپنے تیرت سینے پر لگا لیے ہوتے تھے بہیات ہے اولیا و امراء اکثر انکی زیارت کو آتے خصوصاً امام یافعی رح
جو شخص انکے حال کو نہ جانتا وہ گمان کرتا کہ ہو ترت ہین شعرانی کہتے ہین مینے ایکبار دیکھا کہ نماز عشاء سے قرآن کہولا طلوع فجر تک
فقط پانچ حزب پڑہے ہیے ترتیل و تکریر سے ہم لوگ جوان تھے رات کو جب اٹھتے انکو کھڑے ہوئے نماز پڑہتے دیکھتے
ہمیشہ یہی حال رہا کبھی نہین دیکھا کہ کوئی فرش یا تکیہ رکھتے یہانتک کہ آخر عمر مین نابینا ہوگئے کبھی اپنے اوراد کو ناقص
نکیا جب کوئی وضو کرانے والا نہ ملتا تو اولیا آکر وضو کرا دیتے تھے یہ کہتے کہ مجھکو امام شافعی نے اسوقت وضو کرا دیا آج
فلان نے وضو کرایا پہر اوسی وضو سے نماز پڑہتے بعض لوگ جو منکر تھے کہتے تھے کہ شیخ خفیف العقل ہوگئے ہین سنہ
تشتہ کے بعد انتقال کیا ہے ؎

ذیل الخاتمہ

شعرانی رح کہتے ہین یہ آخر طبقات ہے مین چاہتا ہون کہ ذرا سا حال علماء عاملین اہل مذہب اپنے کا بھی فقط
تبرکاً ذکر کرون اور خوشبو انکی عبیر و مشک کی پہیلاؤن سو کہتا ہون اور اللہ سے توفیق چاہتا ہون ۱ ابو بکر بن اسحق
ضبعی امام جمیع علوم تھے کبھی سفر و حضر مین قیام اللیل کو ترک نکرتے تھے ذکر یا مین نہ سرا یین ؎

گر ما بگذشت و این دل زار ہمان	سرما بگذشت و این دل زار ہمان
القصہ بہ ار سر رو گرم عالم	برما بگذشت و این دل زار ہمان

۲ ابن صباغ حافظ مذہب صائم الدہر تھے سم قبول کبھی کا الٰہ الا اللہ کہنے سے نہ تھکتے تھے ۳ ابو العباس دیبلی ہمیشہ
صائم رہتے درس قرآن دیتے دن کو خیاطی کرتے شام کو نماز مغرب پڑہ کر مشتغل بہ فقہ رہتے تھے ۴ ابو زید مروزی ناصح
مستقیم تھے انکے اصحاب کہتے ہین ہم مرتے دم تک ساتھ رہے ملائکہ ہین گمان نہین ہے کہ فرشتون نے کوئی خطا انکی
لکہی ہو ۵ امام ابن الحداد ہر رات دن مین ایک ختم کرتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور ہر جمعہ کو
ایک دوسرا ختم کرتے دو رکعت نماز مین اندر جامع کے قبل نماز کے ۶ امام ابو جعفر ترمذی انکا نفقہ ہر ماہ مین
چار درہم تھا کسی سے سوال نکرتے اکثر ہر دن ایک دانہ زبیب کا کہاتے معہذا لک شجاع تھے ۷ امام ابن حربویہ
ادب مین ضرب المثل تھے خصوصاً اپنے شیخ ابو ثنی کا نہایت ادب کرتے تھے انسے ایک مسئلہ پوچھا یہ جواب دینے سے
لما کلا افتی حتی اقاسی استاذی الترب ۸ شیخ ابو العباس نیساپوری یہ کہتے تھے کہ مینے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے بارہ ہزار ختم کیے ہین اور بارہ ہزار قربانی کی ہے ۹ امام احمد بن بردویہ بخاری یہ ہر دن ایک
ختم کرتے اور رات کو وقت سحر ایک ثلث قرآن الگ پڑہتے مجموعہ اسکا ایک ختم اور ایک ثلث ہوتا کہتے تھے
ارجو ان القی اللہ تعالیٰ وکاہما سبحا فی اقلیت حسا ۱۰ الشیخ تقی الدین ابن دقیق العید یہ کہتے تھے مینے

والزهد والورع رضی اللہ تعالیٰ عنہم فذکرناهم لنسبلی فضلهم ورجاء الخیر والترحم علیهم رحمهم اللہ
تعالیٰ ولا کتن اوجهم واما من اشتهر بالعبادة والزهد والورع کالشیخ ابی اسحٰق الشیرازی وکالامام الموفق
الرافعی والامام النووی رضی اللہ عنهم ورحمهم ورحمنا بهم فالتشبه بهم ... ولان فتے
کما ثبت کان الفراغ من کتابته وتالیفه لثمان عشر رجب سنة اثنین وخمسین وستمائة
والحمد للہ رب العالمین یہ کتاب طبقات مطبع بولاق مصر میں بعینہ بالنص ... میں طبع ہوئی تھی
اور اسکا بطور تلخیص اختصار میں نے کیا ہے ... ربیع الآخر ہجری قدسی کو شہر بھوپال
عالیہ تاج محل نام میں تمام ہوا ... شعرانی نے ترجمہ اپنا بالاستقلال اس کتاب میں نہیں لکھا
ذکر مختصر انکا اسکو میں اپنی کتاب تاج مکلل من جواهر مآثر الطراز الآخر والاول سے نقل کرتا ہوں ف
شیخ عبد الوہاب بن احمد بن علی ہیں انکو شعرانی و شعراوی کہتے ہیں یہ عالم محدث صوفی صاحب کرامات و تالیفات نفیسہ
تھے سلالۂ اولیاء و آحاد و علماء کے افراد میں علوم طریق قوم میں استاد تھے فرماتے تھے من اخلاق السلف الصالح
ملازمة الکتاب والسنة کلزوم الظل للشاخص ولا یتصدرون للارشاد الا بعد تبحر فی علوم
السنة المطهرة **قال** وهذا الخلق قد صار غریبا فی فقراء هذا الزمان فصار احدهم یجتمع بمن
لیس له قدم فی الطریق ویتلقف منه کلمات فی البقاء والفناء والشطح مما لا یشهد له کتاب ولا سنة
ثم یلبس له جبة ویرخی له عذبة ثم یسافر الی بلاد الروم مثلا ویظهر الصمت والجوع فیطلب
لم مرتبا الی قوله وکان شیخنا علی الخواص یقول ان طریق القوم محررة علی الکتاب والسنة تحریر الذهب
والجوهر وذلک لان لهم فی کل حرکة وسکون نیة صالحة موزونة فی میزان السنة ولا یعرف
ذلک الا من تبحر فی علوم الشریعة یہ بھی فرماتے تھے کہ اخلاق قوم میں سے ایک یہ بات تھی کہ وہ ہر قول وفعل
میں توقف کرتے تھے جبتک کہ اوسکو میزان کتاب وسنت میں تول نہ لیتے تھے کہ معلوم ہو کہ مجرد رسم مردم پر اقوال و افعال
میں اکتفا کرتے تھے اس احتمال سے کہ مبادا کہیں وہ قول یا فعل منجملہ بدعات کے نہو جبکہ ملے کتاب وسنت شاہد نہ
ہوں حدیث میں آیا ہے ساعت قائم نہوگی یہانتک کہ سنت بدعت ہو جائیگی کوئی بدعت جب ترک ہوگی تو لوگ
کہیں گے کہ ایک سنت ترک ہوگئی وذلک لتوارث الفروع البدع من اصولهم فلما طال زمن العمل
بالبدع ظن الناس انها سنة مما سنه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انتهی ولهم ما یتلی ع ہر کرا کہ سند ... ثبت
انتقال انکا ۹۷۳ ہجری میں ہوا کتاب تاج مکلل ۱۲۹۵ میں تالیف وطبع ہوئی ہے اس کتاب میں تراجم علماء حدیث و
فقہ کے لکھے گئے ہیں خصوصاً ان علماء کے جو متبع کتاب وسنت و تابع معارف اجتہاد تھے یہ کتاب تذکرہ اہل علم میں مثل
کتاب طبقات شعرانی کے تذکرہ اہل طریق میں ہے دونوں کتابیں اپنے باب میں تخطیب فی المحراب ہیں چند

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۵۷	۷	خرہ ورہ	خرہ ورہ
〃	۱۲	بنلتی	سلیقی
۵۸	۲۵	احبالی	احبابی
۶۰	۱۳	ظالما	طالما
۶۲	۱۱	سنہ ۵۵	سنہ ۱۵۵
〃	۲۲	تحفا الطرم	تحفا الطرم
۶۴	۱۰	اقترمی	اقترضی
۶۵	۹	استفادہ	استفادہ
۶۶	۶	دکیھا	دکھا
〃	۱۵	ہوگئے	ہوگئے ہیں
〃	۱۷	پنی	اپنی
۷۳	۲	۱۹۱	۹۱
۸۱	۲	ادہم	ادہم
۸۲	〃	قرزین	قزوین
۸۳	۱۴	سمجھا	سمجھا
۸۴	۲۲	تنبیر	تعبیر
〃	۲۲	انتجھوا	انتہجوا
۸۸	۱	کوا	اکھوا
۸۹		افسوس ہے	افسوس ہے
			بمقت
۹۳	۱۸	التستر	
۹۴	۱۲	اختیار	انتشار
〃	۱۳	عناد	عناد

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۹۴	۲۳	نقص	نقص
۹۸	۲۵	ہ	یہ
۹۹	۱۱	بین	بن
۱۰۴	۱۴	دسمن	دشمن
۱۰۶	۲۰	مزایل	مزائل کی
〃	۲۴	فراسے	فرماتے
۱۰۸	۵	بجبری	البہری
۱۰۹	۱۸	ادت	امادت
۱۱۱	۱	دنیار	دنیا سے
۱۱۸	۲	محبتاك	محبتاك
〃	۱۴	جنبیاك	جنبیاك
۱۲۱	۵	لاحظا	لاحظا
۱۲۲	〃	کہتے	کہتے تھے
۱۲۳	۱۹	فعول	دول
۱۲۴	۱۵	کچھ	ہ
۱۲۵	۴	بعن	بین
〃	۸	ہوسکے	ہوسکے
〃	۱۰	سزاز	خراز
۱۲۶	۱۷	خلاف	خلاف
۱۲۷	۱۲	اہل	اہل
۱۳۰	۷	تخلمت	تخلمت
〃	۲۵	سنہ ۳۲۰	سنہ ۳۴۲
۱۳۲	۱	مجانبت	مجانبت

دینی کا وکیل کیا پہر زید کو اوسکے معزول کرنیکا اختیار نہین مسئلہ اگر زید یون کہکر عمرو کو وکیل کیا کہ جب
مین تجکو معزول کرون تو تو میرا وکیل ہے پہر جب زید عمرو کو معزول کیا چاہے تو یون کہے کہ مین نے تجکو
معزول کیا پہر مین نے تجکو معزول کیا اور اگر یون وکیل کیا تہا کہ جس بار مین تجکو معزول کرون تو تو
میرا وکیل ہے تو معزول کرنیکی یہی یون کہے مین نے رجوع کیا وکالت معلقہ سے اور مین نے معزول کیا تجکو
وکالت منجزہ سے مسئلہ اگر دین کے مقدمہ مین [illegible] دینی پر صلح کی تو صلح کا بدل قبض کرنا
شرط ہے اگر قبض نکیا تو یہ صلح جائز نہین مسئلہ اگر زید نے ایک لڑکی پر نکاح کا دعوی کیا اور اوس لڑکی
کا باپ اوس لڑکی کا کچہ مال دینی پر زید سے صلح کرے درصورتیکہ زید کی پاس اوس دعوی کی بابت گواہ ہون تب
تو یہ صلح درست ہوگی اور نہین تو نہین لیکن بشرطیکہ قیمت مثل پر یا کچہ تہوڑا ایسے نقصان سے صلح ہووی پہر مسئلہ
اگر مدعی کے پاس گواہ نہون یا گواہ غیر عادل ہون یا زید نے کہا ہو کہ میرے پاس گواہ نہین ہین پہر گواہ لایا
گواہ نے کہا کہ اس مقدمہ مین میری گواہی نہین پہر گواہی دی تو یہ گواہ عاری جاوینگے مسئلہ اگر خلیفہ یا ایک امام کو
جلو ستا دی تو امام اوسکی امامت کا اختیار ہی کہ ہے شخص کو کسی کے راستی مین سے کچہ زمین کاٹ دی بشرطیکہ راہ چلنی
والون کا کچہ نقصان نہو مسئلہ اگر بادشاہ نے زید سے ڈہنڈ لیا اور یون نہ کہا کہ تو اپنا مال بیچ کر مجہکو دی پہر زید

اپنا مال چرا لیا اور اگر کسیکو بیچا تو یہ بیع درست ہی مسئلہ اگر زید نی اپنی جورو کو مارپیٹ ڈر دیا سو اوسنی اپنا مہر اوسکو بخش دیا

تو زید میں مار پیٹنی کی طاقت بھی ہی تو بخشنا درست نہیں مسئلہ اگر عورت نی زبردستی خلع کر دیا تو عورت پر

طلاق ہو گئی اور مال ساقط نہوا مسئلہ اگر زید کا دین ایک عورت پر آتا ہی سو اوس عورت نی وہ دین اوسکو اپنی نکاح

مہر میں اتار دیا بعد اسکی خاوند کو مہر بخش دیا تو یہ بخشنا درست نہوا مسئلہ اگر زید نی اپنی زمین میں کنواں کھدا

یا یا کھاٹ بنایا اور اوس پڑوسی کی دیوار گر گئی اور پڑوسی نی زید سی کہا کہ کنواں یا کھاٹ اپنا اوٹھا دی تو زید سی

زبردستی وہ کنواں اور کھاٹ نہ اوٹھوا دینگے اور اگر اوس پڑوسی کی دیوار گر پڑی تو کنوئی اور کھاٹ والی پر دیوار کا

تاوان دینا نہ آویگا مسئلہ اگر زید نی اپنا مال لیکر جورو کا مکان بنایا جورو کی کہنی سی تو وہ مکان اوسکی

جورو کا ہی اور جو اوسپر خرچ ہوا سو زید کا اوس جورو پر دین ہی اگر جورو کے بغیر کہی جورو کا مکان اپنی

واسطی بنایا تو یہ مکان زید کا ہی اور اگر جورو کی بلا اجازت اوس جورو ہی کیواسطی بنایا تو زید نی جورو

کی ساتھ احسان کیا اور وہ مکان اوس جورو کا ہی مسئلہ اگر زید نی بیٹی نی زید کو پکڑا اور عمرو نی اوسی چھڑا دیا تو

عمرو پر دین دینا نہ آویگا مسئلہ اگر زید کی پاس کسیکا مال تھا اور بادشاہ نی زید سی کہا کہ یہ مال مجھکو دی ورنہ

میں تیرا ہات کاٹ ڈالونگا یا تیری آنکھیں نکال ڈالونگا یا مار ڈالونگا زید نی وہ مال بادشاہ کو دیدیا تو زید پر

تاوان نہیں مسئلہ اگر قتل کی وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہکر شکار کی واسطی تیر چلایا طمع یہ شکار کی دوسری جانب

جو مال رہی اوسمین سی پہلی اوسکی وصن کفن مین سی شروع کری بعد اوسکے مردیکی ذمہ پر کا دین ادا کری بعد اسکی جو
باقی بچی اوسمین سی ثلث مین سی مردیکی جو وصیت ہو سو ادا کری اسکی بعد جو مال باقی رہی وہ مال اوس مردیکی وارثونکو ملی مسئلہ
وارث تین طرحکی ہین ایک فرض والی دوسری عصبہ تیسری ذوی الارحام سو فرض والی وہ ہین جنکا حصہ شریعت مین ٹھہرگیا ہی
اورکوئی گھٹتی بڑھتی اور وہ بارہ ہین ایک تو ان مین سی مردیکا باپ ہی اوسکو چھٹا حصہ ملیگا اور مردیکا بیٹا یا پوتا یا پرپوتا یا سرپوتا یا سکڑپوتا
کا بیٹا ہی ہو دوسرا ان مین سی مردیکا صحیح دادا ہی اور صحیح دادا اوسکو کہتی ہین کہ مردیکی اور اوسکی نانی بیچ مین نہ ہان مردکی
نانی بیچ مین نہ ہو مثل باپ کا باپ پردادا دادا کا اور مردیکی باپ کا ایک ہی حکم ہی اگر مردیکا باپ جیتا نہوئی ہان اتنا فرق ہی باپ او
دادا مین یہی کہ اگر مردیکا جورو خاوند یا جورو اور ماں اور باپ رہگئے تو پہلی جورو اور خاوند کا حصہ دیکر باقی جو مال رہے اوسکی تہائی ماں کو
ملیگی اور اگر باپ نہو تو ماں کو کل مال کی تہائی ملیگی دوسری یہ کہ مردیکی باپ کی ماں اگر مردیکا باپ جیتا ہو تو مردیکی دادی
محجوب ہی اور اگر باپ نہو دادا جیتا ہو تو مردیکی باپ کی ماں محجوب نہیں اور مردیکی صحیح دادا کی بیوی مردیکی بہائی کا [illegible]
مردیکی ماں سی محجوب ہوگی تیسرا ان مین سی مردیکی ماں ہی اوسکو مردیکا تہائی مال ملیگا اور اگر ماں رہی اور مردیکا بیٹا
یا بیٹی یا پوتا یا پوتی یا پرپوتا یا پرپوتی یا سرپوتا یا سرپوتی رہی یا مردیکی دو بہائی رہی یا دو بہنین رہین تو ماں کو چھٹا حصہ
اور اگر مردیکی ماں رہی اور باپ رہا اور جورو رہی خاوند رہا تو پہلی جورو اور خاوند کا حصہ دیکر باقی مال کی تہائی ماں کو
ملیگی چوتھی ان بارہ مین سی جدہ صحیحہ ہی اوسکو چھٹا حصہ ملیگا خواہ ایک ہو خواہ کئی ہوں اگر دو جدہ صحیحہ جمع ہوں
کہ ایک جدہ دونا ہی اور دوسری کا ایک ہی ناتا ہی تو وہ دو برابر ہین اور دوسرے جانی کہ جدہ صحیحہ مردیکی نانی کی [illegible]

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کیا اوسنے اپنی باپ سے اوسنے اوسکے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کا مہر یا بخشش یا اسباب کہ اوسکی عدت پہلی نکاح کے ہو وہ عورت کا ہی اور جو ہو بعد
نکاح کی پس وہ حق ہی کہ سو وہ اوسکا ہی جسنے دیا اور زیادہ لایق بخشش کے بیٹی اور بہن ہی روایت کیا احمد اور چاروں نے
سوائی ترمذی کی مسئلہ احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ابو یوسف قاضی برس کے آخر اپنا مال اپنی بی بی کو ہبہ کر دیا کرتا تھی اور
اسکا مال اپنی جام اوس سے ہبہ کر لیتی تھی تا کہ زکوات ساقط ہو جاوی مسئلہ اور اگر شراب گیہوں یا بیریوں کی
بوتل میں ڈالی جاوی تو اوسکو نہیں دفع و ہو یا جاوی گا اور یوں نہ سکھایا جاوے فتاوی قاضی خان میں لکھا ہے یعنی کہ
بعد یا ملیں نمک یا شراب ڈالی گئی پہر اوسپر سرکہ ڈالا گیا اور وہ کھانا مع شراب کے ترش ہو گیا ایسا کہ ترشی کے سبب اوسکا کھانا
مشکل ہو گیا تو اوسکا کھانا کچھ مضایقہ نہیں اسی طرح کل مسائل کا اسی پر قیاس کر لینا چاہیے جیسا نمک میں محمود کا ڈالا
جاوی اور وہ نمک ہو جاوی تو اوسکا کہانا کچھ مضایقہ نہیں فتاوی قاضی خان میں لکھا ہے یعنی اور بعض لوگ کہتے
ہیں نہیں ٹوٹتا روزہ مشت زنی کرنے سی [illegible] اور کیا اوسکو سوای رمضان کے میں محل یعنی مشت زنی جایز ہی
جواب اگر شہوت کا ارادہ ہو تو جایز نہیں ہی اور اگر تسکین شہوت کی نیت ہو تو امید ہے کہ گناہ نہ ہوگا فتاوی قاضی
خان میں لکھا ہے اور فتاوی سراجیہ اور فتاوی عالمگیری یعنی مسئلے نکسیر بہتی اور خون نہ تھمی سو اگر وہ خون
سے جاوے یعنی پیشانی پر کچھ قرآن لکھے تو [illegible] ابوبکر اسکاف نے [illegible] جایز ہی اور [illegible] کا قول ہے کہ اگر [illegible]

سے قرآن لکھی تو بھی مضایقہ نہیں اگر اسمین اوسکو شفا ہو اور اگر مردار کی کھال پر قرآن لکھی تو مضایقہ

نہیں اگر اسمین شفا ہو چلپی حاشیہ شرح وقایہ مین محیط سے نقل کرکے لکھا ہے جو شخص کہ عورت زنا

کرنیوالی بدلے زنا کے زیلی اگر لیا ہی مقرر کرکے یعنی جس طرح سے کہ کسبیان اپنی خرچی ٹہرا کر لیتی

ہیں مقرر کر لیتی ہیں تو حلال ہے امام اعظم کے نزدیک غایت الاوطار ترجمہ اردو در مختار یعنی اور جگہ

نہیں ہے مرد غیر مبلاغ کے زنا کرنے سے ساتھ عورت مکلفہ کے مطلقا نہ مرد نہ عورت پر اور جو نہیں لوٹ کسی عورت سے کہ

ساتھ زنا کرنے سے جسکو زنا کرو اسلئے مرد ور سے دینی یعنی شرح ہدایہ مین لکھا ہے یعنی پس اگر داخل کریگا

بیچ فرج خنثی مشکل کے یعنی کہ دو نور اسکو ہے ساتھ میں جیسا کہ نکلتا ہو یا داخل کری یعنی

یعنی جو شخص کہ فرج اور ذکر دونو رکھتا ہو ذکر اپنی کو بیچ فرج اسکا یا وطی کرے ایک اون دونو مین

سے دوسرے کو بیچ فرج اوسکے کا پس غسل واجب نہیں ہی اون مین سے کسی پر بھی غایت الاوطار ترجمہ

اردو در مختار میں یعنی حد نہیں جبر اور زبردستی کی زنا سے ہدایہ و تکملہ فقہ کی کتاب میں لکھا ہے

یعنی اگر کسی نے کسی کی لونڈی گروی رکھی پھر اوس لونڈی سے اوس نے زنا کیا تو اوس پر حد واجب

نہیں ہے اگرچہ جانتا ہو کہ یہ لونڈی مجھپر حرام ہے غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در مختار میں لکھا ہے یعنی

صحیح ہو جاتا و لیکن وہ اصلی حلت پیدا کرنی بس رہ جاتا پر اوس سے شبہ یعنی شبہ نکاح

پیدا کر دیا اسی لیے کہ شبہ الکا نام ہی جو امر اصلی کے مثل ہو نہ بعینہ امر اصلی ہو اور جب

کہ اوس نکاح شبہ پیدا کر دیا تو اوسکے سبب حد جاتی رہی و لیکن وہ شخص گناہ کا مرتکب

ہوا اور چونکہ اسمیں حد مقرر نہیں اس لئے وہ تعزیر مابیت کیا جاویگا

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ الآیۃ اسکے ترجمہ میں

مولانا اسمعیل صاحب نے تقویت الایمان میں یہ لکھا ہے کہ شفاعت

وجاہت کی نہیں ہو سکتی یعنی اوس وزیر کی وجاہت کے سبب سے اوسکی سفارش

قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی

اور جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتہ کو یا کسی پیر کو

اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع جانے سمجھے سو وہ اصلی مشرک ہے اور

بڑا جاہل کہ اوس نے خدا کے معنی کچھ بھی نہیں سمجھے اور اوس مالک الملک کی قدر

کچھ بھی نہ پہچانی اوس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم

کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل اور محمد کی

برابر پیدا کر ڈالے اور ایک دم میں سارا عالم عرش اور فرش تک

الٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور عالم اوس جگہ قائم کرے + اخرج احمد عن عائشۃ

رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی نفر من المہاجرین وا

لانصار فجاء بعیر فسجد لہ فقال اصحابہ یا رسول اللہ تسجد لک البہائم

والشجر فنحن احق ان نسجد لک فقال اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم